جملہ حقوق بحق کتب احمدیہ کراچی محفوظ ہیں

الحمد للہ علی احسانہ

ترجمہ اردو

شرحِ حزبُ البحر

المسمّٰی بہ

ہوامع

دعائے حزب البحر

دعائے حزب النصر

جسکو

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بزبان فارسی بطور الہام تحریر فرمایا تھا خاکسار محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد نے اسکا اردو ترجمہ نہایت پاکیزہ صورت میں اپنے دینی بھائیوں کے نفع کے لئے باضافہ دعائے حزب النصر مع استعمال و ختم و طریقہ ادائے زکوٰۃ و بیان اشارات و بیان فقرات حزب البحر جو واسطے حصول حاجات کے اسما جلالی و جمالی پڑھے جاتے ہیں مطابق حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم خاندان حضرت مولانا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب قبلہ منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی احمدی رامپوری

ابنائے حاجی عبد المجید مولوی عبد الاحد مجتبائی دہلوی

نے

در مطبع مجتبائی واقع کراچی مطبوع شد

الحمد للہ علی احسانہ

ترجمہ اردو

شرح حزب البحر

المسمّٰی بہ

ہوامع

دعائے حزب البحر

دعائے حزب النصر

جسکو

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ نے بزبان فارسی بطور الہام تحریر فرمایا تھا خاکسار محمد عبد الاحد غفر لہ الصمد نے اُسکا اُردو ترجمہ نہایت پاکیزہ صورت میں اپنے دینی بھائیوں کے نفع کے لئے باضافہ دعائے حزب البحر مع اعتصام واختتام وطریقہ ادائے زکوٰۃ و بیان اشارات و بیان فقرات حزب البحر جو واسطے حصول حاجات کے اسماء جلالی و جمالی پڑھے جاتے ہیں مطابق حضرات نقشبندیہ خصوصًا اکابر اولیاء استر خشندان حضرت مولانا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندیہ منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندی مجددی احمدی رامپوری

ابنائے حاجی عبد المتین مولوی عبد الاحد مجتبائی دہلوی

نے

در مطبع مجتبائی واقع کراچی مطبوع شد

قیمت ۱۳/=

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس کراچی

فہرست مضامین ہوامع شرح حزب البحر اردو

مضمون	صفحہ
مقدمہ	[illegible]
پہلا لامعہ تدبیر کے کمال کے پہچان کا	[illegible]
دوسرا لامعہ اس بیان میں کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ کی ہمت کا قبلہ کونسی تجلی تھی	[illegible]
تیسرا لامعہ بعضے رمز کلموں کی شرح میں جو نعم الٰہی کے بیان میں ہیں۔	[illegible]
چوتھا لامعہ اس نسبت کے بیان میں کہ شیخ ابوالحسن شاذلی کو رحمت الٰہی کی تقسیم میں ملی تھی۔	[illegible]
پانچواں لامعہ ہیکل کلیہ کے بیان میں	[illegible]
چھٹا لامعہ اس حد وشئے میں جو بسبب تدبیر الٰہی کے سلسلہ جنبان ہوا	[illegible]
ساتواں لامعہ بعض کسری طرق کے مشخصات کے جو ان ہیاکل کلیہ سے قوت سیارات کی جہت سے لاحق ہوا ہے۔	[illegible]
آٹھواں لامعہ فہم معانی ہے انواع میں جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ساتھ مخصوص ہے	[illegible]
نواں لامعہ متعلق قرآن عظیم کے معانی ہیں	[illegible]
دسواں لامعہ بیان حقیقت دعوت ملکیہ اور اس کی شرطوں کا اجمالی اشارہ	[illegible]
گیارہواں لامعہ حزب البحر کے بعض خواص کے بیان میں جو اس فقیر نے نور توفیق سے دریافت کئے ہیں	[illegible]
بارہواں لامعہ حزب البحر کے اسناد میں	[illegible]
مقصد مشتمل ۹ لامعہ	[illegible]
دیگر ہوامع مشتمل ۹ لامعہ	[illegible]
دیگر ہوامع مشتمل ۴ لامعہ	[illegible]
دیگر ہوامع مشتمل ۸ لامعہ	[illegible]

مضمون	صفحہ
دیگر ہوامع مشتمل ۲ لامعہ	۴۷ تا ۵۰
دیگر ہوامع مشتمل ۸ لامعہ	۵۰ تا ۵۲
دیگر ہوامع مشتمل ۶ لامعہ	۵۳ تا [illegible]
دیگر ہوامع مشتمل ۵ لامعہ	۵۶ تا ۵۸
دیگر ہوامع مشتمل ۴ لامعہ	۵۹ تا ۶۰
دیگر ہوامع مشتمل ۴ لامعہ	۶۰ تا ۶۱
دیگر ہوامع مشتمل ۹ لامعہ	۶۱ تا ۶۴
دیگر ہوامع مشتمل ۵ لامعہ	۶۵ تا ۶۶
دیگر ہوامع مشتمل ۳ لامعہ	۶۶ تا ۶۷
دیگر ہوامع مشتمل ۷ لامعہ	۶۸ تا ۶۹
دیگر ہوامع مشتمل ۳ لامعہ	۶۹ تا ۷۰
دیگر ہوامع مشتمل ۵ لامعہ	۷۰ تا ۷۱
دیگر ہوامع مشتمل ۲ لامعہ	۷۱ تا ۷۳
دیگر ہوامع مشتمل ۵ لامعہ	۷۳ تا ۷۴
دیگر ہوامع مشتمل ۲ لامعہ	۷۴ تا ۷۵
اختتام مقصد	۷۵
خاتمہ متعلق ادائے زکوٰۃ وعمل	۷۶ تا ۷۸
دعائے حزب البحر مع اعتصام واختتام	۷۹ تا ۸۲
فہرست حزب البحر	۸۲
طریقہ حزب البحر کے پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا منقول از بیاض حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مع حزب البحر کے اشارات کا بیان، بیان تفرقہ حزب البحر برائے حصول مطلبات کے مع اسماء جلالی وجمالی پڑھے جاتے ہیں حزب النصر مع فوائد	۸۳

اعتذار

افسوس ہے کہ اس کتاب کا کوئی صحیح نسخہ دستیاب نہوا جو اس کتاب کو درست کیا جاتا اور شائقین اسی پر راضی ہوگئے اس لئے اس کتاب کو چھاپا گیا امید کہ خاکسار کو معذور رکھیں گے

محمد عبدالاحد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد کہتا ہے **فقیر ولی اللہ** کہ یہ چند کلمے ہیں کہ میرے دل میں حزب البحر کے پڑھتے وقت الہام ہوئے ہیں اور وہ ایک مشہور دعا ہے جو شیخ عالی مرتبہ حضرت **ابوالحسن شاذلی** قدس اللہ سرہ کو الہام ہوئی ہے اور ان کلموں کا میں نے **ہوامع** نام رکھا ہے اسمیں ایک مقدمہ اور ایک **مقصد** اور ایک **خاتمہ** ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل **مقدمہ** اسمیں کئی نکتے یعنی باریک باتیں ہیں جنکے بیان لینے سے حزب البحر کے معنے بھی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ اور عارفوں کے کلام کا سمجھنا بالکل آسان ہوجاتا ہے۔

پہلا لامعہ تدبیر کے کمال کے پہچان کا

یہاں سے دعا کے قبول ہونے کا سبب معلوم ہوجاتا ہے اور حزب البحر مقبول دعا ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی معرفتوں میں سے کہ بہت طریق سے ہیں ایک یہ ہے کہ ہر چند اللہ جل شانہ کے کمال بے نہایت ہیں کہ جو شمار میں نہیں آسکتے مگر انکی کلیات چار قسم میں منحصر ہیں ایک تو کمال ابداع اور دوسری کمال خلق تیسری کمال تدبیر چوتھے تدلی اور ان چاروں قسم کی شرح وتفصیل ہماری اور تصنیفات سے معلوم کرنی چاہیئے یہاں تو ہم فقط ایک علم تدبیر کے کچھ رمز بیان کردیتے ہیں اور بعد اس کے ایک شعبہ تدلی کا جو تدلی کے بڑے بڑے شعبوں میں سے ہے لکھدیتے ہیں اسواسطے کہ یہاں اول مقصد دو چیزوں کا ہے ایک تو دعا کی قبولیت کا سبب کہ حزب البحر اسی قسم سے ہے۔ دوسرے یہ امر کہ حضرت شیخ ابوالحسن قدس سرہ کی ہمت کا قبلہ اللہ کی تجلیوں میں سے کونسی تجلی تھی۔

جاننا چاہیئے کہ جب نفس رحمانی مبدع ہوا تو سب سے پہلے اسمیں تجلی اعظم ظاہر ہوئی۔ کہ اس نے سورج کی شعاع کی طرح اپنا قہر یعنی غلبہ سب نقطوں میں بھیجا۔ یعنی اس کا غلبہ سب طرف ہوگیا۔ اس کے بعد جو عقل کے رتبہ میں پیدا ہوا تھا۔ اسکا عکس مادہ میں پڑنے لگا۔ اور مادہ کی قابلیت

کے قدر نو بنو استعدادوں کے سبب وہ عکس کی صورتیں معہ اپنی اپنی قوتوں اور لوازموں کے ایک کے بعد ایک ظاہر ہوئیں۔ تو جب متفرق طبیعتیں علوی اور سفلی ہو چکیں تو یہ سب ایک شخص ہو گیا اور اُس نے مبدأ المبادی سے اور ایک حاجت پیش وہ حاجت یہ ہے کہ یہ حقائق متکثرہ یعنی یہ سب بہت سی چیزیں وحدت ترتیبی کے طور واحد ہو کر ایک شخص ہو گیا اب یہ شخص بھی ہو سکتا ہے کہ محض خیر سے تشبیہ پیدا کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُس تشبیہ سے تخلف پیدا کرے یعنی محض خیر سے مخالف ہو جائے۔ اب جو مطلق درکار ہوا اور اُس کو خیر محض سے مشابہ کیا تو کسی کو کسی کے مشابہ کرنا یہی ہوتا ہے کہ جب بعضی چیز کو بڑھائے اور بعضی کو گھٹائے یہ گھٹانا اور بڑھانا جو فعل ہے اس کا نام تدبیر ہے اس فعل کی اصل اس اعتبار سے کہ ایک ہی جلئے سے صادر ہوا ہے ایک ہے اور اس اعتبار سے کہ اس کے محل بہت ہیں اور اُس کے قابل بہت ہیں کہ انہیں طرح طرح سے ظہور کرے اصلیں بے نہایت ہوئیں۔ اس اعتبار سے قوت وجوبیہ نے عالم میں تصرف فرمایا عالم کے تمام حقیقتوں کو قبضہ میں لائے اور کسی حقیقت کو خواہ وہ جوہریہ ہو یا عرضیہ ہو۔ یا علویہ ہو یا سفلیہ نہ چھوڑا اس لئے اُس کی قوتیں سیدھی سیدھی کامل ہو جائیں شرع شریف نے اس باریک بات کو یوں بیان کیا ہے کہ مؤثر حقیقی سوا قدرت وجوبیہ تنہا بلا واسطہ کے کوئی نہیں اور سببیت اسباب کے ایک سنت اللہ ہے کہ اُس کے بموجب سب کام ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ ہر جائے خلاف عادت ظہور میں آئے اور سببوں کی کمی و زیادتی اور ہونے نہ ہونے کے طریقے بہت ہیں اور اُسکی مختصر تقریر یہ ہے کہ ہم کہیں جس ممکن کو جہاں چاہے پیدا کر سکتا ہے تو تجلی اعظم بہت سی صفتوں سے متصف ہوئی اور اُس کے نام بیشمار ہو گئے اُن بہت ناموں کے امہات تین ہیں ایک تو اللہ ہے اُس تشخص اور تعین کے طور سے جو اس تجلی کی جہت سے ہوا اور دوسرے قادر یہ اس وجہ سے کہ تمام ممکنات پر جو نفس رحمانی ہیں صورت پکڑیں اُس کو غلبہ اور قدرت ہے۔ اور تیسرے علیم یہ اُس اعتبار سے کہ تمام حقیقتیں عالم کی جو مرتبۂ عقل میں ثابت ہونیوالی ہیں۔ اس تجلی کے روبرو حاضر ہیں اور حقیقتوں کے پیدا ہونیکے اسباب کے کلیات چار ہیں ایک تو قوت عنصریہ اور دوسرے قوت فلکیہ اور تیسری ہیئات مثالیہ اور ملأ اعلیٰ کی دعائیں اور چوتھے نفس بشر ملأ اعلیٰ میں مل جائے اور علم الٰہی کی مشیتیں اور جو ان سے متعلق ہو قصہ مختصر جس وقت محض خیر کی مشابہت مختص ہوتی ہیں یا پاکیزہ نفسوں کی دعائیں یہ گروہ اپنی ہمتوں کی کوشش سے کسی مطلوب کو طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کہ مدبر یعنے تدبیر کرنیوالا ہے اُنکی ہمتوں میں قبض

وبسط کے ساتھ تصرف کرتا ہے اور عالم کو اُس طلب کا تابعدار کر دیتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ

دوسرا لمعہ اس بیان میں ہے کہ حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس سرہٗ کی ہمت کا قبلہ کونسی تجلی تھی

جب اللہ تعالیٰ نے عالم کی کمال تدبیر کو مدبر اور تربیت کر دیا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین میں ہے سب تاریک تھی جیسی اندھیری رات حکمت الٰہی نے چاہا کہ اس نقصان کو دور کرے اور اس پریشانی کو انتظام سے بدلدے تو عالم مثال میں ایک ایسی تجلی ہوئی جس سے حقیقت واجبہ ظاہر ہو جائے تو اُسی نورانی تجلی سے افلاک اور ملائک اور افضل انسان ان سب کے نفسوں میں سے تجرد بحت کو نکال لیا اور لباس مثال پہنایا اور اس نورانی تجلی کا جو ایک آگ کے مانند تھی ایندھن مقرر کیا کہ آگ کے واسطے ایندھن چاہیئے تو ہر ایک تجرد بحت اس آگ پر پروانہ کیطرح گرنے لگا اور آگ کے درمیان پڑنے لگا اور وہاں سے اپنی خودی سے مبرا ہو کر ناپید ہونے لگا اور ہمیشہ کی سعادت کا نصیبہ لینے لگا اور اُس آگ کا شعلہ اور بھڑکنا دو چند ہونے لگا۔ اور آگ کی سطح میں تجرد بحت رانیت خاصہ جتنے تھے انہیں کچھ تمیز نہ تھی سب ایک ہی تھے لیکن بعد ناپیدا ہونیکے ایک راکھ سفید اور چمکتی ہوئی اُس تجرد بحت کی آگ کے قریب نیچے بیٹھتی جاتی تھی جیسے تنور میں کوڑا ڈالتے ہیں تو اکثر تو آگ اُسے کھا لیتی ہے اور کچھ تنور کی تہ میں بیٹھ جاتا ہے تو اُس راکھ کے اجزا میں تمیز ایک کی دوسری سے ظاہر ہوئی کہ سب جدا جدا معلوم ہونے لگے عالم کا کارخانہ ان تمیزوں اور تغائروں سے یعنی ہر ایک کے جدا جدا ہونے سے منتظم ہو گیا۔ اصل طینت کلیہ نے جیسا کہ اس تجلی کا تقاضا کیا اسی طور اس اُمور کا تقاضا کیا کہ ان تجرد ان بحت کو اپنے میں کھینچے اور اپنی سطح وحدانی ناپید کرے۔ اور اُن راکھ کے اجزا چمکتے ہوؤں کو جو آگ کی تہ میں بیٹھ گئے تھے امر بسیط کا خادم کرے تاکہ جو کلیہ امر غیب سے نازل ہوں اُن نفسوں میں لباس جزئیت کا پہنیں اور اس طرح عالم محسوس میں تاثیر کریں جیسے کوئی چیز محسوس جزئی کرتی ہے ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یعنی اندازہ کرنا ہے اللہ تعالیٰ عزیز و علیم کا اس جماعت سے جو ایسے ہیں کہ اُن اُمور کلیہ غیب سے نازل ہوئی۔ انواع حیوان کا ٹھکانا بن گئے وہ حاملان عرش ہیں اور جو ان سے کم ہیں اور کسی قدر اُن اُمور کو اُٹھایا ہے وہ حافین حول العرش ہیں اور بہت سے نفوس میں اُنکے سوا جو اصل فطرت میں ان حافین حول العرش

کے مشابہ ہوگئے ہیں مگر انکو وہاں تک سعادت نے نہیں پہنچایا کہ آگ میں جاکر نیست ہوجائیں اور پروانہ
کی مانند اُس میں جا پڑیں بلکہ انکی مثال ایسی ہے جیسے عاشق شیدا دور سے گھورے تو یہ تجلی
اعظم میں اپنی خودی سے کسی قدر غائب ہوکر سرگشتہ ہوں یہ گروہ ایسی ہے جیسے آگ کے قریب
کی ہوا روشن ہوتی ہے اور جو آگ کے قریب ہوتا ہے وہ آگ سے اُسے جدا جانتا ہے اور جو شخص کہ آگ
سے دور ہو کہ اُسمیں اور آگ میں دوری اور ظلمت ہو وہ شعلہ کو ضعیف جسقدر کہ ہے دیکھتا ہے بسبب
ملجانے اُس ہوا روشن کے اور آگ کے جو ہے کہ اُسکی نظر میں کچھ تو یگانگی و اتحاد معلوم ہوتا ہے اور کچھ
بیگانگی و جدائی یا جیسے آفتاب کی شعاع سے ہوا روشن ہوجاتی ہے اس طرح اپنے مقام میں مضبوطی
سے ٹھہرے ہیں اور اُن سے کم رتبے کے اور لوگ ہیں بہت بے نہایت کہ انکی مثال کالبدوں اور بگمان کی بے
سوائے حقائق و اسرار کے اور یہ گروہ مانند اُس ہوا کے ہے جو آفتاب کی روشنی سے عکس پڑنیکے سبب
برے میں نورانی ہوجاتی ہے بقدر اپنے اپنے مرتبے کے اور جیسے ایک شہد کا گھڑا ہے کہ اُس میں سے
کچھ شہد رستا ہے اُسپر مکھیاں لگجاتی ہیں تو یہ گروہ بھی سعادت رکھتے ہیں ان گروہوں کا نام علیون
ہے جس جائے ان علیوں کا سایہ پڑا وہی بہشت ہے خواہ وہ جہت زمین پر ہو خواہ مثال میں کوئی
جائے ہو اور علیین کے مقام میں اسقدر رحمت و رضا اور سرور اور خوشی اور اطمینان برستا ہے جسکو آدمی
کی طاقت نہیں کہ بیان کرسکے اور جہاں اُس مقام علیین کا سایہ پڑتا ہے وہاں اُس مقام سے وہ رحمت
و رضا و خوشی و سرور پہنچایا ہے جیسے اس بہشتی کے اچھے اچھے اعمال و رفیق اسواسطے کہ بہشتی جب اپنی
اصل صورت نوعیہ کی طرف رجوع ہو تو اُس کیلئے آنکھ بھی ہے کان بھی ہے زبان وغیرہ سب ہیں اور
ہر ایک قوت لذت رکھتی ہے اور رحمت و سرور کا مقتضا ہے کہ ہر ایک لذت کا ایک قبلہ پیدا ہو کہ
اُسکی طرف متوجہ ہونے سے وہ رحمت سرور پورا پورا ہوجائے اور جیسے اولیاء اللہ کو کشف سے معلوم
ہوا ہے کہ عالم میں ہمیشہ بہت نفوس علی سبیل التبدیل پیدا ہوتے ہیں یعنی ایسے کہ جب انمیں سے
کوئی مرجائے تو ویسا ہی دوسرا پیدا ہو۔ کچھ ابدال اور کچھ اخیار کہ عالم کا انتظام انکے ہونے سے ہے
اور انپر موقوف ہے علی سبیل تجدد و امثال و تبدیل اغراض اسیطرح عالم الہی میں طرح طرح کے بہت
درجے ہیں اور ہر درجے میں واجب ہے کہ ایک جماعت ہو اور جسوقت جود الہی کسی فرد کو اُس کے رتبہ
سے بلند کرے اور اُس کو نور اعظم میں ناپید ہونے سے مشرف فرمائے تو واجب ہے کہ اُس فرد کے
جانے کو کوئی دوسرا قائم ہو کہ وہ مرتبہ خالی نہ رہجائے جیسے ایک چھت چار ستونوں پر ہو اور ایک حکیم باہر
اُن ستونوں کی جائے اور ستون لگاوے اور پہلے ستونوں کو نکال لیوے بعض حکیموں نے کہا ہے کہ

بلکہ زمین کے بیچھے پر والوں کو اسطور سے کہ فلاں بن فلاں ہی بھول جاتے ہیں اور تدبیر غیب میں انکے
پاس لیجاتے ہیں اقامت کرتے ہیں تو اُنکے اوصاف کاملہ میں کسی وصف کے موافق نام رکھ لیتے ہیں
جیسے جبرئیل و اسرافیل سو یہ مقولہ اُن کا اسی ہیئت کے ساتھ فقیر کے نزدیک مسلم نہیں ہے لیکن
اس کا منشا اور ماخذ فقیر کے نزدیک مسلم ہے غرض یہ تجلی بطریق حقائق وجوبیہ ہے اور اجمال تجلیات
الہیہ و طلسم حکمت رحمانیہ کا ہے اگر یہ تجلی نہوتی تو ارادہ متجددہ ظاہر نہوتا اور عالم طبیعت کے مشابہ
ہوجاتا یعنی ایک ہی حال پر رہتا اور اللہ جل شانہ کسی فرد سے دریافت نہیں ہوتا اس واسطے
کہ ہر انسان کا ادراک اللہ تعالی کی حقیقت کو صورت خیالیہ وہمیہ کی آمیزش سے خالی اسطور سے
کہ اجمال کی شرح کردی ٹھیک ٹھیک نہیں قائم کرسکتا اور اُس صورت خیالیہ کو ایک منبع اور پشت
پناہ چاہیئے اور سوائے اس تجلیات کے امام کی صورت خیالیہ وہمیہ کا کوئی پشت پناہ نہیں اور
اگر یہ نفوس و دواعی کلیہ یعنی مقتضیات کلیہ میں نہوتے تو رسولوں کا بھیجنا بطور بدل اور کتابوں کا اور قائم کرنا
شریعتوں کا اور فرعونوں یعنی متکبروں کا ہلاک کرنا جو شریعت نہیں مانتے نہوتا اور اگر یہ گروہ نفوس تجلی
الہی کیطرف نہ کھینچے جاتے تو حشر جواب و سوال حساب ثواب عذاب ظاہر نہوتا اور اگر یہ اطمینان
و سرور علیین میں نہ ہوتا تو اہل جنت کو طرح طرح کی نعمتیں عالم جنت میں نہ ہوتیں اور ہر تجلی الہی اسما
اعتبار سے کہ اُس سے حقیقت واجبہ کشف ہو تو ہر شخص کی نظر میں تجلی الہی ہے اُس کے واسطے
اُس کے حق میں اُس کے نعت ہیں اور وہ جو حقیقت منشا ہے جس سے شرح و کشف
ذات ہوتا ہے عرش رحمان ہے واجب کے واسطے اُس کے حق میں اُسکے اعتبار کی رو سے پس یہ ہے
حقیقت عرش مثال کی جو ستوی رحمان کا ہے یہاں جاننا چاہیئے کہ جو مادہ سے مجرد ہے اُسکو یعنی
رنگ و شکل کی طرف راہ ہے بطریق مقابلہ کے نہ اُس سے متصف ہونے یا متشبہ ہونیکے یعنی
وہ مجرد رحمت کی تقسیم میں عالم تجرد میں ایسے جلوے واقع ہوا ہے کہ عالم محسوس میں رنگ و شکلیں
اور آوازیں اُس جائے واقع ہوئے ہیں اور پہلے حکماء کے اصطلاح میں جسم و اقنوم کہتے ہیں۔
محسوس اُس مجرد کا جسم ہے اور مجرد اقنوم اُس محسوس کا ہے اور شریعت میں اُسے عرش اور
استوا عرش کہتے ہیں اور اگر اس کی مثال چاہیئے تو موتیوں کی لڑی کے ساتھ اعداد کی ترتیب کو اور
رومیدگی کے صورت کو اس رنگ و شکل سے جس سے درخت بنے دیہان میں لا محرور جو کا تخم پر درخت کی
صورت لکھی ہوئی ہے بے شرح و تفسیر اُس صورت نباتیہ مجردکے کر رہی ہے قصہ مختصر شیخ کی ہمت کا
قبلہ یہی تجلی ہے اُسے دیکھتا ہے اور تیز نظر سے اُسمیں غور کرتا ہے اور اُسمیں سرگشتہ ہے اور اُسی سے سوال کرتا ہے اور اُس

انجام کریگا۔

تیسرا باب بعضے رمز کے کلموں کی شرح میں جو طلسم الٰہی کے بیان میں ہیں

موافق گنجائش وقت کے ضرور شا کہے جاتے ہیں اور مسالک کے اختلاف کا ہر عقل کی وجہ سے معاف الغیر میں اس مقابلہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل ملت کے مخالف قولوں کی تطبیق کی وجہ اجمال یہاں ظاہر ہوتی ہے اور مبدء میں طلسم الٰہی کے صادر ہونیکی وجہ یہاں مقرر کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کے نفس ناطقہ کو طبیعت کے پردوں سے رہائی ہوئی اگرچہ کسی وجہ سے ہوئی ہو اور غیب کی طرف مطلع ہوئی اُنھوں نے کمالات حقیقۃ الحقائق کے کچھ دریافت کرلئے اور کچھ سے غافل رہے اسواسطے کہ بشر کا مقدور نہ تھا کہ اُن سب کمالات کو دریافت کرسکے ہر ایک اپنی استعداد جبلی اور کسبی کے موافق اللہ کی تجلیوں میں سے کسی تجلی کی طرف اور اُس کے کمالات وجوبیہ میں سے کسی کمال کی طرف متوجہ ہوا وہ تجلی اسکی ہمت کا قبلہ ہوگئے پھر اُس نے جو کہا اُس تجلی سے کہا اور جو اشارہ کیا اُس کا ٹھکانا وہی تجلی تھی تو ایک گروہ تو اللہ تعالیٰ کے کمال ابداع کی طرف متوجہ ہوا تو نفس کلیہ کو دیکھا کہ وہ بہت مظاہر میں ظاہر ہوا ہے جیسے دریا موجوں میں اُنکے باطن سے وحدت وجودی کا ترانہ جوش زن ہوا اور ایک گروہ اللہ کے کمال خلق کے پیدا ئیں دور دور ہوگئے اور ہم صورت نوعیہ کو دیکھا کہ اپنے اپنے لوازم کا تقاضا کررہی ہے کیا صورت عرضیہ وجوہریہ اور کیا اجرام فلکیہ اور کیا اجسام عنصریہ تو وہ لوگ حکمت طبیعۃ کے دقیقوں میں پڑے اور علم نجوم و طلسم ان کے دل میں ظاہر ہوا اور ایک فرقہ نے کمال تدبیر میں غور کی تو عالم کو تدبیر وجدانی میں وابستہ پایا اور دیکھا کہ اُس تدبیر نے صور نوعیہ کو بالکل گھیر لیاہے اور قبض و بسط کے نہیں تصرف کر رکھا ہے اجرام علویہ کو مطلق العنان چھوڑا ہے کہ اُس کے احکام اُس کی وجہ پر موالید میں ظاہر ہوں اور نہ اجسام کو چھوڑ رکھا ہے کہ اُنکے مقتضا اپنی وجہ پر سیدھی سیدھی ظاہر ہوں ہر نجومی وطبیب دیکھا کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہے کہ حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنْكَ اَشْیَاءُ اُس سے بھی بلندی پر گئی اور مدبر کی حقیقت کو ثابت کیا اور ایک کو گروہ مدبر السموات والارض نے بے اُن کے کوشش و فکر کی تجلی اعظم سے آگاہ کردیا کہ اُنھوں نے اثبات واجب کیا اور فردیت خصوصیت اور ارادہ متجددہ اور رسولوں کے اور شریعتوں کے اور اللہ کے دیدار کے بعد موت کے جس طریق سے کہ وہ قائل ہوئے برہنمائی انبیاء کے ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اور یہ سب سرشتی و فطرتی ہے کہ اللہ نے بشر کی طبیعت میں پیدا کیا ہے اور اُس سے مکلف کیا ہے اگر مراتب اولی یعنے کمال ابداع

وکمال خلق وکمال تدبیر اُس شخص کو معلوم ہوں اور اُس مقام یعنی تجلی اعظم کی بحثوں میں غور کرے تو اُسکو مبارک اور اُسکو خوشخبری ہو اور اگر مراتب اولی نظر میں نہ ہوں تو یہ جہل بسیط ہے الجهل البسيط اقرب للخلاص من الجهل المركب یعنی جہل بسیط بہت قریب ہے رہائی کیواسطے جہل مرکب سے کہ جہل مرکب نہایت بُرا ہے شریعت محمدی نے کہ سب شریعتوں سے بہت کامل ہے تدلی کی بحث کو شریعت بنایا ہے کہ اُسپر مواخذہ جاری ہے اور تدبیر کی بحثوں کو شریعت کا باطن بنایا ہے ولوح بهاء لاهلها یعنی جو اُس کے لائق ہیں اُنکو ظاہر کردیا ہے اور کمال ابداع اور کمال خلق سے سکوت کیا ہے کہ خلقت کی مصلحت اس میں ہے اور عالم کا یہ ارشاد اچھی طرح سے کمال کو پہنچے یہ ہی ہمارے اشارے سے ظہرنے کی جائے جو ہم نے کہا ہے کہ شیخ کی ہمت کا قبلہ کونسی تجلی ہے اور یہاں سے ظاہر ہوگئے وجہ مطابق ہونیکی دونوں فرقوں کے جو باہم جھگڑتے ہیں وہ کیا ہے کہ ایک فرقہ کہتا ہے کہ اختیار فعل اور پیدا کرنا فعل کا خدا کے اختیار میں ہے اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ بندہ اپنے فعل کا آپ خالق ہے کہ پہلے فرقہ نے صاحب شریعت کے اشارہ کرنے سے مخت تدبیر سے آگاہ ہوکر مدبر السموات والارض کا قہر اور غلبہ تمام مخلوقات پر جانا اور دوسرا فرقہ صاحب شریعت کی تصریح کرنے سے بسبب اسباب ذاتی کے جیسے بادشاہ اپنی رعیت کو مکلف کرے بعد اُس کے رعیت اپنی عقل و اختیار میں مستقل ہو تو فقت رہا اور صنع الٰہی کہ خلقت کی حقیقت سے فوارہ کی طرح جوش زن ہے اس کی ذات کے حوالہ کیا جس طرح تدبیر وجود کی بحث میں صور نوعیہ و ماہیات اور اُنکے لوازم مدبر اور مربا اور ظرف قابل گنے جاتے ہیں مانند اُس کے کہ حکمت خلق میں تعدد اور تمہید موجودات میں ثبات کیا جاتا ہے بعد اس کے کہ طلب ابداع نے سب کو لپیٹ دیا ہے اور گنجائش یہ کہنے کی کہ اُس کا یا میرا یا تیرا کچھ نہیں رکھی ہے ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد یعنی ہر بات کو ایک وقت چاہئے اور نکتہ کو اُسکے مقام سے کہنا چاہئے اور وہ جو ہم نے کہا ہے کہ حکمت الٰہی کہ اس تدلی کے مقتضی ہوئی مراد اُس سے دو چیزیں ہیں ایک تو من حیث تمام المبدء ہے کہ مبدا کل نے جو ممکن کی وضع پر پورا کمال کیا ہے اس نکتہ کو بھی خالی نہ چھوڑا کہ ایسے فرد کا لباس پہنکر جو عالم کے سب افراد سے بہت کامل ہو تصرف بادشاہانہ فرمائے تمہارے خیال میں یہ نہ آئے کہ وہ فرد جو مبدء کے ظہور کی جائے ہوسکے وہ زید و عمرو ہے لا واللہ یعنی نہیں نہیں وہ فرد ایسی چاہیئے کہ جس کا حکم تمام ممکنات میں جاری ہو ہر ہر ممکن اُس کے سامنے حاضر ہو اور ملکوت ہر شئے کی جدا جدا یکبارگی اس کی نظر میں متمثل ہو

اور سب کامل صفتوں سے بالفعل متصف ہو۔ فردیت اور شخصیت اُسکی اسقدر ہے کہ حدوث وامکان کے بعضے احکام میں اُس نے جلوہ کیا ہے اور وہ قوسین وجوب وامکان کی کلی ہیں اور یہ صفت اُس حقیقت جامعہ کی اور جگہ نہیں ہو سکتی۔ ہاں اس حقیقت جامعہ کے عکس اور آئینہ بہت ہیں کہ بقدر استعداد مادّہ کے وہاں طرح طرح سے ظہور کیا ہے اور اس حقیقت جامعہ کا نام شیخ ابن عربی کے نزدیک تو حقیقت محمدیہ ہے اور اس فقیر کے نزدیک تدلی کل ہے سو ایک نوع طرح ہوئی اور دوسرے لفظ میں بیث التدبیر ہے کہ عالم غیر حقیقی سے تشبیہ پیدا کرے جیسا کہ تدلی کے حکموں کی قسموں کی تفہیموں میں نے بیان کیا ہے۔ یہاں جاننا چاہیے کہ جس جگہ کہ تجلی صوری کسی کے خیال میں متمثل ہو یا تجلی معنوی کسی کے وہم میں آوے اسی تجلی کا نمونہ ہے۔ اور آخرت میں جس جگہ تجلی ہوگی وہ اسی طلسم کا ظل ہوگا اور یہ جو میں نے کہا کہ تجبر بہت پروانہ کی مانند اس آگ میں ناپید ہو جاتے ہیں اُس سے ہماری غرض یہ ہے انا کا علم مطلق انا سے بدل جاتا ہے ایسی غیبت ہوتی ہے جسمیں ہوش نہیں آتا اور ایسی غفلت کہ جسمیں ہوشیاری نہیں بلکہ انکے جوہر کا منقلب ہونا ایسی حقیقت سے ہے کہ جو ہر عرش ہو سکے خارج ہیں یعنی ظاہر میں اور یہ جو ہم نے کہا ہے کہ شعلہ نورانی نور بھڑکنا آگ کا دو چند ہوتا ہے اس بات کا اشارہ ہے کہ ایک حقیقت بسیط طرح طرح کے رنگ مختلف دکھلاتی ہے اور جو غیب الغیب میں اُس کے واسطے کمال ہے اسکی شرح کرتی ہے۔

چوتھا مقصد اُس نسبت کے بیان میں کہ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ کو رحمت الٰہی کی تقسیم میں ملی تھی

اور وہ عبارت التجا سے ہے اور کلام المقربین مجھ کو سب سے پہلے تم کیوں ہے اس کا اسرار یہاں ظاہر ہوتا ہے اور صوفیہ کے قولوں کی مطابقت اس بیان میں ہے کہ درویشی کیا ہے یہاں ظاہر ہوتی ہے اور شہود کے اشکال کا حل کہ حرکت ارادیہ سے پہلے مراد کی معرفت ہے ایسی وجہ سے جو منظہر ہو اس مقالہ سے ہوتا ہے سالک جانتا ہے جب مصلحت کلیہ نے چاہا کہ پاکیزہ نفسوں کے گروہ پروانہ کی طرح نور عرش میں ناپید ہوں کہ نور عرش کی روشنی کمال کو پہنچی اور ارادہ کلیہ کے خادم کہ اللہ اور اسکی خلقت کے درمیان واسطہ ہیں ظہور میں آئیں اور ان نفسوں میں تبدل اشکال جاری رہے مانند بدلنے چھت کے ستونوں کے تو مشابہ ہوا اُن نفسوں کا حال پروانوں کے حال سے جو آگ کے بھڑکانے کے واسطے ہوتے ہیں یا تیل کے جو چراغ کی روشنی کے ہوتا ہے اور ہر نفس اس قابل نہ تھا کہ اس دولت کو پہنچے ایسا نفس چاہیے جو نہایت پاکیزہ ہو اور کمال طہارت رکھتا ہو کہ اس دولت کے لائق ہو تو بس ضرور ہوا اس مصلحت کلیہ سے نقاط جسمیہ جدا ہوئے اور ہیولی میں حبس ہو جائے استعداد نفس پائی وہاں نزول کیا جیسے خدا فرماتا ہے واصطنعتک لنفسی اور جیسے ہر نفس کو استعداد نہ تھی اسی طور ہیئتوں اور احوال کو استعداد اُسکی نہ تھی بلکہ چند ہیئتیں اور حال ہیں اس مقام کے لائق مدبر السموات والارض اُن نفسوں کو اول ظہور سے مدبر اور مربی کرتا تھا اور ایک حال سے دوسری اُس سے اچھے حال میں پہنچاتا تھا جیسے پانی کو دیگ میں جوش کریں اور وہ ناپید ہوتا ہے اور جوہر ہوا سے بدل جاتا ہے تو جب سے وہ پانی پیدا تھا اور جب تک کہ خالص ہوا ہو گیا بہت سے درجہ واقع ہوئے اسی طرح وہ نفس اُس وقت سے کہ ہیولا میں تھی اور اُس وقت تک کہ سطح عرش میں ناپید ہوئی اور اپنی انانیت کو بھول گئی بہت سے درجے واقع ہوئے کہ گنتی سے زیادہ ہیں اور وہ درجے بعضے اس قسم سے ہیں کہ ان نفسوں کو علم اُن حالوں کا نہ تھا اور اُن نفسوں میں سلوک کا ارادہ متمثل نہ ہوا تھا اور بعضے ایسی قسم کے تھے کہ ان انقلاب خارجی کا اُن نفسوں میں ارادہ مشیخ ہوا تھا اور بعضے علم کو جدا جدا اثر کیا تھا جیسا کہ تم نے جان لیا ہوگا کہ نفسوں میں ہر جانب جستجو ایک علم کی ہوتی ہے الحاصل یہ درجہ بدرجہ جانا ارادہ سے جو ہے اس کا نام سلوک ہے اور اس حالات مختلفہ کا نام نسبت ہے ایک حالت ہے کہ اُس کا نام عشق ہے اور ایک حالت ہے کہ اُس کا نام استغراق ہے یادداشت میں ہوتا ہے اور ایک حالت ہے کہ اُس کا نام التجا اور صدق التجا ہے اور ایک حالت ہے کہ اُس کا نام تخلق باخلاق اللہ ہے اور یہ سب لقب ہر جیتا امر جامع میں برابر ہیں پر ایک کے معنی کی اقتضا ایسے ہیں کہ دوسرے کے نہیں جب ازل میں ہر ایک کا نصیب مقرر کیا تو یہ نسبتیں بھی مصلحت کلیہ کی وجہ سے تقسیم ہوئیں اور یہ بیان بہت دراز ہے۔ قصہ مختصر نسبت شیخ ابوالحسن شاذلی کی التجا کی نسبت ہے اور غرض التجا سے ایک ایسی حالت ہے۔ جیسے شبنم کی کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو وہ پھیٹ جاتی ہے اور بوند بوند اُس کی مرتی ہے اس حالت میں اگر شبنم کو علم ہوتا تو یہ ناپید ہونا اُس کے علم میں ایک صورت ظاہر کرتا کہ وہ اپنی حول و قوت سے بری ہوتا ہے اور آفتاب کے کمال تعظیم سے اپنے میں گھٹتا ہے اور اُس کے دیکھنے کی تاب نہ لانے جیسے بیہوشی کی حالت میں ہوتا ہے اپنے سے ساعت بساعت نظر پوشی کرتے

اور اگر کوئی محرک خارج سے اُس میں خواہش ڈالے تو ایسے شخص کی مانند ہے کہ چلتے چلتے کوئی تھک جائے اور اپنے میں قوت چلنے کی نہ دیکھے اور چلنے کا محتاج ہو اپنے میں عجز دیکھے یہ اوج نسبت التجا کی ہے اور چونکہ آدمی کو اس نسبت کے دوام کی طاقت نہیں ہے اکثر اوقات اس سے تنزل کرتے ہیں اور التجا کی عوض اُس کا نمونہ اختیار کرتے ہیں اور وہ نمونہ کیا ہے سوال میں الحاح کرنے اور جس میں دنیا اور عقبیٰ کی بہتری ہو اُس کی طلب کرتے ہیں جیسے جونک کہ آدمی کے جسم میں اپنے منہ کو لگا دیتی ہے اور خون چوستی ہے اسی طرح رحمت الٰہی میں کہ مینہ کی طرح تدلی کل سے برستی ہے اپنے تئیں داخل کرتا ہے انسان ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کہ طلب و رسول و الحاح و الحاح کے سوا کچھ اسکی حقیقت ہی نہیں یہ جو بیان کئے یہ ہیں کنایہ حقیقت نسبت التجا کے اگرچہ وہ عبارت میں نہیں آسکتے حاصل کلام یہ کہ یہاں کچھ طلب رہتی نہیں اور مراد کی صورت سوا ضرورت اس حالت کے تخلیہ میں رکھنے کے نہیں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسبت سب نسبتوں سے بہت فائق ہے اس وجہ سے کہ اسکو تدلی اعظم سے قریب ہے اگرچہ ہر نسبت ایک وجہ سے ترجیح رکھتی ہے حدیث کی کتابوں میں جو کتاب الدعوات روایت کرتے ہیں اُس کی حقیقت اور اسکی الحاح اور اپنے سے گذرنے کی کیفیت اُسی کی سمجھ میں آتی ہے جو اس نسبت کا صاحب نسبت ہے جب یہ امر جان لیا کہ ولایت کی حقیقت ایک کشش ہے کہ تدلی اعظم کے بیچ میں سے مصلحت کلیہ کے واسطے سے کل بنی آدم کی نسبت جوشزن ہے اور انہیں شستگی پیدا کرتی ہے یحبہم و یحبونہم پر کلام اللہ میں مقدم ہے اور ہر ایک اولیاء اللہ میں سے ان نسبتوں میں سے جو جسکو نصیب ہوئی ہے بیان کرتا ہے پس یہ حقیقت ولایت کی اور تصوف کی اور درویشی کی اور یہ سب بیان ایک طرف ہے لوازم حقیقت ولایت کا کچھ کہنا ولایت کا نہیں ہے ہاں حرکت طبع مقدم ہے۔ جیسے خاک کے نیچے کو اور آگ کے اوپر کو اور مراد کا تصور وجود قوت علمیہ کے ضرورت سے ہے۔ اس لئے کہ جہاں قوت علمیہ ہے وہاں ضرور حال کا ظل بھی واقع ہوگا۔

باب پانچواں ہامہ ہیکل کلیہ کے بیان میں

کہ التجا کی نسبت پیدا کرتے ہیں کہ کاملوں کے نفسوں میں جو انبیاء کے وارث ہیں وہ کون قطب ارشاد ہیں اور یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حزب البحر کا الہام شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کی روح کے معراجوں میں سے ایک معراج ہے جو اور الہام جزئیہ ہیں انہیں سے نہیں ہے اور یہاں خوب معلوم ہوتا ہے بہت سی دعاؤں کا اسرار اور تصرفوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان مبارک سے اوقات مختلف اور حالات مختلفہ میں نکلتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جس نے نسبت التجا میں تربیت پائی ہے خلقت کے ارشاد کے واسطے مقرر کرتا ہے اور اُس سے لوگ کوئی رد کرنے میں اور کوئی قبول کرنے میں مختلف معاملے کرتے ہیں حاجتیں بشری اور طبیعت کے ضروریات کے کش مکش ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اُس کو ہر حالت کی نسبت ایک التجا خاص ہوتی ہے اور نہیں تو وہ اپنے اوج نسبت میں از خود رفتہ ہے اور از خود رفتہ کو حاجت سے کیا کام تو ہم حاجتوں کے کلیہ بیان کرتے ہیں سوال میں ایک تو طلب عصمت ہے اور طلب عصمت کے معنی یہ ہیں کہ اُس کو جو بصیرت نصیب ہوئی ہے اُس بصیرت سے وہ جانتا ہے کہ اُس کی پاک روح کو قید خانہ میں قوائے بہیمہ اور سبعیہ اور گریزی کے کسی مصلحت کے واسطے قید کیا ہے اور یہ قوی ہر طرف سے خطروں اور خواہشوں کے تیر اور سپر پھینکتے ہیں اور وہ اس تیر باران میں عاجز و بیچارہ ہو کر کریم مطلق جل مجدہ سے التجا کرتا ہے اور اپنے حول و قوت سے بالکل پاک صاف ہو کر کہتا ہے کہ نسئالک العصمة فی الحرکات و السکنات الخ اور ایک انہیں سے طلب کرامت ہے اور طلب کرامت کے یہ معنی ہیں کہ ملاءاعلیٰ کی ہمتیں خطوط شعاع کی مانند اس عارف کے نفس کو اپنا محفوظ کر لیتے ہیں اور دم بدم اُس کے نفس میں الہام ایسے ڈالتے ہیں جن سے لوگوں کے دل کا حال معلوم ہو جائے اور فراست صادق ہو اور اُس کے رفیقوں کے نفسوں میں اسکی نسبت بہت لطیف الہام کرتے ہیں یا عالم مثال ہے اُس کو نمائشیں دکھلاتے ہیں عالم شہادت و عالم مثال جو مختلط ہو جاتے ہیں تو خرق عادت پیدا ہوتا ہے یعنی ایسی باتیں جو خلاف عادت ہوں جیسے ہوا ہر طرف سے چلتی ہے راحت تو دیتی ہے پر آپ نہیں دکھائی دیتی اور اُس کے چلنے کا سبب عوام لوگوں کو دریافت نہیں اسی طرح الہام ملاءاعلیٰ کے اور نمائشیں عالم مثال کی خود نہیں دکھائی دیتیں اور اُس کے بالفعل موجود ہونے کے سبب یاد نہیں مانند اتفاقات کے ہے اور آثار اُس کے عالم میں ظاہر ہیں پس اُسکو ذبح طیبہ کہنا بہت خوب ہے تو یہ عارف ہمت کا منہ مقصود کے قبلہ کی طرف کر کے زبان الحاح سے سوال کرتا ہے۔ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ ثَمَانَة نَجَاحًا طَيِّبَةً الخ اور ایک انہیں سے علوم الٰہیہ طلب کرنے اور اچھے مقام مانگتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا قوت عقلیہ علیہ اس عارف کے بہت بھوکے کی مانند مبدا فیاض سے اپنا رزق مانگتی ہے اور اسکی گفتگو سے اُس کی طلب حال تراوش کرتی ہے لیکن ظاہر سوال کرنے سے عدول کر کے جو آیت کہ نزول کتاب کی مبین ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پردہ غیب سے ایسی وجہ

کہ اُمہات اسماء وصفات اسمیں ظاہر ہوں تلاوت کرتا ہے یعنی کہتا ہے کہ ایسا فیض چاہتا ہوں کہ ظہورات ولایت میں نمونہ ہو بہترین کتب آلہیہ کے نزول کا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور وہ فیض جامع ہو امہات اخلاق ربوبیہ کے تخلق کا اور ہر اسم کا نمونہ وہاں نظر آئے ہو اور اللہ اور عزیز اور علیم اور منزل الکتاب غافر الذنب وقابل التوب وشدید العقاب وذی الطول کہ الوہیت سے متفرد اور مرجعیت سے متفرد ہے اور یہ گیارہ اِن اسماء کا تخلق اون اکمل اولیاء کا ہے اور یہ بیان بہت دراز ہے الحاصل حمد وتمجید بجا لاتا ہے اور پڑھتا ہے۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۵ گویا زبان حال سے کہتا ہے ۵ نزد فی النفس حاجات وفیکم فطانۃ ۔ سکوتی سوال وعندکم وبیانۃ ۔ یعنی میرے دل میں حاجتیں ہیں اور تم میں دانائی ہے میری خاموشی سوال ہے تمہارے نزدیک اور بیان ہے اور ایک اُن حاجتوں میں سے آسانی کی طلب ہے معاش کی کیونکہ جانتا ہے کہ اُس کو معاش ضرور کرنے چاہئیں سوداگری یا کھیتی یا قرض لینا دینا اور وکالت اور کھانا پکانا اور کھانا اور دوستوں سے صحبت رکھنی وغیرہ اور طرح طرح کی اور اُس شخص کی مرادیں بر نہیں آسکتی جبتک عالم کے قوائے طبعی اور ارادے کا مدبر مطلق ارادہ کی وجہ سے توجہ نکرے تو ناچار عاجزی کرتا ہے آسانی کی طلب کرتا ہے اور چار حالتوں کو جنکا بڑا اندیشہ ہے ذکر کرتا ہے ایک تو مشقت کی جو نفس وبدن کو اس امر میں ہوتی ہے اور دوسری غلطی کی جو خیر کے سوچنے میں ہو جائے تیسرے عجز کہ اُسکو اور اُسکے کارندوں کو کام میں ہو چوتھے مزاحمت بنی نوع کی جو حصول نفع یا دفع ضرر میں کرتے ہیں تو کہتا ہے ۔ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا الخ اور ایک اُن حاجتوں میں سے پناہ مانگنی ہے ظلمت اور آسمانی بلاؤں سے اور پناہ کی حقیقت یہ ہے کہ عارف تدلی اعظم کو یاد کرتا ہے اور اُس کے نوروں کو خیال کرتا ہے جو عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور اُن نوروں کو اپنی چادر بناتا ہے گویا اُس نور نے اُس کے ظاہر وباطن کو ڈھانک لیا ہے اور ہر بلا کا علاج اُن نوروں سے اپنی کوشش ہمت سے طلب کرتا ہے چونکہ عالم نفس اور عالم شہادت دونوں باہم مقابل ہیں اور یہ امر مقرر ہے تو بقدر قوت اس نفس وشہادت کے اور اُس کے پناہ اور نور میں ہو جانے کے ملاء اعلیٰ سے اُنکے ضرر دور کرنے کو الہام نازل ہوتے ہیں تو عارف محقق نہیں مرتا اس عدم میں غوطہ لگاتا ہے پہلے تو اُن نوروں میں جو زمین میں نازل ہیں ہو جاتا ہے دوسرے حقیقت عرش میں لگتا ہے اور تیسری بار حقیقت واجب میں من حیث تجلیہ بالتدلی الاعظم عاجزی کرتا ہے اور کہتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ بابنا الخ اور اُن حاجتوں میں سے تسخیر عالم کی طلب ہے اور ارشاد خلق

کے لیے اُسکو مقرر کرتے ہیں جس کا نفس خلق انسانی مدنی کا رکھتا ہو یعنی اُس کے نفس سے جو مبدء بنی آدم ہے کے نفسوں میں شرارہ پڑیں کہ اُنسے فرمانبرداری اور اطاعت ظہور میں آئی اُس خاص نفس سے اور حقیقت میں یہ شرارے اُس کے طالع کے ستارے کے ہوں گے خواہ اس کے طالع کا ستارہ شمس ہو خواہ مشتری خواہ زہرہ اور ہر ایک کا رنگ الگ ہے اور اسمیں بڑا طول طویل کلام ہے اور بنی آدم میں نفس کے شراروں کی تاثیر کی اصل تدبیر الٰہی ہے خواہ وہ انسان مدنی ہو کہ جسکی نظر کی تائید سے عالم ایک شہر بند ولایت والا اور النبأ والا ہو جائے خواہ وہ نفس خبیثہ ہو کہ مریخ محترق اسمیں مستتر ہو اور اسکو عرف میں عاشق کہتے ہیں خواہ نفس تیز ہو کہ جسمیں شمس ومریخ کی قوتیں ملجائیں اور اسکو عرف میں صاحب نعمت اور صاحب عزیمت کہتے ہیں جس نے اُس کو ہو اسطے تدبیر موثر کے جانا وہ حقیقت کام کو نہ پہنچا پس تدبیر الٰہی کی بنا تعدیل وقوی عالم پر ہے اور ایک کی تربیت دوسرے سے کرنی اس لئے کہ جبر مطلق سے نسبت حاصل ہو جب یہاں موثرات کے کسر سے ہوا تو حکمت مطلقہ کا اقتضا ہوا کہ موثرات کے فتح سے بھی حاضر ہوتا حکم تاثیر جاری ہو پس الہام انداد حالت کے اور از روئے تقریب کے موافق کرنے میں دو باہم نسبت والوں کے تصرف کرتے ہیں اور ظاہر میں اس نفس سے منسوب ہوتا ہے جیسے کوئی کھیتی کرتا ہے اور اس کو زارع یعنی کھیتی کرنے والا کہتے ہیں زمین اچھی بالطبع اوگنے کے واسطے ہے اور بیج بھی بذات خود پیدا ہونے کو ہے اور اپنی مثل کا خواہاں ہے اور پانی میں خاصیت اوگانے کی ہے روئیدگی کی اس شخص نے جب زارع کہتے ہیں کیا کیا ہاں وجود مراد کی بعضی شرطوں کی تقریب کرتا ہے اسی قدر سے اُس کا نام زارع ہے اسی صورت سے جمیع تاثیرات عالم کے قیاس کر لینے چاہئیں ۔
خاصیت طبائع رغبت شباہت ہے اور قوت تدبیر درمیان رکھکر قدرت وجوبیہ کی تاثیر سب کی گردنیں باندھ دی ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ اور کھیتی کے ذکر میں اُنکے فعل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فعل ایک نکتہ ہے نہایت دقیق تو اُسے خوب غور کرو قصہ مختصر صاحب ارشاد کا نفس ایسا ہے جیسے دیگ میں مچھلی پڑی ہوئی آپ ہی آپ تڑپتا ہے ۔
اور مبدء فیاض سے زبان حال سے تسخیر طلب کرتا ہے اور الحاح کیوقت اپنی قوم کے واسطے بھی تاکید طلب کرتا ہے اور اس حال کو طور مقال میں اپنے سایہ کے بھیجتا ہے اور زبان عجز سے کہتا ہے فثبتنا وانصرنا وسخر لنا هذا البحر آ دنشاء کلیہ اور اپنی ذات ایک دریا ہے بسبب وسعت رکھنے جمیع افراد مختلف الآثار کے اور تسخیر طلبی میں درجہ بدرجہ تعمیم کرتا ہے کہ سخر لنا

کل بحر و بحرنا کل شیٔ اور منجملہ اُنکے بددعا ہے منکروں کے واسطے اور منافقان طریقت کے واسطے اور دعائے نیک ہے اپنے مخلصوں کے واسطے جو اُسکی تہذیب سے مہذب ہوئے ہیں کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ جب خدا تعالیٰ ولی کو وارث انبیا خلقت کے ارشاد کے واسطے فرماتا ہے اُس کے دل میں ارشاد کا داعیہ ڈالتے ہیں اور اُس کی کوشش سے طریقہ برپا کرتے ہیں۔ اور اسپر خانوادوں کو جمع کرتے ہیں اور جو اُس کے طریقہ سے مہذب ہو جائے اور اُسکی نصیحت و نیک خواہی کرے اُسکی اُسکو منصور و ہدو یافتہ اور توفیق دیا گیا کرتے ہیں اور جو منکر ہو اور دشمن اُس کے طریقت کا یا منافق اور کھوٹا ہو کر شک اور شبہے جمع کرے اُس کو رسوا اور سرگشتہ اور نکما کر دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ معنی لوح ذہن میں مجسم ہوتے ہیں اور موافق جاری عادت اللہ کے اُس سے دعا طلب کرتے ہیں یک بارگی دشمنوں کے مقابلہ میں ہمت کے پاؤں زمین میں جما کر پانچ آیتیں جنہیں نزول قرآن حکیم کا ذکر طریقہ کیے ہے افضل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُس رسوخ رسالت اور ہدایت میں صراط مستقیم کے اور منشعب ہونا انزال و ارسال کا اور عزت الٰہی و رحمت متناہی سے واسطے مصلحت ایک قوم کے جو بیان میں گمراہی اور غفلت کے پڑی ہے اور اپنی قوت سے اُس مہلکہ سے نہیں رہا ہو سکتے چاہتا ہے اور بطریق مقالہ کے معاملہ اپنا اور اپنی قوم کا مستحضر کرتا ہے اور بعد اُس کے ہمت باندھتا ہے اُس جماعت کی پریشان کرنے پر اور اُنکی گردنوں میں طوق خدا تعالیٰ کے عذاب کے ڈالنے کے اور اُنکے کان اور آنکھیں و دل کو بیکار کرنے کے اُن منکروں سے جو اس ولی کے واسطے وہ کریں اور اُنکی شکل بُری ہو جائے گی۔ جب اس ولی کے مقابلہ کو آئیں اور ذلت و حقارت کا غبار اُنکے منہ پر پڑنے کو اور اُن لوگوں کے لیے جو اُس کے طریقے میں ہیں اور وہ آپس میں نزاع کرکے چاہتے ہیں کہ اُس کے طریقہ کی رونق کھوئیں تو سوال کرتا ہے کہ ایک دوسرے بغاوت و سرکشی نہ کریں تو تلاوت کرتا ہے ینٓ والقرآن الحکیم۔ پھر اپنے مخلصوں اور مطیعوں کو اپنے ضمن میں لیتا ہے اور اپنی حمایت میں لاکر ان کا نائب بنکر عاجزی اور زاری کرتا ہے اور بحکم جوامع اُنکے دین و دنیا کے بہتری کو کوشش ہمت سے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے وافعوضانا لك خیر النا صیرین دعا و التجا کے مسئلوں میں اہل القرآن مردو میں جو انکو پیش آتے ہیں مختلف تین مذہب ہیں ایک تو مبتدی جنہوں نے ہمت جمع کی ہے یاد کرنے میں مدبر السموات والارض کی اور اُس کی قدرت کاملہ کے اثبات میں اور تعظیم میں اور ابھی راز تقدیر و منفصل ہونے حوادث کا نقطہ قدیم ازلیہ میں اچھی طرح ان پر کھلا نہیں۔

سوال میں مبالغہ کرتے ہیں اور ہر حاجت کیواسطے مجیب کی طرف ہمت سے رجوع کرتے ہیں اور بہت عجز کرتے ہیں اور جو درمیان کے درجے کے ہیں جن پر راز تقدیر کھل گیا ہے اور کثرت حوادث کو وجوب کے دیتے میں بندھا ہوا دیکھتے ہیں اور اس رسیوں اور ترتیبوں کو مانند ایک شئے کے متحد ہوا لازم ہیئت وجود مطلق سے اور مقتضائے وجوبی طبیعت کلیہ کا جانتے ہیں گویا ایک نقطہ بسیط جو پھیلا ایک بڑا کرہ بنگیا اور منطقہ اور محور قطبین بطریق وجوب کے طبیعت کرہ سے ظاہر ہوا اُس کرہ کے طبیعت نے خاص حرکت کو طلب کیا اور وہ حرکات مختلفہ وحدت نوعیہ سے ایک ہو کر اُسکی جبلت کی مقتضا ہوئیں تو اُنہوں نے ضرور زبان کو دعا سے روکا یعنی وہ دعا نہیں کرتے اور اسی نکتہ پر اکتفا کرتے ہیں کہ حسبی من سوالی علمہ بحالی اور جو خاص الخاص ہیں وہ اس علم تفصیلی سے مشرف ہوئے کہ معلول کے لئے علت تامہ ضرور ہے اور وہ حادث کے حق میں سوائے اُمور متعددہ کے نہیں ہو سکتی بعضی اُس قسم سے جنہیں اہل زمین اختیارات ذات النفس کہتے ہیں اور بعضے خواص طبعیہ ہیں اگر دبدبہ وجوب حقیقت الامر میں سب کو یکساں شامل ہے یہ سب اختیارات ایک ایجاب صرف ہے مبدا فیاض سے بطریق وجوب کے نکلا گویا اپنے میں لپٹ کر گرہ پڑ کر خطرے اور داعیہ اور ارادہ کی شکل ہو گیا ہے جیسے پانی کا بُلبلا دریا سے جوشش میں آیا یا اولا اور یخ اور برف کہ پانی کا ٹکڑا منجمد ہو کر نام دوسرا ہو گیا ہے وہی وجوب حقیقی ہے اس وقت میں سے نکلا اور اُس کا عزم و ارادہ نام ہو گیا اگرچہ اہل حق کی اصطلاح میں اُس کا حوالہ افراد انسان کی طرف ہے اور یہ داعیہ و ہمت و سوال افراد انسان کے سوازم ہے علت تامہ کی عارف محقق جب علت سوال کے اور اپنے حریت اس طرح ملاحظہ کرتا ہے اس باب میں غوض کرتا ہے لیکن اس کا حق و خالب سبب خلق نشاء بشر کے نہیں ہو سکتا مگر اس وقت کہ اس تحقیق سے کسی وجہ سے نسیان اختیار کرے اور ولیرانہ اپنی طرف منسوب کرے ناچار جمع کیا بہر قدر ہیں د وسیلہ الحاج کو اس واسطے عارف محقق شروع کرتا ہے ساتھ حوالہ جمیع مقاصد و مطالب پر تو یا ولی و علم واجب کے اور بعد اُس کے تنزل کرتا ہے ایفائے حق الحاج میں بعد سوال کرتا ہے تو اول مبحث میں کہتا ہے یا علی یا عظیم آہ غرض یہ ہیں تو سکیں جو جزئیات التجا کی اُمہات میں شیخ کو استعداد اجمالی حاصل تھی اس کی کہاں تو معاموں کو اچھی تفصیل سے بیان کرے وہ بالفعل اس کے لئے حاضر نہ تھی ناگہاں غیب سے اُسے آگاہی ہوئی جیسے خواب کہ بیداری میں جس کی طرف التفات نہ تھی وہ وہاں واضح ہو گئی بسبب استعداد پوشیدہ کے کسی سبب خفیہ سے مثلاً جو اس کا معطل ہونا اور

ہیئت فلکیہ اور آئینہ نفس کا روئے حقائق کی طرف ہوجانا اور وہ معرفتیں کہ عارف کا معراج روحانیہ ہے وہی ہے کہ مستعد اور پوشیدہ کچھ معرفتوں اور مقاموں کو شامل تھی لیکن بطور تفصیل کے نہیں جانتا تھا اور اس کی ہمت اس طرف مستقل متوجہ ہوئی تھی ناگہاں حادثہ سے سلسلہ جنبان ہوا اور اسباب خفیہ فیض کے مہیا ہوئے اور یہ سب ظہور میں پہونچے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

چھٹا لامعہ اُس حادثہ میں جو بسبب تدبیر ظاہر کے سلسلہ جنبان ہوا

اس دعا کے الہام نازل ہونے کو شیخ ابو الحسن شاذلی کے نفس پر دیکھا معلوم ہوتی ہیں ہیکلیں کلیہ علوم کی اور فیوض الٰہیہ کی تمام اسباب کے مانند زمین پر نازل ہوئے اور تمام علوم کس طریق سے تشخیص و تعین سے مبدل ہوتے ہیں اور ہر ایک متشخص ہوتے ہیں اور نامحرموں کی نظر سے چھپ جاتے ہیں مرد سرمیں شخص علوم تمام قرآن کے قیاس سے مقابلہ شبہات عرب اور انکی عادتوں کے اس نکتہ کو منتخب کرسکتا ہے چند لوگوں نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابو الحسن شاذلی قاہرہ میں تھے کہ حج کے دن قریب آگئے اس حالت میں اپنے یاروں سے فرمایا کہ غیب سے اشارہ ہوا ہے کہ اس سال میں ہم حج کریں جہاز تلاش کرو یاروں نے ہر چند تلاش کیا کہیں نہ ملا مگر ایک جہاز بوڑھے نصرانی کا ملا۔ اُس پر سوار ہوگئے جب لنگر اٹھا اور قاہرہ کی عمارت سے آگے نکل گئے ہوا مخالف چلنے لگی ایک جماعت کے نزدیک اس طور کہ قاہرہ کے پہاڑ نظر آتے تھے توقف ہوا جو لوگ منکر تھے وہ طعنے دینے لگے کہ حضرت کہتے تھے ہمیں حج کا حکم ہوا ہے اور وقت آگیا اور ہم ابھی یہیں پڑے ہیں ہوا مخالف چل رہی ہے اس سبب شیخ کو رنج ہوا لیکن قوت بردباری سے اُسے پی گئے اتفاقاً شیخ قیلولہ میں تھے کہ اس دعا کا الہام ہوا جب بیدار ہوئے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا اور جہاز کے ناخدا کو بلاکر فرمایا کہ علی برکت اللہ لنگر اٹھا دو اُس نے کہا حضرت اگر ہم لنگر اٹھاتے ہیں تو اُسی وقت ہوا ہمارے سامنے آئے اور ہمیں قاہرہ میں پہنچا دے شیخ نے فرمایا دل میں وسواس نہ لاؤ اور جو ہم کہتے ہیں اُسے عمل میں لاؤ اور خدا تعالیٰ کی عجیب صنعت دیکھو۔ لنگر کا اٹھانا تھا اور موافق ہوا کا چلنا اور اس روز سے ہوا موافق چلتی تھی کہ میخ سے جو رسّے باندھے تھے وہ کھول نہ سکے اُسے کاٹ ڈالا اور نہایت جلد خیر و عافیت اور آسانی و سلامتی سے مقصد مبارک کو پہنچ گئے بوڑھے نصرانی کے دو لڑکے مسلمان ہوگئے اور وہ نصرانی آزردہ خاطر ہوا رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ شیخ ایک بڑی جماعت کے ساتھ بہشت کو جاتے ہیں اور اس کے فرزند بھی شیخ کی ہمراہ بہشت کو جاتے ہیں اُس نے چاہا کہ یہ بھی اپنے فرزندوں کے ساتھ جائے ملائکہ نے جھڑک دیا تو اُن کے دین کا نہیں ان کے

اللہ مجھے کیا تسبیح کے وقت اللہ نے اُس کو ہدایت دی کلمہ اسلام پڑھا مسلمان ہوگیا اور رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہونچی کہ وہ صاحب مقامات عالیہ ہوگیا اور شیخ الاولیاء کے لوگ اُس سے تقرب طلب کرتے تھے وہ ہیکلیں کلیہ اس حادثہ کے رنگ سے رنگین ہوئیں اور اُس کے عوارض مناسبہ سے اس دعا کے کلام میں مجمل تھی اور ہر کلام دیکھیے جو اُس قصہ سے تعلق ہے جس سے دل پریشان ہو اور مقصود طلب کی اور منکروں کے انکار کی کچھ شکایت خدا کی اور تعلق سے نیچے اور ان منکروں پر اُن کے مسخر ہونے کے طور پر درخواست کی پھر لفظ قلبنا وافضل کی تفصیل کی کہ نعوذ باللہ من خیبۃ ... الحال صورتیں آئیں ہوا موافق کا اور آسانی کا اس حالت میں اور سب حالتوں میں سوال کیا اسوقت چند تغیر اور آیتیں کی جو واسطے دفع قلق اور بیقراری دل کے مجرب ہیں تلاوت کیں بعد اس کے چند آیتیں جو دشمنوں کے دفع کرنیکو اور اُنکے ساکت کرنیکو تاثیر رکھتی ہیں پڑھیں پھر سورہ فاتحہ حفاظت کے واسطے مجرب ہے تلاوت کی اور پناہ حفاظت سب ظاہر و باطن کے شروں سے طلب کی یہ سب معنی کہ جن کا سرعلوم شریعت سے واقف ہو اور اعمال تصریفیہ کو بھی اُنہوں نے جان لیا ہے اس دعا سے سمجھ سکتے ہیں اور فرق معانی میں پہلے نکتہ کے اور ان معانی میں جو اب تقریر کئے گئے ہیں یہی ہے تنکر و تشخص و تعین صورت کا بسبب تغیر بہ رنگ حادثہ کے جو سبب نزول علوم کا ہوتا ہے واللہ اعلم۔

ساتواں لامعہ بیان میں دوسری طرح کے مشخصات کے جو اِن ہیاکل کلیہ سے قوائے سیارات کی جہت سے لاحق ہوا ہے جو عارف کے نفس میں پوشیدہ ہیں۔

واضح ہو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نفوس بشریہ میں قوائے سیارات کا پوشیدہ ہونا اور بعضے جنوں کو بعضے ستاروں کی طرف منسوب کرنا اکثر اہل وجدان کے نزدیک مسلم ہے سو ایسے عمال تصریفیہ میں ان سے ... ہیں ہر چند شریعت میں ان سے نفی اور ثبات صاف نہیں ہوئی ... روشن ہوتا ہے ... اکثر کرامتیں اور علوم وجدانیہ اُس کے کواکب کے اندرہ کی قدر ہوتی ہیں جو اس میں پوشیدہ ... کہ بہت سفید ہو لیکن نفس میں تاثیر رکھتے ہیں کہ جَاءَ مُوسٰی اَدَمَ عَلٰی تَمَدُدِ ذٰلِكَ ... وَمِنْهُمُ الْاَسْوَدُ اسی طور آدمی بھی تاثیر رکھتے ہیں لیکن انکی تاثیر پوشیدہ

وردیق ہے جیسے زمین پر آدمی کا سایہ یا آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت کا سایہ یہ طرح
کی مناسبت آدمی سے رکھتا ہے ایسو ہی سر و دوم قد پاؤں اُس کے ظاہر ہوتے ہیں دیکھنے
والے کی صورت آئینہ سے ربط رکھتی ہے اسی سبب زید کی صورت عمرو کی صورت سے ممتاز ہوگی
ہر چند آئینہ گدلا یا اُبھرا ہوا یا صیقل کیا ہوا ہو اور چھوٹا اور بڑا جب ہوگا تو اس میں اختلاف ہوا کرے
ہوں گے اور اصل نسبت کرنے میں منسوبات کے اپنے کوکب سے حکم ہیئت کلیہ کا ہے کہ اس
میں ہر ایک اور نہیں کی گنجائش نہیں جو کی صورت کشاف کو تجربے کے ساتھ ہونے خیال میں کس سے
خاص کیا و نجی کی صورت کشاف کو تجربے کے ساتھ اور آگ کو حرارت کیساتھ اور پانی کو برودت
کے ساتھ کس نے رجوع یا صفر کو گرمی کی پیش اور قمر کو پانی کی پیش کس نے مقرر کی یہ سب
نیرنگ طبیعت کلیہ کے ہیں کہ نفس رحمانی نے [illegible] کیا اور پانی جزئیات میں برتا غرض باعتبار
سوم وجود میں کچھ شک نہیں رہا اس امر میں کہ نفس کلیہ جزئیہ ہوتا ہے اور اُس کی صورت
عالم میں مستتر یعنی پوشیدہ ہوتی ہے اگر خارج میں موافقت تناسب اپنے شرف میں ہو یہاں بھی
اپنے شمس شرف میں ہے اور اگر زہرہ اپنے گھر میں ہے تو یہاں بھی زہرہ اپنے گھر میں ہے اور اس یا سیاحی
ہر نفس سے جو اُس پر پوشیدہ ہے اس انداز سے معاملہ کرتی ہے اور ہر ایک مقتضا یعنی کا مقابلہ
درست کرتی ہے کہ اس کا حکم جاری ہو وہ بمنزلہ ایک قالب کے ہے کہ اُس [illegible] اس کو
اپنے نفس پر مشخص کرے شہر کی ایک لشکر اور ہر گھر نفس خاک کا ایک جسم اول حالت
میں مرتب کر دیا ہے بعد اس کے تخمین اور سنوار طینت دوسرے چھوٹے وجہ سے چھوڑ دیے ہیں کہ آخر کو
اُس حالت میں عود کرے اگر کوئی سا کرے پیدا کرے کہ اُس کے نفس کے گھر میں مریخ یا زہرہ کا نظر
موافقت یعنی دوستی سے تو ضرور خارج میں واجب ہے کہ ایک دوسرا نفس پیدا ہو کہ اُس کے نفس کے
طالع میں زہرہ و نظر مریخ کے ہمراہ اسی نسبت سے جو دل میں تھے تا کہ مراتب عشق ظہور میں آئیں
اور اگر بیت العداوت میں اس کوکب کے صاحب اُس کے بیت النفس کا ہے تو ضرور خارج
میں کوئی عدو پیدا ہو جائیگا جس کے بیت النفس میں کوکب صاحب بیت العداوت ہو وے
اور اگر عداوت کے عشق و عداوت میں بسبب مر سبب کوئی نہ ہو تو ضرور کوئی [illegible] و قریب
خواب کا فرق مصدق ہے ہرگز نہ ہوگا اگر وہ علامات ظاہر ہوں اور عداوت کے نفس سے شر
اگر نہ ہو خلقت کے نفوس میں اور خلقت اُس سبب سے حرف کے پاس جمع ہوتی ہے ضرور
موافق اُس کے کوکب پوشیدہ کے ہوتی ہے اگرچہ ہرگز نزدیک ہمت وگوشہ گیری علامت جانب

[illegible] ہو [illegible] ضرب کے فصول میں چھپا معدوم ہوگا اور اگر شمس بیت توفیہ اور قربان روانی ادرجو
[illegible] وعلم و شریعت و دانائی اور شیخ الاسلام ہوتا اور اگر زہرہ بیت تو دوستی و محبت و
[illegible] و بشارت خفیہ بجانب غیب اور جو قمر ہے تو معاملات امور خلقت میں واسطہ اور سفیر و ایلچی
[illegible] عملی بذاتہ ہو اُس کا معاملہ لوگوں سے اور لوگوں کا معاملہ اس سے ہو اور کو [illegible] وقت
[illegible] و خوش اُس کی نہیں رنگوں سے رنگین ہوگی اور سخن بہت خوب ہے اسکی شاخیں بہت
[illegible] بنی آدم کی کوششیں طلسم میں اور تعویذوں میں سب اس کا پرتو ہے تمسک کو تاہ
[illegible] حسن شاذلی تعویذ زہرہ میں سے ہیں اور زہرہ کی صورت پر پیدا کیا ہے اور پاکیزگی
[illegible] ذوقی و دوستی و لطف اور غیب کی طرف پوشیدہ نظر سے دیکھنا اور رنج و مشقت اور
اعمال شاقہ سے دور ہونا اور ترک لذت اور انقطاع اور غیر کا قرب ڈھونڈھنا اور دشمنوں
کے جنگ و مقابلے سے باز رہنا اور باطن کی نورانیت و دعا کے خلق سے متصف ہونا اور سبب
[illegible] لوگوں سے دور رہنا اور [illegible] اور [illegible] و خصلتوں سے یہ سب شیخ کا خلق ہے
[illegible] جب وہ جانب غیب شیخ کی طرف متوجہ ہوئی تو زہرہ نے اُن پر کل کلیہ کو سپرد کیا اور
[illegible] منسوبات کو یعنی منسوبات کے موافق مخصوص کیا [illegible] کے جو کہ فرد یشر [illegible]
اور [illegible] کو اُس کا خوف تبدیل کرے چنانچہ وہ [illegible] ہو جاوے اور [illegible] ترکی علاوہ وہ ہا صرف
[illegible] تمام [illegible] دیا اس جواب کے نتیجے [illegible] کسی [illegible] قریب [illegible] کو
مستعد [illegible] ہونوں کو اور [illegible] توں کے [illegible] اور وہ تعبیہ کا محتاج
ہو جاتے ظاہر دیکھو [illegible] چاہیے کہ [illegible] صورتوں سے انتقال کرے اور مواد حقیقت کو
[illegible] سے [illegible] یہاں فقط ظہور طبائت [illegible] بشر سے [illegible] صفت کے ثبوت کو
[illegible] اعداد اُن کا جز سے کلیہ نفیسہ مکانہ قوم پر قید مقام [illegible] ساتھ فقر ہے کہ واقع میں زہرہ
سے نسبت کرنے میں واقع ہوے اور [illegible] نبیہ کو [illegible] عافیت و سلامت طلب کیا اور
سب کو سب امروں میں ساتھ عافیت ورت [illegible] غیب کے سوال کیا یہاں عزیز و نیم یاد کیا نہ
[illegible] و [illegible] حکم ہے یہ نہ جانا کہ اگر شیخ تعویذ زہرہ میں سے ہے تو تو اسے مریخ کا کار فرما ہے
[illegible] کہتا ہے اطمس علی وجوہ اعدائنا واسخہم وشاہت الوجوہ وعنت الوجوہ اس لیے
کہ فرد ہے آدم کو ضرور ہے کہ ترکیب تو اے فلک تو ہر کوکب کے اگرچہ ضعیف ہی وجہ
[illegible] شرارت و حفاظت [illegible] اول [illegible] ج کے اس میں محبت نہو اور

کوئی ایسا نہ ہو جو منسوب نہیں ہے فی محد جیسی حیثیت نہ تحت ہو جیتو یہ یک کا لازم منسوب
میں کبوتروں کی پرواز کا حکم رکھتا ہے اور کبوتروں کا مغضب و ہدف جیسی اپنے بازووں سے
ایسا ہے جیسے خو ہے یہ ظلم کا ارادہ اور درندوں کا غلبہ کرنا اپنی گنجائش تک ہے اور اتمس
اور تسبیح حق کا تہتم و شہتہ اور وجوہ۔ گرچہ منع ہے زیادہ نہیں واسطے اپنے کمان پیر کے ایک
دوریاش کہتا ہے واللہ اعلم۔

آٹھواں لامعہ فہم معانی کے انواع میں جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

وہ جو ظاہر ہوتے ہیں معانی جیسوں قرآن شریف کے اور ہر کلمہ مرغوبہ کا اور فہم کی کتاب اللہ جو آدمی مسلمان کو جو بیان ظاہر ہوتا ہے صوفیوں کے بہت سے کلمات قرآن عظیم کے اشارات و اعتبارات میں سوائے اُن معنی مفہوم و منطوق کے جن کا اہل زبان اعتبار کرتے ہیں اور کتب میں اور سب کے واسطے تصنیف ہوئے ہیں اور معانی ہیں جن کو اہل اللہ کام میں لاتے ہیں اور اُس عقلی راہ سے معنے کی طرف نقل کرتے ہیں جن کو ظاہر کے اہل علم نہیں جانتے اور جہت میں رہ جاتے ہیں یہ دکھ کرتے ہیں حقیقت میں دلالت انتقال ایک چیز کا ہے طرف دوسری چیز کے بسبب کسی علاقہ کے اور وہ علاقہ کبھی وضع ہے اور کبھی طبعی اور کبھی عقل اور کبھی انتقال بمنزلہ کا ایک خطرے کی طرف حدیث النفس میں کہ صورت ذہنی سے نظر کرکے ساتھ منتقل کرتے ہیں ہم اور کبھی ہوتا ہے کہ کسی شئ کو ہم دیکھتے اور آپ دیکھتے نفس میں کس قدر متعدد ہے اور اس قسم کا تفصیل میں خرچ ہے ہم فصل کی کے باب میں بیان کرتے ہیں اور ہم اُس کے سوا سامع کے ذہن کو پہنچتے ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ کلام کی ہیئت سے کہ متکلم نے نفس میں پیدا ہوتی ہے اور اس کلام کی حامل ہوتی ہے مثلاً توجہ میں حزن یا فرح یا شوق میں خوشی تو اس کلام کو عارف سنتا ہے تو کچھ منتقل کرے اسکی حالت کی طرف اُس کو اس کلام کا باطن کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عارف اس کلام کو پڑھتا ہے اور کسی خصوصیت کی طرف التفات کرتا ہے اور اس کی نظر اسی حالت کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور یہ کلام بمنزلہ اس کی عینک کے ہوجاتا ہے جیسے تم نے دیکھا ہوگا کہ کوئی دوست یا دشمن جیسے سخت کہتا ہے تو نظر اس کی دوستی پر ہوتی ہے اور اس کے سوا کو یاد نہیں رکھتا یا دشمنی پر ہوتی ہے اس

صورت کو یاد نہیں رکھتا اور کسی طرف کچھ التفات نہیں کرتا اور اسی طرح کبھی تلاوت کرتا ہے اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَمَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور خدا کی پرورش کا سبب اور سبب سے بھاگنے اور اس سے ملنے کا سبب کرتا ہے تو وہ حالت اس کا باطن ہوتی ہے کبھی کہا کرتے ہیں کہ فلاں سالک بل فلاں آیت ہے تو اس سے مراد یہ حالت ہوتی ہے یا آیت میں ذکر ہو کسی فعل کی برائی یا کسی امر کی تعریف کا اور اس برائی اور خوبی کا مدار ایک وصف ہوتا ہے جو اس فعل کی جائے و مقدمہ ہو۔ اس کے جزئیات و لوازم سے تو عارف کی نظر منتقل کرتی ہے اس حقیقت کلیہ کی طرف اور مقام الفاظ میں آیت کے اسی حقیقت کی طرف التفات ہوتا ہے مثل غضب و جدل کے نیت آیات قصص میں حضرت نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب کے کہ مبدا ندامت کا دین غضب و جدل ہے اور منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ عارف کسی اسم یا آیت کو تلاوت کرتا ہے اور بہت کثرت کرتا ہے اسکی تلاوت میں تو حقیقت مثالیہ اس اسم کی صاحب جوش کرتی ہے اور اسکا وقوع ہوتا ہے تلاوت کرنے والے کے نفس میں یا جسکی نیت سے تلاوت کرتا ہے اس کے نفس میں اثر عظیم ہوتا ہے قسم حال سے مناسب نفس کے اس کو حال کہتے ہیں یا اس کے ساتھ فرس کو جیسے کہتے ہیں وہ صورت مثالیہ تاثیر کرنے والی کہ اس اسم کے صاحب سے کہ واسطے طبیعت عالم مثال کے جوش کرتی ہے عارف اس کا اعتبار کرتے ہیں اور اس کو بطون اسم اور آیت کہتے ہیں اسی سبب ہم کہتے ہیں۔ یَا عَلِیُّ یَا رَحِیْمُ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ اور اُنْصُرْنَا حٰفِظِیْنَ تک اور هَبْ لَنَا قَدِیْرُ تک اور غَافِلُوْنَ تک اور بِسْمِ اللّٰہِ یَا اِنَّا اور داخل ہے باب میں توفیق اور خفقان کے وقت اس سے تمسک کرنا نفع دیگا اور جو کچھ داخل ہے جلال میں آیات اور ذکر کا تحقیق کرو میں نفع ہے اور جو داخل ہے جلال میں وہ قطع مخافت قلب میں اہل درد و ملال کے نافع ہے مثل یَا قَیُّوْمُ ذُو الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ۔ اور شہد نفع دونوں فرق کے بہت تدوت کرنے اور انتظار کر اس صورت شبیہ کا جو عمل کے سبب سے جوش کرتی ہے اور ان میں سے یہ ہے کہ جب کوئی شخص عمل کرتا ہے یا ذکر سے ملائکہ موکل اس کے صحیفہ اعمال پر لکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کا ثواب دنیا اور آخرت میں اس صورت مرقومہ سے پیدا ہوا اور اسی مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عمل کا ثواب جدا بیان فرمایا ہے اور وہ صورت مرکب ہوتی ہے مجموع قوائے سبعیہ و شہویہ و عقلیہ سے صورت مختلف میں قلت و کثرت و ضعف

وقت یہ قوت مثال کے اس غیر کو دیکھنے کی تعریف اس واقعہ کے علم عظیم کا ہے اور وہاں بہت قسم
کے عمل نظر میں کئے اور علاوہ ہر عمل کو کہ کسقدر قوت شہوت ہے اور کسقدر قوت سبعیت ہے اور
قوت غضبیہ اس میں کس قدر ترجیح ہوتی ہے دکھائی اور قوت شاہد جو نسمہ سے متشخص ہونے کے وقت
پیدا ہوتی ہے اور جو قوت کہ اس کے مبدا میں ہے وہ اور ہے یہاں پہلی قوت مراد ہے غرض مختصر
کبھی کلمہ کی صورت کے کلمات ہیں جن سے معنے ہوتے ہیں غیر محسوس تلاوت کرنے والے کے نفس کے
ساتھ خوشی اور سرور کی قسم سے یا نفس کے ہیبت و باریک ہونے کی قسم سے یا اس کے نورانی ہونے
سے عارف اس کو تعبیر کرتا ہے اس قبیل سے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وغیرہ کے ایک
خاص معنے میں اور کبھی کوئی ذکر مقرر کرتے ہیں دیکھتے ہیں عارف کو اس ذکر کا نور پیدا ہوتا ہے اور
وہ اس ذکر کا اہل بن سکتا ہے۔ اور وہ بھی اس ذکر کا ایک بطون ہے اور ان میں سے یہ ہے کہ
بعض اسماء اور بعضے آیات دلالت کرتی ہیں جیسے صفات الٰہیہ پر اور اس صفت کے
تحقق پر عارف کے نفس میں ایک کیفیت ظاہر کرتی ہے وہ کیفیت ایک دلالت سے
اس آیۃ اور اسم کے ہوتی ہے اور کبھی کیفیت اس صفت کے ثبوت کے واسطے ذات الٰہی کے
ادراک اور ہم ہو کر تب اس شخص کے [illegible] ہوتی ہے اور باطن کے حواس کو گھیر لیتی ہے اس کو
عارفوں کی اصطلاح میں مراقبہ اس آیۃ کا اور تجلی معنوی اس آیت کے کہتے ہیں جس وقت عارف وہ
آیۃ پڑھتا ہے اس کیفیت کو کھینچتا ہے اور اس کیفیت سے اتصال کرتا ہے یا دلالت کرے مقامات
سلوک کے کسی مقام پر مثلاً توکل اور رضا و صبر اور وہ مقام ایک محسوس ہوت میں۔ سے جو ہے اس تو
کے جیسے کہ ہم نے اشارہ کیا ہے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ آہ دلالت کرتی
ہے اولیاء کے ہیبت پر [illegible] اور اس کے مانند کا آیۃ جیسی [illegible]
علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم دلالت کرتی ہے توکل کے مقام پر آیہ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ توحید کے حال پر دلالت کرتی ہے یعنی توجہ ہمہ اعلیٰ
کے واسطے مخلوقات اس شخص کے اور ایسی آیتوں کی تلاوت ایسے حالات کو پیدا کرتی ہے اور دیں
کی یہ دو دلالتیں نفس کو اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ مرسلین کے حالات کا نمونہ ہے وہ حالات
اولیاء اہل رشد ہے اور سابقین کا نمونہ ہے وہ ابرار اور اصحاب یمین میں تو جو آیت یا حدیث کہ اس میں
مرسلین کا ذکر ہوتا ہے حالات اہل رشد ہے اور جہاں ذکر حالات سابقین ہو منتقل کرتا
ہے ذہن حالات ابرار و اصحاب الیمین کے حالات کی طرف اسی سبب ہم نے کہا کہ اِنَّكَ

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سے مرتبہ حالات اصحاب رشد سمجھتے ہیں اور ان آیات
مذکورات سے حقوق کا سراغ ملتا ہے اور ان میں سے یہ ہے کہ بل اجمال تقریبیہ آیت کے مضمون
[illegible] ملاحظہ کرنے سے پہلے مضمون کے اور شان نزول کے مضمون سمجھتے ہیں اور ایک
[illegible] کی دعوت ملکیہ کے تدبیر کے عمل کرتے ہیں اور وہ کیا ہے انتقال شبیہ ہے [illegible]
کے انتقال سے ایک شخص کے کلام سے مثل خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ معروف ہے واسطے بیان کافروں کے حال کے لیکن
[illegible] کے دشمنوں کا ساکت کرنا اور ان کے نفس میں تصرف کرنا [illegible]
[illegible] كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا
واسطے دشمنوں کے تفرقہ اور پریشانی کے کلام میں ہے وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ واسطے
[illegible] اور دل کی بیقراری کے هُوَ الَّذِیْٓ اَلَّفَ واسطے الفت و مصاحبوں کے اسی قسم سے
اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا کہ دشمنوں کی [illegible] ہو گئے [illegible] یہاں مراد قوم کے
[illegible] کے دقائق سمجھنے سے ہے اور ان میں سے یہ ہے کہ عارف کے نفس میں ایک کیفیت [illegible]
[illegible] دہشت وغیرہ کے اس حالت میں کوئی آیت یا حدیث کا اس پر القا ہو [illegible]
[illegible] اور اس آیت یا حدیث سے ایک خطرہ پیدا ہو [illegible]
[illegible] اس کو [illegible] کہتے ہیں اس کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کسی مجنوں کا قصہ گا رہا اور سننے
[illegible] کو اپنے محبوب کی [illegible] کا خیال کرے [illegible]
[illegible] اس کو وجد و خروش گھیرے اور علوم جو پیدا [illegible] ہوتے
[illegible] حقیقت دو قسم ہے ایک تو قسم کہ جناب ظاہری کے نفس کی [illegible]
[illegible] ہو اور ایک قسم کہ اس کا [illegible] کوئی آیۃ کا سننا یا کسی حدیث کا یا کسی شعر
اور دونوں مبدا قبل سے فیضان میں برابر ہیں [illegible] اور تصرفات قریبہ [illegible]
[illegible] اصطلاحات شیخ ابن عربی کے [illegible] کہ امر اصل فیضان [illegible] ہے اور بیان
[illegible] کا تقریب فیضان کے ہے جیسے کبھی صورت خواب معہ اس کی خصوصیتوں کے پیدا
کرتے ہیں تصرفات قریبہ کہاں اور الہام ربانی کہاں۔

نواں باب مقطعات قرآن عظیم کے معانی میں

اور یہیں سے واضح ہوتا ہے کہ قول مفسرین کا کہ یہ سورتوں کے نام ہیں متحقق ہے لیکن ان کا نام رکھنا وصف کلی سے ہے جیسے بادشاہ وزیر و حاکم و قاضی نہ خصوصیت فردیت اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ شیخ ابوالحسن بعض مقطعات کو کس وجہ سے اس حزب میں لائے ہیں علم عربیت کے دقیقوں میں سے یہ ہے کہ کئی مادہ لغت کے متفق ہونے میں یعنی بعض حروف مادہ بہ اتفاق کے واسطے مفہوم عام کے واقع ہوتے ہیں اور یہ مادہ تیں زو واسطے خصوصیت معنی مادہ کے مثلاً نون وراء کہ ایک چیز کے نکلنے کی صورت ہے نفق و نفر و نفث و نفذ و نفش و نفط و نفس و نفخ و نفد و نقص و نفع و نفل و نفد و نفی یہ سب متفق ہیں خروج کے معنی میں اور ہر ایک دوسرے سے علیحدہ ہے تخصیص معنی مبہم ایک خاص صورت سے درکبھی ایسا ہوتا ہے کہ حاذم کو عوض فاء کے لیتے ہیں باعث قرب مخرج دو سواری کے مثل مرد شق و نبش و نبت سر و نبح و نبج و نبض و نما و نمو و نمش و نمس اور کبھی قلب کرتے ہیں اور معنے میں بھی فرق رکھتے ہیں جو جبذ و جذب کہ ہے مثل عنف و عفن اور یہ امر یہاں متصدر سبب مقطر سے ہوتا ہے یہ کہ نون کے ایک معنے ہیں لطیف اور وہ خروج و انتقال ہے ایک شخص میں اور اسی طور پر کو قاف کی ضمیر میں اسی طرح سے استعمال کرتے ہیں اور ان سب کے معنے ایک ذات متعین کی طرف جمع ہیں ایک قسم کے تعین سے جو ہماری نظر سے غائب ہے اور اسی طرح ہمس و ہمر و ہمش و ہرب و ہبل ایک قسم کی مناسبت سے تفاوت ظاہر و غیب کے کرتے ہیں اس جہت سے کہ ہلنا ہونا حرکت میں اس مرتبہ سے ہے ساتھ جسم محسوس کے اور میم اشارہ عالم محسوس سے ہے بسبب جمع ہونے صورتوں حسی کے ایک محل میں اسواسطے شئیہ اور جمع میں تمام و تم کہتے ہیں جیسا کہ ان کلمات میں تم نے جانا اور یہ کوئی مطلوب ہر کا ہے اسی طرح قاف اشارہ ہے محسوس سے ہے بسبب قدرت و قوی و قبض و قرب و قسر و قہر و قسی و قصد و نقب و نقر و نقص و نقض یہ سب معنی خروج و حرکت بطرف جسم شدید کے ہیں تیر کے قصد سے اور نفر و نشب و نقل و ختم ایک امر محسوس کو منتشر کرنا بہت جگہوں میں اور عین وہی بات ہے جب اسکی ایک قسم کی چمک کو لحاظ کریں اور وہی بات ہے جب قصد ظہور و آشکار کا اسکے ساتھ ملا دیں تم و تما و تیو و تنا اور یہ سخن بہت دراز ہے ہم قصہ مختصر کرتے ہیں کہتے ہیں کاف اشارہ ذات کے ہے یعنے صورت و نسبت اس عالم کی سے بیں مداخلت کرتی ہے بہ معنی جو معنی غیب ملکوت میں محقق ہوئے وجود جالی کے ساتھ یا ملنے تو جہ سے یا منتشر ہونا اور عالم غیب کے ضمن میں ہونا اعنی حقیقت اشارہ یہ کہ نہایت چمک اور براقیت ہو حس یعنی فوق کی جانب حرکت جو فرد بشر کے افضل کاملوں کے نفسوں سے واقع

بشر بشریت کے پستی سے ملکیت کی وحی طرف مناسبت و مشابہت کے کسی وجہ سے سے ہیں خاص یہ ہے کہ تغیر کرتے ہیں نشات کی یہ کہ مداخلت کرے ہمم ملاء اعلیٰ کی اور طالبان سب کی اور خواص صورتوں شیہوں سماوات کے اور عجم اور عجیب بنی آدم کے کامل نفسوں کے ان چیزوں سے نشانات منتشر ہوں جس طرح یعنی تفہیم ان سر بیان کرے عالم میں تو خالی متعین میں ملکوت کے ساتھ ہے اور جو قصد ظہور کا متوجہ ہو تم یعنی عالم محسوس کشف جو صورتیں تم کہ اور وہ تم پیچیدہ رکھتے ہے عشق یعنی نہایت چمک سے اور حفظ اس کے قصد ظہور کے سرایت کرتا ہے اور وف میں یعنی اس عالم لغت ذاتی میں گرہ کھلی ہے اور سخت ہو گیا ہے حاصل معنی یہ ہیں کہ جو فیض عالم علی سے نازل ہوتا ہے اس عالم میں اس کو مسخر کرے اور اسکی قوت کو متلاشی کر دے۔

دسواں لامعہ۔ بیان حقیقت دعوت ملکیہ اور اسکی شرطوں کا اجمالی اشارہ

اور یہیں سے واضح ہوتا ہے بہت سے اعمال تعریفہ کا سر اور اسکی کیفیتوں اور شرطوں کا کہ ان شرطوں کی تفصیل و توضیح کرتا ہے کہ حزب البحر دعوت ملکیہ کے قسم سے ہے اور دعوت نام اس سبب کا ہے جس کے سبب عالم کا نظام موافق ہو ساتھ امر کے اسکی دعوت کریں اور یہ تدبیر طبیعہ بطریق نسبت قوت کے نظامیت عالم پر نہیں ہوتی بلکہ اپنے شیئیں اور اپنے احوال کو مناسب کرتی ہے مصلحت کلیہ کی سو اسیطرح کہ اصل نظام عالم کا تدبیر الٰہی سے ہوا ہے اور یعنی تدبیر کبھی فوق کرتا طبائع و خواص کا ہے صور نوعیہ کے عالم میں اس تدبیر مطلق کے اور اس کا قاعدہ ہے ایسا کہ تمام و کمال اسکی معرفت انسان کے مقدور میں نہیں لیکن ہوا فق تجربہ اور الہام کے نکتہ دریافت کر لیتے ہیں مثلاً دریا کی طبیعت یہ ہے کہ لکڑی کو نہ ڈبوئے اور طبیعت ہوا کی تقاضا کرتی ہے کہ اگر وہاں میں پیٹ جائے اور گرہ لگا جائے تو قوی میل اپنے مقابل کی طرف اس سے پیدا ہو جب یہ امر اس قدر فراست و تجربہ سے دریافت ہو تو جیسا کہ لکڑی کی کشتی بنالی اور ایک باد بان خاص وجہ سے بنا لیا تو دریا کے اور ہوا کی طبیعت نے اپنا کام کیا مگر یہی وجہ ہے کہ ان کی مراد کبھی فوق ہو اور وہ کبھی ہے بوجہ اٹھنے اور کسی شہر مقرر کی طرف لیجانے اسی طرح صاحب دعوت یعنے اعمال و اذکار کی ہیئت مخصوص بناتے ہیں جو ہیئت میں مناسبت ملائکہ سے رکھے یا قوائے افلاک سے

بس تدبیر ہی بعد اس کتب ہیئت کے تفحص کرنی ہے کہ اُس پر قابض کریں جیسے منسوبات ملکہ
یہ قوت قدک اور صورت حال مشابہ ہوتی ہے یہ کہ گرمی کسی جسم میں پیدا کریں اور وہاں سے
آگ کے آثار ظاہر ہوں اس لئے کہ آگ گرمی سے دوستی رکھتی ہے بیقدر اُس کو کھینچتی ہے یہ بیت
منے دعوت کے بطور عموم دعوت ملکیہ کے اصل وجہ مخصوص یہ ہیں کہ دعوت پڑھنے والا تشبیہ
پیدا کرتا ہے ملائکہ سفلیہ کے ساتھ جو زمین آسمان میں تصرف کرتے ہیں یہی کسی وجہ سے جوش رہت
رکھے اور داعیہ مراد اپنے دل میں یہی وجہ ہے کہ مناسب ہو داعیہ ملکیہ کے اسی وجہ سے کہ سبب
ہو بہ نام کے دوعی کے اور اُس تشبیہ کے تقویت کرتی ہے بہت سے عمل کہ اُن کو جو بعینہ ملائکہ
ایسی چاہئیں بجود اُس کی نظیر کے اور اُس داعیہ کی تقویت کرتا ہے تلاوت اسما اور آیات
کی تلاوت ہے جو کہ بطریق نقول کے دلالت کرتے ہیں اُس داعیہ کی نوع پر اور بعض منسوبات اُس
کوکب پر کہ مراد داعی کے اس کی سعادت کے منسوبات ہے کام میں لاتا ہے اور تولیت وہ کیفیت
جو شرع شریف میں کسی مطلب کی تخصیص کی نسبت سے مخصوص کرتا ہے ... تعین عمل کے ہیں
اس مجموعی کے سبب عالم مؤثر ہوتا ہے یہ خلاصہ تدبیر ہی کے اُس داعیہ سے جس طور عالم میں ظاہر
ہوتا ہے ملائکہ کے دواعی کا اور اُس داعیہ رنگ اپنا اور ... عالم میں نازل ہوتا ہے اسی
طور اس داعی کے داعیہ کا رنگ عالم میں نازل ہوتا ہے دیکھتے ہیں وہ مطلوب ہوگئی اور عالم کو
تسخیر کیا ہوا اُس میں تصرف کیا اس تقریر سے دعوت ملکیہ کے ارکان معلوم ہوگئے کہ پانچ ہیں ملائکہ
سے تشبیہ اور وہ ہی داعیہ کا ہونا اور ہمت کی ... کھولنا ادھر کو اُٹھانا اور اسما و آیات کا تلاوت کرنا اور
اس تلاوت جو ... منسوب ہے اُس کو ... اور قبولیت ... روحانیہ کے وقت
تصور کرنا اعمال تصریفیہ کا جو اصحاب دعوت ملکیہ سے تو ہم میں جیسے ابوالحسن شاذلی سے کہتے
... اور ابو ... حسن معروف ہیں سب بھری ہوئی ہیں ان پانچوں شرطوں کی
رعایت سے اعمال تصریفیہ کے نقشے میں ... کا راستہ کھلا ہو ہے جیسے طبیب قرابادین سے نسخہ
نکال لیتے ہیں اعمال جو شریعت میں ہیں جیسے جمعہ کے روز نہانا اور اچھے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانی
اور سویرے مسجد میں جانا کہ ایک قسم اعتکاف کی ہے اور استغفار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول
ہونا اور نفل نماز پڑھنی اور خطبہ سننا اور جمعہ کے فرض بڑی جماعت سے پڑھنے یہ سب باتیں تشبیہ ملائکہ
کی قسم سے ہیں اس فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ اس وقت سے جب صبح صادق طلوع ہو روشنی ہونے تک
صبح کے مقابل بیٹھنا اور اس نور کی شعاعیں لگائے رکھنی اور یا نور کو ... پڑھنا ایک ہزار بار اس

اُس ... کو قوت ہوتی ہے اور حدیث نفس کو دور کرتی ہے واللہ اعلم اور بعضے عملوں کو
... اور ... سے پاک رہنا اور غذا لطیف جو ... سبک ہو جو کیفیتوں کو آرام ...
... پیدا کرے اور نفس کی باتوں سے دور ہونا اور ... کا خطرہ دل میں نہ آنا ان سب
... تشبیہ ہوتا ہے داعیہ بہیمیہ نفس کی خواہش شہوت ... سبب سے ہوتی ہے۔
... ملکیہ ... میں ... ہے سبب انتظام خیر کی معرفت کے و ہیئت کو ایک ... پہنچنے سے
... کہ شمس سعادت شمس سے منسوب ہے اور ... سعادت مشتری سے منسوب ہے۔ اور شمس
... اور مثلث ... اور محبوبیت کے وقت آدھی رات اور طلوع صبح کا وقت
... اور وقت زوال شمس کے بعد ساعت ... اور وقت غروب آفتاب ... اور رمضان شریف
کے عشرہ کے ... اور ساعت مرجوہ جمعہ اور شب برات۔ اور عشرہ عرفہ۔ اور بعضے
دعوت مجوب ... کا اعتبار کرتے ہیں اور پسندیدہ وہی ہے جو پہلے اول کہا اور ہیئت سے میوہ
... مزہ۔ اور درخت ثمر ... حاضر کرنے۔ ... اعمال تصریفیہ میں مدد ہو ... سعادت
... کے مناسب ہے۔ اور طبیب ... سعادت زہرہ کے قریب ہے۔ اور پرانے مقبروں کی خاک
اور وحشی ... جیسے گدھے زحل کے قریب ہے۔ اور مرغ کا خون اور درندوں کا چمڑا اور ...
... گوشت مریخ کے قریب ہے۔

گیارھواں باب حزب البحر کے بعض خواص کے بیان میں جو اس فقیر نے نور توفیق سے دریافت کئے ہیں

اُس کے امتحان کے ... اور ... کی کے حزب البحر کا حکم ... عمل ... میں جاری ہے
اُس کا یہ طریق ہے کہ اُس شعر کو پہچانے جو اُس کی ... کے مناسب ہو۔ اور اس بات کا
... صورت مثالیہ کے دیکھنے سے جو ہمت رکھنے والے کے ذہن میں آتی ہے اور اُس
... ہے ... وقت ... کو ایک ... مناسبت ... بعد اس کے تقویت کرتی ہے اُس
... اور ... مراد کا تصور کرے اُس شعر کی تلاوت کے ضمن میں اور جب اُس شعر کو
... صورت خیال میں ... اور اس کو ... پڑھے ... سات دفعہ یا تین بار
... کا نقش ... ہو اور ... کے مناسب ہو وہ تلاوت کرے اُس کے
... مناسب ... اس کے ... پڑھے اس کے ... حزب کو تمام کرے۔

اور کچھ مضائقہ نہیں اگر ہم اُس کے بعض موقعوں پر آگاہ کریں تو بیشک لفظ رحیم تک مدنی کرتی ہے
حفظ پر اور فہم اور وسوسوں کے دُور کرنے پر اور اسی طرح سَنُلْقِی الْعَظَمَة کے دُور کرنے میں
اور لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى اَكْثَرِ هِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ظالموں کی آنکھوں سے چھپنے میں
اور اسی طور بِسْمِ اللهِ سے مَسْحُورُونَ تک اور لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ ہے واسطے دشمنوں کے
ساکت کرنے کے اور اُنکے نہ پہنچنے کے مفید ہے اور اسی طرح طٰسٓ سے لفظ یرجعون تک
اور واسطے تسخیر ملوک اور امیروں کے اور رزق کے غیب کے واسطے اور جو کام کہ ہوجسکی تدبیر نظر نہ آئے
اور جو سخت بیماری کہ اس کا علاج نہ ہو سکے لفظ تَبَسَّمْتُ سے لفظ مسنونٌ تک اور واسطے لفظ غیب کے
اور واسطے امر پوشیدہ کے کشف کے اور واسطے طلب اور زیارت کے جیسے دن کا حال معلوم کر۔
اور باقی یہ ہے حب: وظیفہ حزب کے لفظ قدیر تک اور جو آیت کہ مناسب
لفظ غیب ہے یہ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ الآیہ اور تمام حصہ پڑھنے
کے لئے وکفایت بہت سے مُلْتَقِمَیْنِ لَنَا مُطْهِرًا ہ اور واسطے میاں بیوی کی محبت کے واسطے
اور دونوں ناراض ہوں ایک دوسرے سے اور جو دو شخصوں میں تنازع ہو۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ اور جو شخص ایسے حال میں مغلوب ہو کہ آداب شرع کی نگہبانی اس حال میں مشکل ہو اس
آیت کو بہت پڑھا کرے اور جو شخص بیکر بھاگ جائے اس کے واسطے یہ ہے وَجَعَلْنَا مِنْ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور دشمنوں
کے ساکت کرنے کو بیچ لفظ حٰمٓ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ تک اور جو لوگ موں سے بچنے کو بِسْمِ اللهِ
بَابُنَا اور واسطے دفع نظر بد اور جادو اور بیہت اور ہم کے سَتْرُ الْعَرْشِ اور واسطے علم مدینہ کی
طلب کے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اور واسطے دفع ہم اور درندوں کے اور دردوں کے بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ اور واسطے مکاروں کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور باغ اور گھر کی آبادی کے واسطے
اور جو کچھ اس قسم سے ہو۔ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ دُشمن میں لکھنا چاہیے اور واسطے حفاظت متاع و اسباب
کے فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا اور لفظ غیب کے واسطے بھی اِنَّ وَلِيِّيَ اللهُ تک اور دفع قید اور
اس کے مثل کو حَسْبِيَ اللهُ اور واسطے خراب ہونے اہل فسق کے گھر کے پرانے سفیرہ کی خاک وہاں
کی بے سقف بنائے اُس کے ایک طرف شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝
اور دوسری طرف کو فَسَاءَ قُطِعَتْ لَعَنَهُمُ يُرْجَعُوْنَ تک لکھے اور اس گھر میں ڈالے اور واسطے
دشمنوں کی شکست کے اسی آیت کو شن کے دونوں طرف لکھے اور ان سے کہہ سے کھوئے اور

اپ کے دل میں ہیبت ڈالنے کو بِسْمِ اللهِ النَّصْرِيَا کا اور حٰمٓ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ تک
اور دست میں لکھ کر اپنے بازو پر باندھے اور درد کے واسطے سات مرتبہ وَذَهَبَ لَنَا جدا اس کے
بعد سَقْفٌ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ
اور اس عورت پر دم کرے اور واسطے درد کے سات بار وَذَهَبَ اور سو مرتبہ يَا قَوِيُّ
بات بہت دراز ہے تھوڑی بات اس لئے کی ذہن میں چھوڑ دی ہوں۔ اور میں تعجب کرتا ہوں
ان سے جو ورد حزب بحر کے مقدم اور ختم پر پڑھتے ہیں اور واسطے قوت بعضی جلالیہ
اور کے واسطے جمالیہ پڑھتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ شیخ نے بسبب علم وسیع کے سبب خود
یہ مراتب کی رعایت بھی نہ کر کے ابتدا کرتا ہے۔ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اللہ سے ختم کرتا ہے
اللهُ اور بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور کلمہ عین کے بریں کا جواب ہے

بارھواں باب حزب البحر کی اسناد میں

اور یہیں ظاہر ہوتا ہے کہ سوا اس وظیفہ کے ایک اور بھی اس کا طریقہ ہے ہیں امور میں اسناد
اور بہت طریق ہیں اور ان سے حزب بحر کی اجازت دی ہمارے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی نے
اور میں نے پڑھی ہے حزب بحر شیخ احمد نخلی سے انہوں نے مجھ کو اس کی اجازت دی روایت اور
اجازت کی رو سے جو انکو شیخ عیسیٰ مغربی نے دیئے تھے اور ان شیخ عیسیٰ مغربی کو اجازت اور
روایت ہے ابو الصلاح علی بن عبد الواحد انصاری سے انکو ابو العباس احمد مقری سے انکو اپنے
ابن سعید بن احمد مقری سے انکو ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الجلیل تنیسی سے انکو اپنے باپ سے
انکو ابو الفضل محمد بن احمد بن محمد بن مرزوق حفید سے انکو ابو طیب بن علوان تونسی سے ان کو
ابو الحسن محمد بن محمد بن احمد جرتی سے انکو اپنے باپ سے ابو خزیمہ قاضی بن سلطان سے انکو شیخ ابو الحسن
شاذلی سے اور بیضا شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار شاذلی سے اور ایضاً شیخ احمد نخلی کو فضل
ذریعہ محمد بن علی سے انکو شیخ سالم سنہوری سے انکو نجم غیطی سے انکو شیخ الاسلام زکریا سے
انکو عبد الرحیم بن فرات سے انکو تاج عبد الوہاب بن علی سبکی سے انکو شیخ ابن عطاء اللہ سے انکو امام
ابو العباس مرسی سے انکو ابو الحسن شیخ علی الشاذلی سے اللہ تعالیٰ ہمکو ان کے طفیل نفع دے آمین
اور اسناد صحیح دنیا میں بہت کم پائی جاتی ہے لیکن اس فقیر کو حزب البحر کے ایک اور اسناد بھی حاصل
ہے کہ اس فقیر کو قائم کیا ہے مقام میں شیخ ابو الحسن شاذلی کے اور متوجہ کیا ہے اُس تجلی

کی طرف جنبش کی قید بہت کھلی اور اُس نسبت سے جو شیخ کو حاصل تھی مقتبس کیا ہے اور شیخ کا مزاج اور اُس تجلی کے اقتضاء سے اُس نسبت کو فرض کر دیا اور حزب البحر کو مذکورہ کے کر دیا واسطے شاہدہ اس طرف معنی کے کہ وہ مجھے مل گیا اور میں نے اپنے سے اُسے اخذ کیا اور میرے نفس نے عمل کی تو ایک اس قسم کے بہت علم مشہود ہوئے اور کھلنے کے وقت ظاہر رہے وہ دیکھے تو ہم جو مقدمہ بابوں کے ختم ہونے سے اب مقصد شروع کرتا ہوں۔

مقصود

مقصد

کلمات حزب البحر کے شرح کرنے میں تحت لفظی ترجمہ کے۔ وہ جوان کلمات سے شاہد ہے مقصود ہے اور ان کی تفصیل کے اُس کے جوان کلمات میں متضمن ہیں اور وہ اسکے قول کے موافق تفسیر نہیں ہو تو جب ایک ایک آیۃ کو بہت سے محل پر رکھے اور جو اُس سے متعلق باریک باتیں ہیں اشارات کا علم اور معرفت اُس کے معنی و احوال تصریحیہ کے اعتبار سے تاکہ ظاہر ہو کہ کون سا کلمہ کس مطلب کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اللہ اعلم یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ۔ **ترجمہ** اے بلند مرتبہ اے بزرگ قدر اے بردبار دانا اے سو تو میرا پروردگار ہے اور تیرا علم مجھ کو کافی ہے پس میرا پروردگار بہت اچھا پروردگار ہے اور میرا کافی بہت کافی ہے۔ جس کو چاہتا ہے تو مدد کرتا ہے اور تو غالب مہربان ہے۔

لامعہ اولیٰ

لامعہ اولیٰ

شیخ نے چاہا کہ ان کلام میں توجہ کرے جانب حق میں ان بعض ناموں سے جو تدلی اعظم کے مدرک علیہ ہونے سے مشتق ہوئے ہیں اور اپنے نفس کو جنبش دے اور اُس پر جو صفت مشہود ہے چاہتا ہے اُسے حاصل کرے اس واسطے کہ یہ تو بہت ہی عجیب نسبت ہے۔

لامعہ دوسرا

لامعہ دوسرا شیخ نے ان چار ناموں سے شروع کی اس بات سے کہ ان چار ناموں سے نسبت تدلی کو ان چار ناموں کا ذکر جب نوبت نفس کی جنبش دینے کو وہ جو اسمیں پوشیدہ ہے اُس کے مستحضر کرنے کو پہنچی متعلق ہے علم علی سے اُس کی ہمت کو حقیقت تدلی اعظم سے علاقہ ہے اور اس کی ہمت کو جو زمین آسمان میں ہے اس سب کا جو مطلب ہے سب سے متعلق ہے اور اُس کی نظر ان سب تدبیرات پر ہے جو عالم میں اس تدبیر کلی کے جب نفوذ کے ہوئے ہیں جو عرش کے درمیان سے فرود کی جنبش زن ہے وہ شیخ اسم اعظم سے متعلق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اُس کی

کہ ملکی عظمت کا فلک میں ظہور ہے کہ بہت اللہ کے نیک بندے اس کے مطیع ہیں اور ملکوت میں اُس کا ذکر ملائکہ میں پھیلا ہوا ہے اس لئے کہ ملاء اعلیٰ کی ہمتیں متوجہ ہیں اُس کی تکمیل اور آسانی کو اور اُن ہمتوں سے ملاء سافل کے نفوس میں تری اور رسا و سرایت کئے ہوئے ہے اور وہاں سے الہام منعقد ہوئے ہیں اور اس مسئلہ کی حدیث صحیح شاہد ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ندا کرتا ہے آسمان و زمین میں اُس کے قبول کی اور شیخ متحقق ہے اسم حلیم سے کہ شیخ کے مزاج میں خلق حلم غالب ہے اس لئے کہ شیخ جنود زہرہ میں سے ہے کہ دم بدم بڑھتا ہے اور اپنے جی میں چمکتا ہے نہ کسی ستانے والے کو سزا دیتا ہے اور نہ کسی سے انتقام رکھتا ہے ورنہ کسی سے بدلہ لیتا ہے اور شیخ متحقق ہے علیم کے اسم سے کہ شرع کے علوم کسبی اور علوم وہبی لدنی سے جو حصہ ملا ہوا ہے اور ان علموں سے خوش ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ سب اُس کے نفس سے جوش زن ہیں۔

ہاں یہ امر جان لینا چاہیے کہ تدلی اعظم ایک وجہ سے وجوہ تشبیہ سے بمنزلہ آئینہ کے ہے جو عارف اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے پہلے وہ ہی اسماء اُس کو نظر آتے ہیں جیسے اُس کا جوہر بہت سے اصل جبلیت میں منضبط ہوا ہے پس اُس کے کلام میں غالب شرح و تفصیل انہیں اسماء کی ہوگی اگرچہ اُس کی وسعت علم سب اسماء کو پہنچتی ہے۔

لامعہ تیسرا

لامعہ تیسرا شیخ ان کلمات سے کہ انت ربی و علمک حسبی آ نسبت تجلی حقیقت کو اور اُس کے اسرار کو اسواسطے کہ اس نسبت کی حقیقت معرفت ربوبیت کی ہے اور اس پر بالکل بھروسا کرنا اور اُس کو اپنا کارساز جاننا اور اُس نسبت کے آثار ظہور اللہ کا متولی ہونے کا ہے سب باتوں میں جو اس شخص سے منسوب ہیں لیکن اس نسبت میں تین جزو ہیں جیسے شہد میں روغن اور مشک ملائیں تو چکنائی روغن کی اور مٹھاس شہد کی اور خوشبو مشک کی ہوگی اور ان کے مرکب کرنے سے حالت مطلوبہ بہم پہنچے گی تو اسی طرح معرفت ربوبیت کے سر سے ہے اور اُس پر بالکل بھروسا کرنا قلب کا کام ہے اور اُس پر راضی ہونا اور لذت اُس کی اٹھانی اس سے کہ ربوبیت پہچانی جائے اور اس بھروسے کو اچھا جاننا روح کا کام ہے۔ اور ان کے جمع ہونے سے حالت اتصال حاصل ہوتی ہے شیخ چاہتا ہے کہ اشارہ اجمالی کرے ان کیفیتوں کا اپنی نسبت کو مع سب اجزاء کے مستحضر کرے تو لفظ انت ربی میں ربوبیت کو یاد کرتا ہے اور لفظ علمک حسبی میں اپنے بھروسے کو اور فنعم الرب ربی و نعم الحسب حسبی میں لذت اٹھاتا ہے اُس معرفت اور بھروسے کی۔

جامعہ چوتھا شیخ کی مراد طلب کرنے کے محل میں اور سوال کی تمہید میں اسم رب کو لایا اسواسطے کہ رب مقتضی ہے مربوب کی تربیت اور کمال کے درجے کو پہنچانے کا اور قبول کرنے کا دعاے حالی اور دعاے قالی کا کہ وہ دعاے حالی کا سبب ہے اس لیے کہ اسی سے پیدا ہوتا ہے اُس کی یہ مثال ہے جیسے درخت کا ہر پتہ طبیعت شجریہ سے راہ رکھتا ہے اور اسی راہ سے جسم برگ کو وہ پہنچاہے تو اُس راہ کا نام باعتبار طبیعت شجریہ کے ربوبیت ہے اور باعتبار برگ کے احتیاج سوال اس برگ کی استعداد ہمیشہ بچہ کی طرح پستان تربیت کو چوستی ہے اور پستان تربیت خاص دودھ دیتی ہے اگر اس برگ کو قوت ممیزہ ہوتی تو وہ راہ اُس کی قوۃ علمیہ میں سمایہ پہنچتی وہ سوال قالی ہوتا صاحب نظیر کے نفسوں میں وہ حرکت وحدت کہ فی الحقیقت ترشح اور رسوخ جبلی ہے بہت تاثیر رکھتا ہے اور وہ ہزرواں حصہ ہے وجود مرادات کے پورے غلبہ کا۔

جامعہ پانچواں شیخ اس کلمہ سے کہ مثل جسی اپنے نفس کو مقام توکل اور تفویض پر دلاتا ہے بنی آدم سے مراد لگتے ہیں گمان توکل کے بھولنے کا ہے اسی سے شارع نے حاجت مانگنے سے پہلے نماز اور دعا شروع کی ہے تاکہ اس زہر قاتل کے واسطے وہ تریاق ہو اسی طرح عارف جمع الجمع کے رتبہ کو پہنچا ہوا ہے اور سبب توکل کے ساتھ اُس کے حق میں بڑا نہیں ہے اور سوال تفصیل مراد سے اُس کے واسطے تقدیر کا حجاب نہیں ہوتا پہلے مسند توکل کو اپنے میں جنبش دیتا ہے اور نفس کو اُس کے واسطے سے ہشیار کرتا ہے اسواسطے کہ ایسا ہو کہ تفصیل سوالات میں اپنے مقام کے صدق سے گر جائے تو یہ نفس کو جنبش دینا اس کو گویا صلوۃ حاجت ہے اور تریاق کے مانند ہے۔

جامعہ چھٹا شیخ اس مقام میں خاص اُس کلمہ کو یاد کرتا ہے جو بوقت آگ میں ڈالنے کے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زبان سے نکلا تھا کہ حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُهٗ بِحَالِیْ یعنی اُس کا علم میرے حال پر میرے سوال سے کافی ہے اور یہاں سر یہ ہے کہ جب کوئی کامل کسی کلمہ التجا کرتا ہے حضرت غیب میں اور وہ کلمہ مقبول ہوجاتا ہے اور ملاء اعلیٰ کی ہمتیں اُس کی حاجت روائی کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو ملاء سافل میں اُس کلمہ کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اور پیچھے اس کے اعمال نامہ میں خوب چمک رنگ سے لکھتے ہیں اور وہ بات اس طور جیسے شہد برتن میں سے رستا ہے اُس کی تری جماعت ملائکہ کے نفوس میں کچھ سرایت کرتی ہے اور سب اُس کلمہ کی عظمت سے واقف ہوجاتے ہیں

دینی کو اُنہی کے واسطے اس سے بہتر کوئی وسیلہ ممکن نہیں اور یہاں سر یہ ہے کہ فَہُدٰىہُمُ اقْتَدِهْ کا روشن ہوتا ہے اور انبیاء کی مناجاتوں کے ذکر کی نسبت خصوصاً اس نظم سے جو قرآن عظیم میں حکایت کی گئی ہے عبرانی وفارسی میں نہیں ایسی واضح ہوتی ہے بلکہ عوت کو اس کا بہت اعتبار کرنا چاہیے جیسے ذوالنون کی دعا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور ایوب کی دعا اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور دعا زکریا رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ حضرت موسیٰ کی دعا رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ ... مقام جمال میں اور رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مقام جلال کے مقام میں اور حضرت عیسیٰ کی دعا رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا اور حضرت نوح کی دعا اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مقام جمال میں اور رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا مقام جلال میں اور حضرت آدم کی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

جامعہ ساتواں جنود زہرہ میں جو حضرت متصور ہے اور طلب استعدادی اور سوال دینی کا اس مزاج کے لوگوں کو تقاضا کرتی ہے خلقت سے کمال مستغنی ہے اور اپنے رب کے سوا سب سے نیاز ہونا اور یہ کہ دوستی اور مہربانی صفت کے نفوس میں پڑے سوا کسی تخصیص کے کہ ان کے ساتھ تعظیم سے پیش آئیں نہ قہر اور ان کو فنا کرنا اور نہ ان پر تصرف مالکانہ کرنا اور قصد کی افراد بشر کی طرف اُنکی خصوصیت کے ساتھ چونکہ بلحاظ ایک گروہ کا عین پر نصرت ہو یہاں حضرت ہے اسلئے شیخ نے یوں نہ کہا تنصر نی علی فلان اور فلان یا علی اعداء یا علی کیونکہ یہاں مقصود حسن و کمال شخص کا ہے کہ بسبب بعض افراد بشر کے روشن ہوجائے اب کرنا اسکا جس کا تصور کیا گیا ہے اور نہ اُس کا اُلٹا حال اور مقہور ہونا۔

آٹھواں جامعہ جو شخص جنود زہرہ میں سے ہے اُس کا تجربہ بہت گہرا ہوئے کشادہ ہوتا ہے ... رحیم ... عزیز و غفور سے خدا کو یاد کرتا ہے نہ تو عزیز و قہار سے اور نہ غفور عزیز و حکیم سے کہ جو عزت زہرہ سے منسوب ہے وہ رحم و لطف و دوستی سے پیدا ہوتی ہے نہ بہت ... رحمت خدا سے کہ وہ مریخ کے منسوبات سے ہے اور عزت موصوف حکم و سلطنت و فرمان کی منسوبات آفتاب سے ہے لیکن رحیم بہت عام ہے غفار سے اسواسطے کہ رحم جب

پہنچنے سے گناہوں کے موافذہ کرنے پر بینہ کئے ہیں کے دور کر دینے کو مغفرت کہتے ہیں شیخ
نے نام کو خاص پر اختیار کیا اور ترجیح دی ہے اس جانب لیے کہ قرآن عظیم کا قہر کی ذات کمت م
کو نوں کے افراد ہے اسی سبب سے یہ کہ جسے عزیز قہر رکھتا ہے اور ایک جو عزیز و حکیم ہو کہیں
عزیز و غفار اور ہر کامل اپنے مقام کے موافق ایک آیت سے تمسک کرتا ہے اور وہ آیت اس کی
تلاوہ ہوتی ہے اور اس آیت کے قصاب سے ہوتا ہے۔

اوّل یا معہ جاننا چاہیے کہ یہ فقرہ جو ہے اس معنے کی صورت تشریع اس فقرہ سے
ملحق ہے مناسب رکھتی ہے نفوس کی اصلاح و تربیت سے یہ تو اس امر کی صلاحیت رکھتا
ہے کہ جو بادشاہ ہو ملیں یہ چاہیے کہ اپنی رعیت اس سے موافق ہو اور مخالفت نہ کرے اور اس
سے محبت رکھیں اور موافق شرع اور عقل کے اس کی تربیت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ غیب سے
اس کے کام بنا دے چاہیے کہ اس فقرہ کی مواظبت کرے اور اس پر بھروسہ کرے نسئلک
العصمۃ فی الحرکات والسکنات والکلمات والارادات والخطرات من الظنون
والشکوک والاوھام الساترۃ للقلوب عن مطالعۃ الغیوب **ترجمہ** ہم طلب کرتے
ہیں تجھ سے اپنے نفسوں کی نگہبانی سب حرکات و سکنات میں جو ہمارے اعضا سے پیدا ہوتی
ہیں اور سب باتوں میں جو ہماری زبان سے نکلتی ہیں اور سب داعیوں اور خطروں سے جو
ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں جیسے بُرے بُرے عقیدے اور تردد اور حیرتیں اور شر سے اُن
اعتقادوں اور تردد کے وہموں سے اور اُن وہموں سے جو دلوں کو ڈھانک دیتے ہیں۔ اور
باز رکھتے ہیں مطالعے سے حق علموں کے اور تدبیر یا حکمت کے جو غیب میں مستقر ہے اور
عوام اُس کو نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے۔

پہلا یا معہ سچے عقیدے اور جھوٹے عقیدے اور خطرے اور وسوسے اچھے راستے کے
بری راہ کے ایک بڑا لشکر ہے اللہ کے لشکروں میں سے کہ بنی آدم کے نفسوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا
ہے تاکہ اُنکو درجات قربت و ہدایت میں پہنچائے یا عذاب دوری و گمراہی میں تو یہی صورت علمیہ
قوائے باطن میں منتقش ہوتی ہے اور قوت قلب اس کی یار ہوتی ہے دونوں سے مگر کسی چیز کی
رغبت یا کسی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور وہ رغبت و نفرت پھر مزاج قلب و طبع اور بعد کے
ملتی ہے اور اُسے تاکید ہوتی ہے اور وہ روانی ہوتی ہے دل کی طرف پس داعیہ جنکو ارادے
کہتے ہیں اور حدیث نفس جسکو خطرے کہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اگر یہ نفس اعتقادات

... ہے وہ شک اور تردد اور حیرت اُسے کچھ نہیں اور اُسے وہم پریشان کرنیوالے نہیں
... امور وسوسے بہت ہیں اور تمام کو قرب و نجات بخشی آتی ہے اور جو نفس میں
... عقائد سچے ہوئے ہیں اور حیرت اور تردد اور عجز اور وہم نفس کے پریشان کرنیوالے ہیں سو
... حق و گمراہی اور خدا سے دوری ہے سو نفس کے تحرکات و سکنات نادرجیہ
... ن وجنگ و شان و بہادری اور نامردی اور سخاوت و بخل اور ظلم و عدل سے
... سب نیرنگ ہیں اور درمیان فیصلے لشکر کے مقابلہ اور مقاتلہ واقع ہے ایک غالب
... اور دوسرے کو شکست ہوتی ہے اس واسطے شیخ نے یہ جو سوال کیا اصلاح حرکات
... سکنات اور دواعی خطرات کا کیا

دوسرا یا معہ اعتقادات فاسدہ کی حقیقت یہ ہے کہ قلب کہے کسی امر کو جو صرف واقع ہو
... مطلب کی حقیقت یہ ہے کہ حقیقت کے اور کسی ... جزم ہو تو وہ شبہ ہے اور وہم سے
... قوت مجردہ کو روک لیا اور اس کو حق امروں کے جاننے کی قصد نہ کی اور حقیقت
... کی یہ ہے کہ نفس اور وہم میں احتمال ضعیف پیدا ہو اور نفس کو اطمینان اور رغبت کی سے
... اور اُنکی مزاحمت حرکات و سکنات کی مثال یہ ہے کہ شاید یہ شخص چاہتا تھا کہ جہاد
... کو وہ خوب یہ یہی منکر کرے اس کے خیال میں آیا کہ کافر لوگ گناہ گار جو کچھ کرتے ہیں سب
... سے ہے میں کیوں منع کروں تو یہ مزاحمت ہوئی ان کے داعیوں کی جو جہاد اور
... کے سبب میں وارد ہیں یہ وہم کافروں اور گنہگاروں کے غلبہ کا پریشان کرے اور
... کلمہ حق کہنے سے یہ باتیں مزاحمت کرتے ہیں اور اسطرح رد ے وخطروں کو تم دیکھ
... آدمی تم ہر شب ایک ذرع کی مقدار جگہ میں سوتا رہتا ہے اور اس کو کچھ اذیت نہیں ہوتی
... تو اس کے ذہن پر وہم غالب ہو جاوے کہ میں اس جانے سے نہیں نکل سکوں گا تو مخوف
... ہے بلکہ نزدیک ہے کہ مر جاوے اور آدمی ایک تنہ درخت کی مقدار زمین پر پڑا ہوا آمد و رفت
... سی تنہ درخت کو دو دیواروں پر رکھ دیں پل کی طرح تو وہم ہوتا ہے گر پڑنے کا ہرگز
... نہیں چل سکتا اور جو چلے تو بے اختیار گر پڑے۔

... یا معہ اعتقادات فاسدہ اور تحیر و وہم وغیرہ کی دو قسمیں ہیں ایک تو باعتبار
... وہ یہ ہے کہ ان اشیا کو پیدا کرنا اس سبب سے کہ قواے فہمیہ اور ستجیہ قوۃ فقہیہ
... جاتے ہیں اور ملکوت میں کچھ اس کی اصل نہیں ہے کہ اس اصل کا سایہ ہو کر

رسالت نازل ہوئی ہو۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا
لَهَا مِنْ قَرَارٍ یعنی مثال بری بات کی جیسے ایک گندہ درخت ہے اوکھاڑ لیا اوپر سے زمین کے
اس کو ٹھیراو نہیں ہے بخلاف اعتقادات حقہ کے اور اطمینان کے کہ اُن کا نفس ناطقہ مقتضی ہے
موافق حیثیت کے اور رنگین ہونا جبروت و ملکوت کے رنگ سے اس کا نتیجہ ہے۔ موافق
کسب کے قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا
فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا یعنی مثال اچھی بات کی جیسے ایک اچھا درخت
ہے اُس کی جڑ مضبوط ہے اور ٹہنی آسمان میں پھل لاتا ہے اپنا ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اور
دوسری خاصیت باعتبار تاثیر کے ہے، اس شخص کے واسطے ہیں کہ اُسکے وجود کی فرع ہے سو وہ مستمر
قلوب ہے مطالعہ سے غیبوں کے اور دلالت ہے اس شخص کا ہے مقام کشف دانش سے کہ جو شخص
کی تاثیر قبول کرنے سے جبروت و ملکوت کے حاصل ہوتا ہے۔ اسی خیر خصلت کو شیخ نے
ذکر کیا اس واسطے کہ اُس کو انہیں امور کی شکایت ہے کہ مزاحمت کرتے ہیں فعل جوارح
اور قلب اور زبان کو یہ صفت ہے اُسکی تخصیص ذکر کے سبب ظاہر کلام کے اور علت اُسکی بسبب
باطن کلام کے یہ ہے کہ شیخ اُس جماعت میں سے ہیں جو تدلی اعظم سے آنکھیں لگائے
ہوئے ہیں اور مبادی و اسباب کی طرف شیخ کے نسبت کا معتقد نہیں ہے۔

چوتھا معمہ عصمت کا سوال سب بنی آدم کو یکساں ہے خصوصاً ان لوگوں کے جو سلوک راہ صوفیہ میں آئیں تصوف کی راہ چلنے کی توقع رکھتے ہیں اُنکو عصمت کا سوال بہت ضرور ہے خواہ عارف معتقد اس کے شیخ کامل اور دوسری کو کامل کرنے والا ہو خواہ مبتدی ہو جو راہ مستقیم میں چلنا چاہے اور خواہ عوام قوم ہی سے کہ عارف معتقد اچاہتا ہے کہ اُن کو اپنے خداداد تصرف سے مستقیم راہ میں داخل کرے تینوں فریق کو عصمت کے سوال کی بہت بڑی حاجت ہے اسی واسطے شیخ نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ سے حرکات سکنات واردات و کلمات میں عصمت کا سوال کیا کہ ان امور میں کثرت مبتلا ہوتا ہے۔

پانچواں معمہ عارف معتقد اپ چند کہ صبغۃ اللہ کے نور کے طریقوں سے مہذب ہے اور شہ کے توتی میں ہے اور خاص کی پناہ میں ہے لیکن اس کو کتنے ہی حادثے کثیر الوقوع پیش آتے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے اُس کے سر میں قوت یقین مستقر ہے مگر خیال و وہم سر کی اطاعت نہیں کرتے اور اتصال کی حالت نہیں حاصل ہوتی اور اس کو تفرقہ کہتے ہیں او

…ن سے جو حدیث شریف میں حضرت خلیل سے منسوب کی وجہ ہے قَالَ رَسُول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ … ہم بہت سزاوار ہیں شک کے ابراہیم علیہ السلام سے، اشارہ ہے اس آیت کی طرف أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي یعنی حضرت ابراہیم … م نے جناب الہٰی سے عرض کیا کہ کیونکر زندہ کرتا ہے مردوں کو تو اللہ نے فرمایا کیا تو ایمان … تو انہوں نے کہا کیوں نہیں لایا لیکن اس لئے عرض کرتا ہوں کہ میرے قلب کو … ن ہو جائے تو پس جب سر میں یقین جما تو ایمان تو پورا ہو گیا لیکن جب تک اُس سر کی وہم … اطاعت نہ کریں اور موافق نہ ہوں دل کی تسلی میسر نہیں ہوتی اور ان میں سے ایک یہ … کہ سخت درد کے وقت یا بہت تندرستی کے وقت سر تو اپنے یقین پر جما ہوتا ہے اور … اس کی موافقت نہیں کرتا اور مقام صبر کا میسر نہیں ہوتا اور کبھی حدیث نفس کا غلبہ … ہے و… کی حلاوت نہیں حاصل ہوتی اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کو بشارت … ن ہوتی ہے اچھی مطلوبات کی اور طبیعت بشریہ اس سے ممتزج ہو جاتی ہے اور اس … ت خیر کا بر آنا بہت طرح سے خیال میں آتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے … میں دیکھا کہ دین کا ظہور ہجرت میں ہے ایسے قریہ میں جس میں بہت کھجوریں ہیں اور … کو گئے اور کبھی ہجر اور حقیقت میں وہ قریہ مدینہ مطہرہ تھا اور اسباب میں یہ آیۃ نازل … وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ … کے ذیل میں یہ جان لینا چاہئے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عزیمت پر عمل … نزول فرماتے میں کبھی مباحات اور مکروہ پر عمل فرماتے تھے۔ اس لئے کہ بیان … ت کا بہت اچھی وجہ پر واقع ہو جائے اور وہ مباح و مکروہ آپ کے حق میں عزیمت کی … م ہوتا تھا واسطے مقرر ہونے بیان شریعت کے اسی طرح احوال و مقامات میں خود بھی … منزل میں لاتا تھا جیسے بہت موقعوں میں اور اس کی پستی سے آگاہ کرتا تھا اس … صحبت پرہیزگار ہو جائے اور مستی میں جو اہل ارشاد لوگ ہوں ان کو عبرت ہو … میں نزدیکی کمال بندگی کی اس سے تمام لطائف کا حق ادا کیا جاتا ہے اور اس سے … ت صفت کلیہ کی پوری کی جاتی ہے امام و قائم ہونے میں کاموں کے موافق اختلاف … طاقتوں کے اور اس اسباب میں یہ آیۃ ہے۔ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ

لَوْ كَانَ الْيَوْمَ شَيْئًا وَلِيَّهٗ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - اور انہیں سے یہ ہے کہ کبھی اہل ارشاد کو کسی کام پر بہت ہونہیں سکے وقت یہ عام لوگوں کو وعظ و سخن کہنے کے وقت وہم گھیر لیتا ہے قوم کے اختلاف کا کہ کام میں اور دیر کرنے میں وعدہ وغیرہ کے جیسے حضرت یونس کو اتفاق ہوا، اور دفعی حاصل نہیں ہوتی اور کچھ پیش نہیں جاتی یہ مقام ہیں مقام اکثر پریشانی کے اہل ارشاد کے۔

چھٹا ہامعہ مبتدی کو وہم و ظنون کی مزاحمت کے مقام بہت ہیں انہیں سے یک اس وقت کہ ذکر و اوراد میں مشغول ہو اور کچھ نمایش قلب و روح و سر وغیرہ کے معاملات سے نہ دیکھے اور اس سبب قلق اور بیقراری اور نومیدی ہو اور انہیں سے جس وقت اصل نسبت حضور سے اس کو مشرف کریں لیکن طبیعت نفس سے یک سیاہ دھواں اٹھے اور اس حضور کو برہم کردے بسبب مجرد ہونے کے مادہ منی کا جمع ہو جائے یا بسبب کثرت برے خلطوں کے سوداوی کے جو غیر طبعی ہوں یا بسبب اشیا محسوسہ کے محبت و عادت کی اس حالت ایک عجیب قلق عارض ہو بلکہ بیٹھے وقت اپنے مارڈالنے کا خطرہ پیدا ہو اور ان میں سے اس وقت کہ لطیفہ قلبیہ کچھ آگاہ ہو جائے اور نسبت حضور سے مشرف ہو جائے اور وہاں حیرت و دہشت دامنگیر ہو اور یہ حیرت ساتھ حضور کے یک حالت پیدا کرے اور یہ توحید وجودی جانے اور ان میں سے اس وقت کہ اشیا کا مضمحل ہونا عین واحد میں اور امر واحد کا ظہور بہت صورتوں میں اس پر منکشف ہو اور ابھی مرتبہ حقیقت کے حکم سے ادب کا سرظاہر نہوا ہو تو حیرت ہیں رہ جائے اور کبھی ہوتا ہے کہ شرع اور عقل کے احکام سے باہر ہو جاتا ہے اور سچ کہتا ہے اور عمل خیر میں سستی و کاہلی کرتا ہے اور انہیں سے ہے اس وقت کہ توحید افعال کا سر کچھ منکشف ہو جائے اور سببوں کا سر ابھی کشادہ نہو ہو کہ نسبت کی نفی کرے اور ایسا ہو کہ اچھے کام بتانے والوں اور برے کاموں سے منع کرنے والوں سے رٹے اور تقدیر سے تمسک کرے اور ان سے ہے حدیث حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ تو تلاوت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا اور یہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے ابتدائی سلوک میں تھا۔

ساتواں ہامعہ عوام قوم کو قدم پھسلنے کی بہت جگہ پیش آتی ہیں انہیں سے یک یہ ہے

...ولی مرشد کو جو دیکھتے ہیں طبیعت کے احکام میں کہ کبھی بھوکا ہے کبھی پیاسا اور کبھی درد میں اور ... عورت کی خواہش میں اور کبھی گرمی ہو کبھی سردی میں اور جورو بچوں کی شفقت میں اور ایسی ... باتوں میں مشغول ہو تو ان کے معتقد میں فرق آجاتا ہے مَا لِهٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ اور ان میں سے یہ ہے کہ کبھی جس کا وعدہ ہوا اسے دیر ہو جائے تو بدگمان ... ہیں حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا ای ظنوا المؤمنون ... القوم ان الوحی لم یطابق الواقع اور ان میں سے یہ ہے کہ ولی مرشد سے طلب کرتے ہیں ... کو اور تصرف کسی امور میں اور اس سے وہ ظاہر نہیں ہوتا تو بدگمان اور بے اعتقاد ہوتے ... اور حقیقت میں ہر ولی سے وہ کرامات ظاہر ہوتے ہیں اس کے کوکب منتز کے منہ سب نہو ... کے سو قرآن عظیم میں بہت جائے مذکور ہے کہ نبیوں کی قومیں ان پر معجزوں کا اعتراض ... تھیں اور نہیں پاتی نہیں اور ان میں سے ہر کہ اس ولی کے معاملہ میں اور اولیا سے اختلاف ... ہیں کیا احوال و مقامات ہیں اور کیا خلقت کے ساتھ سلوک میں کوئی ولی متوکل ہوتا ہے اور ... کوئی کچھ نسبت اور کوئی ولی خلقت سے دوستی کرتا ہے اور کوئی ان سے کنارہ تو یہ ... میں رہ جاتے ہیں۔

آٹھواں ہامعہ کبھی تجلی کل سے یک خاص نور نازل ہوتا ہے اور اس شخص کے تمام قوی ... لیتا ہے اور یہ ایسے معنے کی طرف اشارہ ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ... نُوْرًا وَّ سَمْعِیْ نُوْرًا آہ اور جب یہ نور جگہ پکڑ لیتا ہے اس شخص کے قوی میں عصمت ... ہوتی ہے اور فعل کی نسبت کسی وجہ سے وجہوں میں سے خدا جل و علا کے ساتھ متحقق ... ہے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر ... قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ وَمَا رَمَيْتَ ... وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور وہ حالت عجیبہ کامل افراد بشر سے مخصوص ہے اس ... سے ایک بطن ہے۔

نواں ہامعہ جو شخص اچھے حال سے برے حال میں پڑ گیا ہو جیسے اسراف اور فسق اور ... حدیث نفس نے اسے پریشان کیا ہو یہ فقرہ نہایت اس کے مناسب ہے اس کا ہمت ... اسے ان بلاؤں سے نجات دیگا۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ... يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا

ترجمہ اس سبب سے عصمت کا سوال کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو بڑا امتحان عظیم پیش آیا ہے اور
ہلا دئے گئے ہیں سخت ہلایا جانا اور عصمت کا سوال کرتا ہوں بیما اسوقت کہ منافق کہتے ہیں اور جن
کے دل میں بیماری ہے کہ ہم سے خدا اور اُس کے رسول نے فریب دینے کو وعدہ کیا تھا۔

پہلا لمعہ لفظ فقہ میں دو واسطے سببیت کے ہے اور لوگوں کا بلا میں واقع ہونا اور اس ہول کا
ظاہر ہونا عصمت کے سوال کا سبب ہو سکتا ہے اور عطف اذ کا عطف کلام متقدم کے معنے پر
ہے سو اسطے کہ سوال عصمت کا وقت مومنوں کے امتحان کے وقت بھی ہے اور منافقوں کے
انکار کا وقت بھی اور اگرچہ سبب نہو مگر بوصف قرآن وقت کے اسواسطے ایسے ایسے مقام پر
وقت کو سبب کی بجائے ذکر کرتے ہیں جیسے تم نے لم اور اذ میں جانا ہوگا اسواسطے بیک کا عطف دوسرے
پر عقب معنے کے اُن دو وجہوں سے صحیح ہے اور یہاں شیخ نے موافق کتاب اللہ کی نظم کے قصد
کیا ہے سوا اسکے کہ کوئی نکتہ کے لفظ فقہ یا یاکہ اس کا ربط پہلے کلام کے ساتھ ظاہر ہو۔

دوسرا لمعہ یہ آیت قصہ احزاب میں نازل ہوئی تھی جس وقت کافروں نے مسلمانوں کا محاصرہ
کر لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کو خود بنایا تھا اور رسد بند ہوگئی تھی اور
ایک سخت حالت پیش آئی تھی مومن وعدہ کی تصدیق ہر چند مضبوط رکھتے تھے مگر وہم و خیال اُن
کی اطاعت نہ کرتے تھے اور مغلوبیت کے سببوں کی کثرت سے غیب کے وعدہ کا اطمینان میسر
نہو تھا اور منافق طعنے دیتے تھے جو نہ کہنا تھا کہتے تھے فوراً اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچی اور ایسی ہوا
چلنے لگی کہ کافروں کا حال پریشان ہوا اور مسلمانوں کے امر کو تقویت ہوئی اور بسبب اُس ہوا کے
وہ بلا دور ہوگئی اور وہ مصیبت جاتی رہی شیخ اسی آیت کو یہاں یاد کرتا ہے۔

تیسرا لمعہ غرض اس آیۃ کے یاد کرنے سے اور اس قصہ سے دو چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ سوال
کرنے والے اور دعا طلب کرنے والے کو یہ ادب چاہئے کہ جو حالت مطلوب ہو یا جس سے نفرت
ہو اپنی پیش نظر کرکے اُسے یاد کرے پیچھے سوال یا پناہ کے وقت تاکہ ہمت اُس حالت کو پہنچے اور
دعا کی تاثیر کو ہمت اصل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ واذکر بالسداد سداد السہم
وبالہدی ہدایۃ الطریق تو شیخ اس قصہ کے ذکر سے یاد مستحضر کرتا ہے اپنے امی سبب
دل کی پریشانی اور اپنے طریقہ کے منافقوں کا طعنہ اور اُس حالت نفرت سے بچ گیا ہے اور
اللہ تعالیٰ کرامت اپنا کرتا ہے جیسا ہم کہہ چکے ہیں کہ انبیاء کی سرگذشت اُنکی قوم کیا تھ جل
شانہ کے حال کو یاد دلاتی ہے دوسرے یہ کہ غرض ہے کہ اس قصہ کے ضمن میں رد کے اسباب

قوت دیتا ہے اور حسن ظن سے [illegible] کی رقت مطلب کو یوں کہتا ہے کہ جو حالت مجھے پیش آئی
ہے ویسی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی تھی اور کریم مطلق کے کرم نے اُس کا تدارک کر دیا تھا
مجھ کو امید قوی ہے کہ اسی طرح میری دستگیری کرے حدیث شریف میں آیا ہے حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ
من افضل الاعمال یعنی اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا سب عملوں سے افضل عمل ہے۔

چوتھا لمعہ بمقتضاء عمل تصریف یہ فقرہ دو باتوں کی صلاحیت رکھتا ہے ایک یہ کہ کوئی شخص
دل و پریشان ہو یا حدیث نفس سے اور ہجوم خطرات سے گھبرایا ہوا ہو اور اُس کا علاج چاہے تو
اس فقرہ کو پڑھے اور کرنا ملک کے فقرہ سے بہت کثرت سے پڑھے یا کوئی شیخ یا دشمن ہو یا اُسکو
نہ ہٹا سکے اُس کے دوست موافق یا دشمن منافق اُس کی شان میں قیل و قال کریں اور
اُس کو تدارک چاہے اس فقرہ کو پڑھے حاکر فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ کے فقرہ کو
[illegible] اس کے پڑھنے میں لفظ شدید میں صورت دوستوں کی اور اُنکی گفتگو کی یاد کرے
تو [illegible] بدل کا کرے اور جب وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ تک پڑھے
تو اُن کی صورت اور اُن کے مکر کا خیال کرے اور رد و ابطال کرے فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا
وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِيْمَ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ
وَالْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ
فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ **ترجمہ** پس ہم کو ثابت رکھ اور مدد کر ہماری اور ہمارا مطیع کردے اس
دریا کو جیسے تو نے مطیع کیا دریا کو حضرت موسیٰ کا اور جیسا تو نے مطیع کیا آگ کو حضرت ابراہیم کا اور جیسے
مطیع کیا ہو لوہے کو داؤد اور پریوں کو واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اور مطیع کردے ہمارے ہر دریا
کو جو ہے تیرے قبضہ میں زمین آسمان میں اور عالم ملک و عالم ملکوت میں اور دریا دنیا اور آخرت
کا مطیع کردے ہمارا ہر چیز کو اے وہ ذات جس کے دست قدرت میں ہے فرمان روائی سب چیزوں کی۔

پہلا لمعہ ہر چند اس دعا کے الہام ہونے کا سبب دریا کا قصہ ہے لیکن جو تربت کہ دریا سے
[illegible] نشاء کلیہ کا جو افراد مقصودہ [illegible] پر مشتمل ہے یاد کریں اس کا کہ بہت قصوں پر
[illegible] ہوا اس واسطے شیخ دعا کے آخر میں کہتا ہے وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ
الْاٰخِرَةِ [illegible] پڑھنے والے کو چاہئے کہ جب سخر لنا [illegible] کہے اپنی مراد کا دل میں خیال کرے بیماری
[illegible] ہو یا [illegible] ہوا ایسا جسکی تدبیر نے یا دو قوموں میں جنگ ہو

دوسرا ہامعہ تسخیر نشأہ کے نشأت ہیں سے یہ معنی ہیں کہ ملاءِ اعلیٰ سے جو موجودات
جاری ہوں اس شخص کی آسودگی اور اس کی مراد برآنے کو اُس نشأۃ میں تاکہ طبیعتیں اور
خواص اُس نشأۃ کے دعا پڑھنے والے کے نفس سے اور اس کی مراد کے خلاف نہ کریں۔ مثلاً
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ تھا کہ فرعون کی قوم سے رہائی پائیں ملاءِ اعلیٰ کی ہمتوں
کے سامنے دریا کے اجزا میں ہوائیں مخلوط ڈالیں کہ ہر طرف دریا کے ایک بڑے پہاڑ کی طرح
ہوگیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا ملاءِ اعلیٰ کی ہمتوں کے اعلان نے دریا کے
مسخر کر دیا۔ پہاڑ اُن کی تسبیح کا جواب بکتے تھے اور لوہا نرم ہوگیا کہ لڑائی میں پناہ بھی ہو اور ہل
داؤد کی معیشت کی وجہ بہت آسانی سے اور ہوا اور شیاطین کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا
مسخر کر دیا جہاں چاہتے تھے ہوا لے جاتی تھی اور جو کام چاہتے تھے دیو اُس کا سرانجام
کرتے تھے۔

تیسرا ہامعہ اُن پیغمبروں کا ذکر ہے جن کے لئے اللہ نے ان کے لئے مسخر کیا۔ اور سبب یہ ہے ایک یہ ہے
کہ مراد کو مسخر کرے ہوا اپنی آنکھوں کے سامنے موجود پانے دوسرا یہ کہ مراد بر آنے کی امید
قوی ہو جیسے ہم نے فقرہ تبلی مؤمنون کے فقرہ میں تقریر کی ہے پھر ان خاص چار پیغمبروں کا
ذکر اس سبب سے ہے کہ ان کا قصہ چاروں عنصر کی تسخیر پر مشتمل ہے دریا اور آگ اور ہوا تو
خود ظاہر ہے اور پہاڑ اور لوہے میں خاک کثرت اور تمام خاک سے ہے شیاطین کی ترکیب میں
ہوا غالب ہے اور بعد اس کے آگ ہے جب آسمان کے نیچے چار عنصر کے سوا یا جو ان سے مرکب
ہو کوئی موجود نہیں ہے چاروں کا ذکر کیا اور بعضے مرکبات کو بھی گویا شیخ کہتا ہے کہ چاروں
عنصر اور مرکب کو اپنے خاص بندوں کا مسخر کیا۔

چوتھا ہامعہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کو روٹی جب نصیب ہوتی ہے کہ تین سو ساٹھ
آدمیوں کی کوشش ہو لیتی ہے جب اُس کے مونہہ تک پہنچتی ہے ان میں پہلے تو میکائیل
علیہ السلام ہے جو رزق تقسیم کرتا ہے اور مینہ کی تیاری کرتا ہے اور آخر کو روٹی پکانے والا ہے۔
اور یہ مثل اس واسطے بیان کی ہے کہ خدا کے بندوں میں سے ایک بندے کے واسطے ایک نشأت
کی تسخیر کو بہت سے نشأت کی تسخیر چاہئے اُن میں سے بعضوں کو بنی آدم جانتے ہیں۔ بعضے
نشأت بمنزلہ مادے کے ہیں اور بعضے متلازم اور متجاوز اور بعضے اس کے آثار پورا کرنے والے
مثلاً خدا تعالیٰ نے کسی تونگر کو کسی فقیر کا مسخر کیا کہ وہ اُسے کچھ تحفہ بھیجے تو یہاں بہت نشأت

مسخر ہوئے ہیں جب فقیر کے ہاتھ میں وہ تحفہ پہنچا ہے اس واسطے کہ پہلے تو قوت علمیہ اس تونگر کے
چاہیئے کہ وہ اُس کے فقر کو اور اس کی حاجت کو اور ثواب اس کے دینے کا سمجھے پھر اس قوت
علمیہ سے قوت عازمہ بیدار ہو اور اس خطرے کی تقویت کرے بعد اس کے اُس کے پاس مال
ہر جہت سے جمع ہوا ہو کہ اُسے تحفہ بھیجنا آسان ہو بعد اس کے خزانچی مطیع ہو کہ وہ دیر نہ کرے
اور نافرمانی نہ کرے پھر اُس کو جس کے ہاتھ بھیجے مسخر کرے کہ وہ غلطی نہ کرے اور دیر نہ لگائے
علیٰ ہذا القیاس باقی نشأت ہیں کہ اُن کا ذکر بہت طول طویل ہے شیخ جو یہ سب مراتب لدنی
سے پہچانتا ہے اپنے سوال میں تعلیم کرتا ہے کہ سخرنا کل بحر و سخر لنا کل شیٔ۔ اور دوسرا کلمہ
پہلے سے بھی زیادہ عام ہے کیونکہ بحر تو ایک نشأ کلیہ اور مجموعہ کل کو کہتے ہیں اور شے فرد اور
مرکب پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔

پانچواں ہامعہ تسبیح کل بحر ھو لک و بامن بیدہ ملکوت کل شیٔ کے معنی یہ ہیں
تحقیق کرتا ہے اللہ کی قدرت اور جو یہ کو جو ہر چیز پر قادر ہے اور استحضار میں یہ فائدہ ہے کہ التجا کا
صدق اور دعا بھی متحقق ہوتی ہے۔ یہاں یہ جان لینا چاہیئے کہ ہر ایک شے کے واسطے ایک خاص
ملکوت ہے اور خاص شرعیت ہے اس واسطے کہ صورت نوعیہ اور صورت شخصیہ ہر ایک کا الگ
الگ مقتضی ہے اور قبض و بسط ہر نشأ کے صفات کا موافق اُس نشأ کی طبیعت کے ہوگا۔
مثلاً عالم کو جب نفس کلیہ نے ذات بحت سے قبول کیا جیسے آئینہ میں آفتاب کی صورت
منعکس ظاہر ہوا اُس کا قہر ان سب میں جو نفس کلیہ میں پیدا ہوگا اور ہر چیز میں اُسی چیز کی
صورت آیا اور اُس کا خاص فعل جو قہر ہے ہر جائے اُس جگہ کے رنگ سے رنگین ہوگیا قہر
اس ہر چیز کا اُس چیز کا ملکوت ہے۔

چھٹا ہامعہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ملکوت مثال کو ایک شخص کے واسطے مسخر کرتے ہیں اور
عالم شہادت کو نہیں کرتے اس کے وجود مثالی یا ریاست کسی مرتبہ میں مراتب میں سے اور قوائے
طبیعی جو اس شخص کے طالع میں پیدا کئے ہیں اُسے کوتاہ کرتی ہے خارج میں ظاہر نہیں ہوتا مگر
معانی یا تنہائی اُس کا اور ملکوت مثالی اس کا مسخر ہوا ہے لیکن شہادت نہیں ہوا اور ایسی
بھی بسا ہوتا ہے کہ سماوی تدبیر کو اس شخص کی مراد کے موافق بسط کرتے ہیں اور تدبیر
ارضی اس سے تنگی کرتی ہے تو مدبر السموات والارض کا حکم عدل یہ ہوتا ہے کہ تدبیر سماوی کو
منسوخ نہیں کرتے ہیں کہ تدبیر ارضی سے مناقضہ نہ کرے جیسے قوائے فلکیہ ایک شخص کے

کے سفید ہونے کا تقاضا کرے حالانکہ وہ شخص حبشہ میں پیدا ہوا ہے جیسے اہل لغت ہوتے ہیں کہ صورت شاہیہ کو دریافت کر لیتے ہیں تمام وسعت سے اور گمان کرتے ہیں کہ بقدر وسعت اُس صورت مثالیہ کی خارج میں حادث ہوگا اور اُس کی خبر دیتے ہیں اور قیاس سے اس حادث مقدار مقرر کرتے ہیں اور وہ غلط نکلتا ہے شیخ بسبب وسعت اپنے علم لدنی کے جو خدا نے اُسے دیا ہے اُن امور کو پہچانتا ہے اس واسطے کہتا ہے وسخر لنا کل بحر ہو لک فی الارض والسماء والملک والملکوت۔

ساتواں حامعہ تسخیر دنیا کہتے ہیں دنیا کے نشأت کے اثر قبول کرنے کو ملا دی گئی تو شکل کر دنیا کی سعادت جیسے مال زیادہ ہونا اور اولاد ہونا اور دولت اور عمر اور اطمینان نفس اور آسانی سے امور معاش وجود میں آئے اور بحر آخرت کی تسخیر سے یہ مراد ہے کہ شخص کی عبادت اس کے اعمالنامہ میں بہت اچھی طرح لکھی جائے اور اُس کے اُترنے کی جگہ کو ناقص نہ کر دے اور روح طیبہ صبین سے اس عمل کی صورت میں آئیں اور کچھ اور ہے اُس کو تھوڑی کو بہت بڑھنے اور زیادہ ہو حدیث شریف میں آیا ہے یربی کما یربی احدکم فلوہ یعنی اُس کی ایسی پرورش کرتے ہیں جیسے کوئی تم میں سے اپنے فرزند کو پرورش کرے اور قیامت کے دن تو ہ شاہیہ بموجب اس کی طبیعت کے شرح کرے۔

آٹھواں حامعہ اگر کچھ لوگوں کو اپنے دشمنوں سے لڑائی واقع ہو اور ہر ایک اپنی طاعت کے موافق عداوت اور دشمنی کرے اور ہمت کی کوشش سے ایک دوسرے پر غلبہ چاہیں تو یہ فقرہ اس کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس کے بہت تلاوت کرنے سے عین لڑائی میں لطیفہ غیبیہ پیش آئے اور دشمن پر فتح متحقق ہو جائے۔ اور اسی طرح کوئی کام بیچ اٹک جائے کہ اُس کی تدبیر سے عاجز ہوں یا کوئی ایسی سخت بیماری ہو جس کے علاج سے طبیب عاجز ہوں اس فقرے کی بہت تلاوت کرنے سے لطیفہ غیبیہ ظہور میں آئے وہ کام بن جائے اور اس مرض کو شفا ہو جائے خواہ وہ اسکو جس سے خواہ بن جائے اس سبب کے ظہور میں آجائے کھیعص اُنصُرنا وانک خیر الناصرین واتح لنا فانک خیر الفاتحین واغفرلنا فانک خیر الغافرین وارحمنا فانک خیر الراحمین واحفظنا فانک خیر الحافظین وارزقنا فانک خیر الرازقین واهدنا ونجنا من القوم الظالمین ترجمہ عالم شہادت میں آتی ہے صورت غیبیہ جو ملکوت میں تصور پہلے ہو چکی ہے اور وہاں سرایت کرتی ہے جیسے اور کمال غیب سے ظہور کرتے ہیں

در نفوس بنی آدم کے جب یہ قدس کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں اور یہ شرح ہے تسخیر کی اور بیان ہے اُس کے بعض سورتوں کے وقوع کا مدد کر ہماری اس لئے کہ تو ہی بہت اچھا مدد کرنے والا ہے اور [illegible] کر دے ہمارے کام اٹکے ہوئے کہ تو ہی بہت اچھا کام نکالدینے والا ہے اور بخشدے ہمکو کہ تو ہی بہت اچھا بخشنے والا ہے اور رحم کر ہم پر کہ تو ہی بہت اچھا رحم کرنے والا ہے اور روزی دے ہمکو کہ تو ہی بہت اچھا روزی دینے والا ہے اور حفاظت کر ہماری کہ تو ہی بہت اچھا حفاظت کرنے والا ہے اور راہ دکھا ہمکو کہ تو ہی بہت اچھا راہ دکھانے والا ہے اور خلاصی دے ہم کو ظالموں کے ہاتھ سے۔

پہلا حامعہ جب اول کلام میں ذکر کیا گیا ہے نَعْبُدُ وَانصُرنا وَخُذنا لنا هذا الیحز شیخ نے چاہا کہ اُس کی شرح اور بیان کرے تو تین فقرے بیان کرے انصرنا وھب لنا [illegible] اللہ [illegible] لنا [illegible] اس واسطے کہ عجز و زاری وانکساری کے مقام میں جس قدر عجز و لحاح زیادہ کرے اسی قدر قبول کے نزدیک ہے۔

دوسرا حامعہ یہ فقرہ گویا صورت سعادت زہرہ کی ہے اور اُس پر آمادہ کرنیوالے کوئی شے نہیں سوائے طبیعت زہرہ کی جو شیخ کے مزاج میں مستتر یعنی چھپی ہوئی ہے اس مقام پر [illegible] جاننا چاہیئے کہ الہامات عالیہ جو کامل افراد بشر پر نازل ہوتی ہیں اپنے ساتھ لاتے ہیں بعضے خواص [illegible] کو جنگل میں ایک قصبہ کو چاہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادتگاہوں میں جیسے آدمی کبوتر [illegible] تھے غیرت الٰہی جوش میں آئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نفس کو اپنا ہاتھ کیا اور عیسی علیہ السلام نے کوشش کر کے گدھا حاضر کیا اور اُس پر سوار ہوئے اور آپ کے حواری رکاب میں تھے اور ہجو پڑھتے ہوئے چلے اور اُن عبادت گاہوں میں پہنچے اور اُن کبوتر فروشوں کو بہت جھڑکا اور ملامت کی اُس گروہ پر ہیبت الٰہی غالب ہوئی اور وہ اُس کام سے ہٹ گئے اور بعضے بھاگ گئے اور یہ ایک بڑا واقعہ عظیم ہو گذرا ہے کہ پہلے نبیوں نے اسکی بشارت دی تھی [illegible] اپنے کلام میں حضرت عیسی کو [illegible] کہتے تھے سو اس واقعہ میں حضرت عیسی علیہ السلام کو گدھا منگانا اور اُس پر سوار ہونا اور حواریوں کا ہجو پڑھتے ہوئے ساتھ ہونا کیا [illegible] کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مزاج میں ستارہ مشتری جو برج حوت میں ہے مستتر یعنی [illegible] تھا اور یہ صورت اُس مشتری سے بہت مناسبت رکھتی ہے گویا کواکب کے ذرات میں ملکوت [illegible] میں سے نکل گیا تھا کہ منسوب مشتری سے جو حوت میں ہے ایک شخص امر الٰہی کا منتظر اور

عنایت الٰہی کے ہاتوں میں سے ایک بافتہ ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دعا نازل ہو تو اپنے ساتھ لیا اس مشتری کی تمام صورت کو اور یہ صدق کی نہایت ہے جیسے آئینہ کی صدق کی نہایت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی تمام صورت بے کم وکاست اس میں نظر آئے علیٰ ہذا القیاس اس دعا میں کہ معراج روحانیہ سے ہے تمام سعادت زہرہ کی ظاہر ہوئی کہ آپ ہی آپ چمکنا اور محبت اور مہربانی میں لوگوں کا مرجع ہونا اور اٹکے ہوئے کام نکل آنے کہ انتظاری کا رنج نہ اٹھانا پڑے اور گناہ دور ہونے اور آلودگیوں اور ناپاکیوں کا زائل ہونے اور رحمت الٰہی اور رزق کی کشائش اور حفاظت اور ہدایت سب اس مقام کے شعبے ہیں۔

تیسرا معمہ جیسے یہ فقرہ زہرہ کی سعادت سے مناسبت رکھتا ہے، اسی طرح ٹھیک نمونہ ہے اس حالت کو جو علیین میں، فردوس کو بیٹھ آئے گی، تکو رحمت الٰہی نے بغل میں لیا تو ایک خوشی مقدس جسکو نصرت کہیے خود بخود چمکنے لگے مانند شمع کافوری کے اور جو اس شخص سے کام متعلق ہیں وہ غیب سے درست ہو جاتے اور ہیبت تاریک سفلیہ سے بیزاری کر اس کو مغفرت کہتے ہیں اور قدس کی طرف کشش انس کی رو سے اور جانب مقدس کی رغبت اسکی طرف توجہ پہچانے بہتری کے کہ اسے رحم کہتے ہیں اور جو چیز ہیں اسے درکار ہوں وہ پہچانیں کہ اسے رزق کہتے ہیں اور سب نالایق بری باتوں سے بچا تاکہ وہ حفظ ہے شیخ اس فقرے میں اسے ہیئت علیین کو ایسی وجہ سے حکایت کرتا ہے کہ اس سے بہتر نہیں متصور ہوتے۔

چوتھا معمہ یہاں جان لینا چاہیے کہ جب تسبیح پڑھنے والا ایک کلمہ کو کثرت سے پڑھتا ہے تو اس کلمہ سے ایک حقیقت مثالیہ اس کے موافق جوش زن ہوتی ہے اور ذکروں اور وردوں کی مراد کا کہ واسطے قرار پکڑنے مناجات کی حلاوت کی اس کی ہمیشگی مطلوب ہے لحاظ اس حالت کا چاہیے کرنا جیسے طبیب حاذق غذا اور دوا میں اس حالت کی رعایت کرتا ہے جو بعد کیلوس و کیموس کے آدمی کے بدن میں پیدا کرتی ہے اخلاط کا تعفن دور کرنا اور اس کا کم یا زیادہ کرنا اسیطرح عارف محقق اس صورت مثالیہ کے مزاج کا دعا کے لفظوں میں لحاظ کرتا ہے تو اگر کوئی کلمہ صرف ذات الٰہیہ پر بغیر ملاحظہ کسی وصف کے اوصاف میں سے دلالت کرتا ہے تو صورت مثالیہ اس کے نہایت تجرد اور باریکی سے ہوگی اور سب آدمیوں کی طاقت اس کے اٹھانے

[illegible] ہو جائے اور اس کو کثرت سے پڑھنے سے احکام بشریت کچھ نے کا فائدہ ہوگا سوا ان ذکروں کے جن میں کوئی کلمہ یہ نہیں کہ فقط ذات پر دلالت کرے مثلاً اللہ ہو ہو ہو بلکہ ایسی چیز جس سے ذات الٰہی کیطرف التفات ایسی ہے کہ التفات بھی بے تحقق بجز ایک [illegible] توقع ہوتی ہے جب غور سے تو کریں سب واجب کی تحقیق کی طرف مثلاً [illegible] سبحان اللہ استغفر اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ان ذکروں کو تب کم [illegible] ذکر ذات کے کیفیت شریعت الٰہیہ نے مخصوص اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ کہ نہایت میں ذکر ذات [illegible] کی بات بھی واسطے کثرت کے ہی مطلوب ہوا ہے اور ذکر صفات کے شمار میں سوال اور [illegible] وصفات تفصیل سے اور آیت قدرت کو مقرر کیا ہے جیسے آیۃ الکرسی میں شروع کیا ہے

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور سورہ حشر کے آخر میں هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اور سورۃ غافر میں تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ اور سورہ اخلاص میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ اور یہ سر بہت [illegible] قرآن عظیم کے اسرار میں سے ہیں اس کو غور کرو اور اگر کلمہ دلالت کرے دشمنوں کے قہر [illegible] پر اور ان پر غضب نازل ہونے پر تو صورت مثالیہ تہایت شدت اور غضب میں [illegible] ان کو نہیں سنبھال سکے گی مگر جب اس میں کلمہ ہو سیوا سکے قرآن [illegible] وعید کیساتھ وعدہ اور عذاب کو ثواب کے ساتھ اور ترہیب کو ترغیب کو لطف [illegible] مقرر ہے یا دور کرنا عذاب کا اور ان کی تسلی اور حقوق کے اچھی بخششوں [illegible] جیسے سورہ یٰسین کی پانچ آیتیں جو دل کی [illegible] پر دلالت کرتی ہیں [illegible] کی نعمتوں کا شمار [illegible] فرمایا وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا [illegible] مشہور ہے کہ شمشیر بر دشمنوں پر ہے کہ نَطْمِسَ عَلَىٰ وُجُوهٍ أَعْيُنِهِمْ [illegible] عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ شَاهَتِ الْوُجُوهُ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ سو ان کے کمال حرمت [illegible] الٰہیہ نے اس پر آمادہ کیا کہ [illegible]

پانچواں معمہ یہاں جاننا چاہیے کہ عام کی تسخیر اور خدمت کے واسطے کسی بندہ کے [illegible] میں سے مقام منزلی بھی مشابہ ہے ایک بادشاہ مختار کی سیاست کے اپنی رعیت [illegible] جیسے پانی زمین پر ڈھیر ہیں تو پانی کی طبیعت سیاست کرتی ہے اس فرد کے [illegible] ان عورتوں کے جو اس ظاہر ہوں بھر گر پڑتی اور بلندی کو کثرت پانی کے

[illegible] کے موافق [illegible] بلندی [illegible] کے ہوگی [illegible] میں آئے گا اور بلندی [illegible]
[illegible] بلندی [illegible] سب کو گھیر [illegible] کوئی روکنے والا ہوگا [illegible]
[illegible] زمین [illegible] نہیں [illegible] کثرت اور شدت کے [illegible] جاری ہو کہ زمین کو [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] نفس [illegible] آفتاب احدیت کے
مقابل [illegible] تو وہاں [illegible] اور [illegible] کے رنگ میں رنگین ہوا اور [illegible]
[illegible] طبیعت کے حکم سے ظاہر ہونی شروع ہوئی [illegible]
[illegible] کا [illegible] اور [illegible]
[illegible] خادم ہو گئے جیسا [illegible] تعظیم میں [illegible]
شروع کیا [illegible] کا اسی قسم میں ہے۔

چھٹا مععہ [illegible] سعادت [illegible] اور [illegible] کے سبب [illegible] اس کے
[illegible] شامل ہو [illegible] کے [illegible]
[illegible] اونچی [illegible] اور جس [illegible]
اس سے [illegible] قبولیت اور خوشی کے واسطے کسی
شخص کے [illegible] گلاب [illegible] اس کے سر [illegible] اور جو عورت ہو تو
اس [illegible] وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ [illegible]
[illegible] الْاٰخِرَةِ [illegible] عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ترجمہ [illegible]
[illegible] اس سے اچھی [illegible] ہماری طرف اپنی رحمت کے خزانوں
سے [illegible] اور عافیت
دین اور دنیا اور آخرت میں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

[illegible] مععہ [illegible] ممکن ہے
[illegible] کرنے سے [illegible]
[illegible] شخص کے [illegible] دل میں
[illegible]
[illegible] لوگوں [illegible]

[illegible] بیان ہوئے [illegible] حاصل ہو جانے [illegible] کو
[illegible] کے [illegible] مشغول [illegible]
[illegible] اس [illegible] عظیم [illegible]
[illegible] کو [illegible] کہتے ہیں۔

دوسرا مععہ [illegible] اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
[illegible] کیا جاتا ہے [illegible] اس کا [illegible]
[illegible] کی رو سے اور [illegible] کی [illegible] قدرت [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] اس کی [illegible] اور [illegible] کو احاطہ نہیں کر [illegible] اس مقام میں
[illegible] اور [illegible] کرکے [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] اس معنے کا [illegible]
[illegible] مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ [illegible]
[illegible] زندہ ہونے کی [illegible] اس
[illegible] اس [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی طرف۔

تیسرا مععہ [illegible] ہو سکتے ہیں ایک [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہر چند [illegible] کی حقیقت
[illegible] جب کوئی [illegible] کرتا ہے اس کو
[illegible] نہیں کرتا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چوتھا اسم [illegible] ہو کہ ہم نے [illegible] ہے کہ خزانہ [illegible] نہیں بلکہ بہت خزانوں کا ہے
کبھی خزانہ علم سے ہوتی ہے جیسے [illegible] کا حال معلوم کرنا اور کشف ہو جانا اور کبھی خزانہ قوت و قدرت
سے ہوتی ہے جیسے [illegible] کی فتح اور [illegible] اور کبھی خزانہ رزق سے ہوتی ہے جیسے
نقد غیب [illegible] اور کبھی خزانہ سعادت کوکب سے ہوتی ہے اس وقت اور کبھی [illegible] کی
[illegible] ہوتی ہے اور کبھی خزانہ تجدد اوقات سے ہوتی ہے
[illegible] اور باطنی [illegible] کو ملتی ہیں پھر جب [illegible] خزانے سے پہنچتی ہے
کہ ہر شخص کو جیسے اس کا بیان ہو [illegible] کا ظہور موقوف ہوتا ہے بہت سے امروں پر کہ
[illegible] کی قدرت سے باہر ہے [illegible] شیخ کہتا ہے من خزائن رحمتک اور نہیں کہتا
من خزانة رحمتک ۔

پانچواں اسم [illegible] کرامت کسی ولی سے [illegible] نہیں ہوتی [illegible]
نقد غیب ہے اور نقد غیب کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی تربیت اور کارسازی اسکی
طرف متوجہ ہوتی ہے [illegible] برکت رزق اور معاش کے اسباب ہوتے ہیں اور اس کی
صورتیں مختلف ہوتی ہیں اس ولی کے [illegible] کے موافق اور اس اندازہ سے جو اس میں قوت
الٰہی [illegible] ہوتی ہے [illegible] تو [illegible] ہوتا ہے کہ کسی [illegible]
سے دیتے ہیں [illegible] اور کبھی ملائکہ سفلیہ اور نیک جنات
جن کو مسخر کرتے ہیں کہ اس ولی کو جس شے کی حاجت ہو وہ پہنچا دیں اور یہ تو بہت ہی کم
ہوتا ہے اور کبھی [illegible] دل میں ڈال دیتے ہیں کہ اس کو پہونچے اس دینے والے کو حاجت
پڑتی ہے کہ اس کو پہونچے [illegible] نے نذر مانی تھی اور [illegible] وہ شخص نظر آتا ہے
اس دینے والے کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ اس کو دوں گا تو مجھے بڑے فائدے دین کا
دنیا کا حاصل ہوگا اور اس دینے والے کو بے چین کر دیتے ہیں کہ جب تک [illegible] نہ آئے
اور بعضے وقت [illegible] کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں بلکہ اس شخص کے دل ہی کو
[illegible] خود شخص کو دیتے [illegible] کوئی سبب معاش کے
[illegible] میں سے ہوتا ہے تو اس میں برکت ہوتی ہے ایسی کہ اس کو کفایت کرے اور ان
کرامتوں میں سے یہ ہے کہ فراست صادقہ اور کشف اور دل کا حال معلوم کر لینا ہے کوئی
اولیاء اللہ میں سے ان معانی کی اصل سے خالی نہیں ہوتا مگر کمی و بیشی میں مختلف ہوتے

[illegible] ہے اور کسی کا وہم مقدم ہوتا ہے اور کسی کو عقل بہت اور کسی کا [illegible]
[illegible] لوگوں کا کشف مانند اُن کے [illegible] اور ارادہ اور آرزو اور [illegible]
[illegible] کہ اُس کے کلام کو مطابق وقع کے کرتے ہیں [illegible]
[illegible] کلام سے [illegible] ہیں اور جو ہونے والا ہے اُس سے معلوم
[illegible] اور ان میں سے یہ ہے کہ اُس کی دعا اور [illegible]
[illegible] ہیں تاکہ اُس کے نفس [illegible] کو فیض ہو اگر اس ولی کا ظہور فیض
[illegible] ہیں کہ عوام [illegible] کو دیکھیں اور سنیں اور اس کے
[illegible] سے محبت کریں اور [illegible] کا ظہور فیض پہونچانے والا نہیں
[illegible] عوام [illegible] سے [illegible] نہیں کرتے۔

[illegible] اللہ کی نعمتوں میں سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی [illegible] کے وہ نعمت [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible] شخص کے [illegible] فرمایا جس نے چاہا تھا [illegible]
[illegible] وَأَحْيِينَا بِهَا حَمَلَ الكَرُ [illegible] اور کرامت کے
[illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] ہوتی ہے کہ جب کوئی
[illegible] ہوتا ہے تو وہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں نزول [illegible] کے قریب
[illegible] کو [illegible] عزت کو جو غیب کے قول [illegible]

[illegible] اور [illegible] سبب سے کہ بعض [illegible]
[illegible] اور [illegible] جب [illegible] وسعت علم کے سبب [illegible]
[illegible] آخرۃ اور دین کی سلامتی ہے
کے کام جیسے اُس کا قرب [illegible] میں [illegible] کرے اور دنیا کی سلامتی ہے
[illegible] کسی سے جھگڑا نہ ہو اور آخرت کی سلامتی یہ ہے کہ
[illegible] کے روز [illegible] اور [illegible]
[illegible] کی صورت [illegible] اس کی [illegible] قوت سے [illegible]

[illegible] وقت [illegible] مکان [illegible] سے اگر [illegible] ہو اس کو پہنچے [illegible]
[illegible] تو [illegible] تعالیٰ کو اگر [illegible] مطلوب ہو تو [illegible]
[illegible] علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] تک پہنچے [illegible]
[illegible] مرغوب ہو [illegible] وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [illegible] مطلوب ہو [illegible] یا عجیب
[illegible] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [illegible]
[illegible] الرَّاحَةِ [illegible]
[illegible] فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ [illegible]
[illegible] لَطَمَسْنَا عَلٰى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ [illegible]
[illegible] ترجمہ [illegible]
[illegible] سلامتی کے [illegible]
[illegible] گھر والوں میں [illegible] دشمنوں کی صورتوں کو [illegible] ان کا حال متغیر
کر دے [illegible] طرف آسکیں یعنی
[illegible] ہم چاہیں ان کی آنکھوں کو
[illegible] ڈھونڈھیں تو کہاں دیکھ لیں اور اگر ہم چاہیں [illegible]
[illegible] سکیں اور پھر نہ پھر لیں

پہلا لمعہ شیخ [illegible] قدس اللہ اسرارہم [illegible] مستحب رکھا ہے یعنی
[illegible] قول [illegible]
[illegible]
[illegible] میں سے [illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
دعا کو دوست رکھتے ہیں [illegible] کہ شاید وہ وقت قبولیت
کا ہو [illegible] ہے

دوسرا لمعہ جب کوئی شخص کسی مقصد کا متوجہ ہوتا ہے اور اس کی طلب میں
[illegible] کوشش کرتا ہے تو [illegible] تو شیخ علم [illegible] کے
[illegible] اس کو [illegible] کیا ہے ان کو [illegible]
[illegible] کسی طرح سے کوئی [illegible] میں سے ایک
[illegible] کلفت بدن کی اور فکر [illegible] اس واسطے کہ [illegible] غرض ہوتی ہے [illegible]
[illegible] ہوتی ہے [illegible] کو گھیر لیتا ہے اور
[illegible] دل تنگ ہوتا ہے سو واسطے شیخ کہتا ہے کہ [illegible] دوسری [illegible] سے
[illegible] کہ اگر انسان کوئی [illegible] اور وہ [illegible]
[illegible] عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ
تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. سو واسطے شیخ کہتا ہے [illegible]
[illegible] دوسری یہ کہ جب ایک کام کا آدمی آپ سرانجام کرتا ہے تو [illegible]
[illegible] سے یا ایک سے مشغول ہو اور دوسرے سے مشغول نہ ہو اور جب
[illegible] دوسرے کو [illegible] کہ وہ دوسرا [illegible] یا وہ
[illegible]
[illegible] فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ [illegible] جب [illegible]
[illegible] کرنے کو [illegible] آتی ہے اس واسطے کہ لوگ
[illegible] کے سبب [illegible] کے لئے ہیں [illegible]
[illegible] کا سبب ہو جیسے [illegible] کرتے ہیں کہ اس کے [illegible] ان کا [illegible]
[illegible] جب [illegible] دشمنوں کی [illegible] سو واسطے شیخ کہتا ہے کہ الطمس
[illegible] فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ [illegible] وَّلَا اِلٰى [illegible]

تیسرا لمعہ طمس کے معنی اصل لغت میں [illegible]
[illegible] شیخ نے [illegible] طمس کے زوال کو [illegible] طمس کے معنی کو
[illegible] چھوٹے کو [illegible] کی تفسیر میں [illegible] بیان کیا
[illegible] بری صورت [illegible] لیکن [illegible]
[illegible]

جانے سے دوسری جانب ہوجاتا ہو یہاں مراد اس شخص کی طرف سے دوسری طرف جانا بھی
بننے کے قریب ہے

لامعہ چہارم

چوتھا لامعہ یہ دو آیتیں کہ ولو نشاء لطمسنا علی اعینہم ولو نشاء لمسخناھم علی مکانتہم۔ دلالت کرتی ہیں اللہ کی صفتوں میں سے ایک صفت پر تو شیخ نے یہ دو آیتیں یہاں سے تلاوت کیں کہ اس صفت سے تمسک کرتا ہے اور بالکل اپنے دل کو مصروف کرتا ہے اس صفت سے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اور اس کا استخارہ کرنا اور بالکل اس طرف متوجہ ہونا قبول کی امید کو قوی کرتا ہے۔

لامعہ پنجم

پانچواں لامعہ اس آیت کا باطن ایک نکتہ بتاتا ہے۔ ایک بات جو کہ شیخ خلق اللہ سے متعلق ہے یہ دو آیتیں اثر رکھتی ہیں دشمن کے دفع کرنے کو بہت بلندیوں کو اور اپنے مخلصوں پر قہر کرنے کو اور اس کے نفس کو اس کیفیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس سے اثر پیدا ہو اور اس کو آگاہ کرتے ہیں اور ہمت پیدا کرتے ہیں جیسے طرح منجنیق کے ذکر کرنے سے سطوت معلوم ہوتی ہے اور طبیعت میں سے جو قوت مخفی ہوتی ہے وہ حرکت کرتی ہے اور بہادروں کی شجاعت کی انتہائی آرائش اور حق سطوت کو حرکت دیتی ہے۔

لامعہ ششم

چھٹا لامعہ یہ طریقہ ہے کہ جو اس کو پڑھے وہ جس امر کی طرف متوجہ ہو وہ جلد سے آسان ہو جاوے اور جب کسی کام کو شروع کرے اُس سے پہلے تم ایک مرتبہ اور ایک بار پڑھے اور اگر کسی مجلس میں مسائل میں سے کسی مسئلہ میں یا دنیا کے قضیوں میں سے کسی قضیہ میں خصومت واقع ہو اور حق اس پڑھنے والے کی جانب ہو اور مقابلہ والا پُر زبانی اور دلیری سے غلبہ کرے تو تین بار پڑھے واحسن علی وجوہ مد شاکو ولایرجعون تک اور اس کی طرف پھونک دے سکوت اور خاموشی ہوجاوے گی اور اس کی زبان بند ہوجاوے گی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ترجمہ لطیفہ غیب کا ظہور ہے جیسے خوش ہو کا چہرہ

جس کا حال مقرر ہو کہ کہاں سے تجلی اور لطیفہ غیبی کا داخل ہوجاتا ہے عالم شہادت میں سوائے کہ انکی شہادت دیکھی جاویں اور حل کئے جاویں تو اس سے کہ اُن کی صحت دل میں نظر کی جاوے اور قسم قسم کی تذکیر و نصیحت سے اس کا علاج کیا جاوے ترجمہ قسم ہے قرآن حکمت سے بھرے کی کہ بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے سیدھی راہ پر قرآن نازل ہوا ہے خدائے غالب مہربان کی طرف سے اس لئے کہ تو ڈراوے اُن لوگوں کو جن کے باپ ڈرائے نہیں گئے تو یہ غافل ہیں یعنی قریش کو ڈراوے تو کہ نہیں کوئی رسول نہیں بھیجا گیا بیشک مقرر ہوا ان کے اکثر پر عذاب کا وعدہ تو یہ ایمان نہیں لاتے بیشک ہم نے انکے گلوں میں طوق ڈالدیئے ہیں ایسے کہ انکی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں تو یہ قوم سر اونچے کئے ہوئے ہیں اور ہم نے انکے مونہہ کے سامنے پردہ ڈالدیا اور ان کے پیچھے پردہ بس پردہ ڈالدیا ہے ان پر تو انہیں کچھ نہیں دکھائی دیتا خوش اور بری صورت ہوگئے ہیں انکے مونہہ سیاہ ہیں اور ذلیل و خوار ہوئے انکے مونہہ سامنے زندہ دائم کی تدبیر کرنے والے کے اور منصب کو نہ پہنچا وہ جس نے ظلم پکڑ کر باندھی

لامعہ اول

لامعہ اول شیخ اس فقرہ میں بیان کرتا ہے کہ لطف قہر کی کرے ان لوگوں پر جو حق شیخ سے جدا ہو اور مکابرہ کرتے ہیں خصوصاً وہ لوگ جو دین کے چھپانے میں اور دین کے رواج دینے میں مزاحمت کرتے ہیں بھی آیت کے نزول کا ذکر کرتا ہے کہ پیغمبر پر نازل ہوئی تاکہ دل آگاہ ہو جاوے اس نسبت سے جو رحمت الٰہی کی تقسیم میں شیخ کو نصیب ہوتی ہے اس واسطے کہ قرآن شریف کا لب وارثوں کا نمونہ ہے اور وہ ایک نسبت جامع ہے تجلی اعظم کی توجیہ اور اسما الٰہیہ کے مخلوق کے باب میں اور قرآن مجید کے ذکر سے اس نمونہ سے استفادہ کر سکتے ہیں اور اس آیت کے بعد آیۃ انک لمن المرسلین یاد کرتا ہے کہ اس کا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثابت ہے بطریق شدہ کے مرتبے شیخ کے حال کی طرف کہ پیغمبروں کے وارثوں میں سے ہے اور خلقت کے ارشاد کی توفیق میں۔ صاحب ارشاد کو نمونہ پیغمبروں کے پیچھے کا اس کے بعد تنزیل العزیز الرحیم کو تلاوت کیا تاکہ یہاں سے معلوم کرے کہ اہل رشد کا ارشاد رحمت الٰہی کے خزانوں میں سے ہے گروہ خلائق پر اور اسم عزیز جو غلبہ پر دلالت کرتا ہے اور اسم رحیم رحمت کا عمدہ مقتضی اہل ارشاد کا ہوتا ہے بعد اس کے شروع کیا لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فہم غافلون اس واسطے کہ توفیق اہل ارشاد اور اہل ارشاد کے پاس خلقت کا جمع ہونا پیش نظر حاضر ہو یعنی نفسوں کا ڈرانا اور عیبوں کا تعلیم کرنا

ورنہ کی [illegible] کے بعد آیات قہریہ لایا تاکہ [illegible] سے غصہ میں ہمت کا
پوشیدہ [illegible] جوش میں آئے۔

دوسرا قاعدہ اس سلسلہ میں دو چیزیں [illegible] ہیں ایک تو یہ کہ عارف محقق جب دشمن کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پہلے اُس نسبت کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں امانت رکھی ہے اور اُس کو جوش میں لاتا ہے اور [illegible] کو [illegible] کرتا ہے اُس کے بعد صرف قہری کرتا ہے [illegible] پہنچی وہی نسبت [illegible] سب تصرفات [illegible] سے [illegible] [illegible] اگر [illegible] تو تو پناہ ہے اور جو گرفت [illegible] دوسری بات یہ ہے کہ [illegible] اور جب چاہتا ہے کہ [illegible] ان کے [illegible] کہ نفس کو ان کا اثر ہو جائے [illegible] جیسا حضرت [illegible] علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے۔

تیسرا قاعدہ [illegible] ذکر کیا [illegible] وجعلنا [illegible] [illegible] نفع نہیں [illegible] [illegible] تصرف قہری کے [illegible] کرنے پر استشہاد سے [illegible] کوشش [illegible] متعلقوں میں [illegible] کے نفس کو آگاہ [illegible] ان کی صورت بیکار پڑی رہتی ہے۔

چوتھا قاعدہ [illegible] گناہ ہے بدحالی اور آدمی کی مراد کے برعکس ہو [illegible] کی کوشش کے بیکار ہونے [illegible] زیادہ [illegible] گذشتہ کی خبر دیتی نہیں [illegible] [illegible] طلب کرتا ہے اور مطلوب [illegible] کام کی ہمت [illegible] ہے۔

پانچواں قاعدہ اگر کسی شخص کو کچھ [illegible] جو کیفیات نفس کی [illegible] کے سبب

[illegible] خوف و غلبہ [illegible] پریشانی [illegible] مبتلا ہو تو چاہیے کہ [illegible] [illegible] کرے [illegible] اور اگر کوئی عالم یا [illegible] [illegible] اور سیدھا مستقیم رستہ [illegible] کو [illegible] [illegible] اور بعد ہر نماز کے تلاوت [illegible] آیات کی اپنے ذمہ کرے اور اگر کوئی [illegible] دشمنوں [illegible] سے [illegible] اس طرح کہ دشمن [illegible] اور وہ اُس کے حال [illegible] تو [illegible] [illegible] اور لشکروں پر دم کرے اور اُن کی طرف [illegible] کی طرف [illegible] اور جو کسی کا نام [illegible] گیا ہو اور چاہیے کہ [illegible] [illegible] یا اُس کے [illegible] کپڑے [illegible] [illegible] ان آیتوں کو [illegible] کی طرح [illegible] اور جس [illegible] وہ شب [illegible] [illegible] اور اُس کے [illegible] کو [illegible] سے بند کرے [illegible] [illegible] ان آیتوں کو [illegible] نہیں کر سکتا۔

پہلا قاعدہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے لئے [illegible]

میں ہو علی کا فیض ہو جس سے انہیں سہیں خصومت ہو برداشت کی صورت کی حفاظت ہو

دوسرا لامعہ جس درجہ عشق اس وقت کے شروع میں اس نے [illegible] ملا لی ہے بہ موں کا سر بیان عالم محسوس میں جو ہوائی کی صورت حاضر کرے اور بہ اتفاق کا متصف ہو ب تقاضا کرنے ان [illegible] کے مشاہدہ کرے اس واسطے کہ اس صورت کا استحضار اور اس صفت سے تمسک کرنا محبوبیت کے بہت قریب ہے

تیسرا لامعہ اس آیہ کا نزول واسطے بیان کرنے ایک آیہ کے [illegible] تو بہ سے کہ کھاری پانی کا دریا اور میٹھے پانی کا دریا دونوں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کا مزہ نہیں بگاڑ سکتے لیکن شیخ مستنبط کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ [illegible] نمونہ نوش تو وہ گویا میٹھا دریا ہے اور ایک [illegible] دریا [illegible] وہ کھاری دریا کی مانند ہے [illegible] ہونے کے وقت ان کی ایک مجلس [illegible] کام میں [illegible] اصل ریت چاہتی ہے کہ دونوں میں نزاع ہو اور فتنہ و فساد پیدا ہو لیکن مدبر سموات و ارض کے ٹھہرنے کی جہت کی نگہداشت بڑی رکھی ہے [illegible] سے جو جاری ہیں اور ان کے [illegible] کے سفینہ [illegible] دونوں سے ان کو [illegible] صفت وسعہ رکھی ہے اور ان کی شورش کو تسکین دیتے ہیں جیسے قرآن عظیم میں ہے هُوَ الَّذِیْ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ الآیہ ۔

چوتھا لامعہ [illegible] مرکی [illegible] اگر [illegible] ہو [illegible] کی نوبت بدن کو پہنچے یا دو شرکیوں کے [illegible] کی صورت کو نوبت پہنچے [illegible] [illegible] رکھنے [illegible] موجب [illegible] اور برائی سے [illegible] حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ ۔ اَلْاَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا لَا یُنْصَرُوْنَ

ترجمہ [illegible] سورتیں [illegible] کی مدد [illegible] ہم پر دشمن منصور نہوں گے [illegible] کام سے [illegible] اور [illegible] مقبول ہونا [illegible]

پہلا لامعہ شیخ [illegible] سورۂ [illegible] کے اول کو [illegible] کی بات [illegible] کو سات مرتبہ کہ [illegible] پرورش [illegible] ان کلمات سے اس واسطے کہ دعوت کا یہ طریقہ ہے کہ [illegible] کی صلاحیت رکھے عمل [illegible] میں [illegible]

[illegible] کی مراد اس سے یہ ہے کہ معنی ہوں تو اس لفظ کو بھی [illegible] پڑھے تین مرتبہ یا سات دفعہ [illegible] اور اس کو پرورش کرتا ہے کلمات مبارک سے یا اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام دعوت کرتا ہے ایسا جو ان معنی میں داخل رکھے تو اس کی ہمت و غور نہیں معانی ہیں ہی رتبہ کہ قبولیت سے بہت قریب ہے۔

دوسرا لامعہ حدیث شریف میں [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جہاد میں [illegible] [illegible] تھے ہم منصورون اور قریب ہے کہ اگر دشمن شبخون کرے تو اس کلمہ کو کہو اس سبب سے [illegible] ہم سے دوستوں کو غلبہ اور دشمنوں کو مغلوبیت ہوتی ہے تو اس کلمہ کو [illegible] دشمنوں کی فتح نہ ہونے کا [illegible] کا دعوت سے [illegible] اور اس کو سات مرتبہ سو [illegible] کہ قرآن عظیم کی پیروی ہو کہ اس میں سات سورتوں کے اول [illegible] [illegible] ہے ۔

تیسرا لامعہ شیخ [illegible] میں ملاحظہ کرتا ہے فیض ہی کے ظہور کا کام کے [illegible] کی صورت [illegible] کہ محبوبیت کے بہت نزدیک ہو اور صنعت اشتقاق در صنعت [illegible] ہیں سے [illegible] تو وہ مجرد اس صورت خاص [illegible] [illegible] میں [illegible] جائیں اس واسطے کہ [illegible] قوت وہم میں [illegible] [illegible] [illegible] سے ۔

چوتھا لامعہ یہ فقرہ دشمنوں کے ساکت کرنے کو اور [illegible] دور [illegible] کرنے کو [illegible] رکھتا ہے [illegible] ان لوگوں کی طرف [illegible] گناہوں [illegible] [illegible] کی طرف جیسے تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ترجمہ [illegible] [illegible] تعالیٰ غالب دانا کی طرف سے ہے گناہ کا بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت [illegible] والا صاحب فراخی کا یعنی کثرت [illegible] کا [illegible] قدرت کا اس کے سوا کوئی نہیں [illegible] پھرجانا ہے پھر کر ۔

پہلا لامعہ شیخ نے اس مقام میں چاہا کہ ایک تدبیر جامع صفت الٰہیہ [illegible] [illegible] بہت ہے اور مروہ [illegible] ہے دعوت [illegible] بعد [illegible] اور [illegible] [illegible] اس [illegible] آیۃ الکرسی کا وزن ہے اس واسطے کہ اس میں [illegible]

[illegible] ورای معقولوں کی [illegible] اور ان [illegible] کی [illegible]
کی ہے اور اس [illegible] اسم ہیں [illegible] کے [illegible]
ہیں اور ان اسما کے [illegible] کا ظہور ہوتے ہیں۔

دوسرا ہامعہ [illegible] ہونے اور جو اشارہ ہے حقیقت بسیط کی [illegible] تعدد کی ہرگز نہیں [illegible] حقیقت بسیط کی [illegible] کی جہت سے اور ایک طرح کی تشخص اور تعین کے [illegible] اور صفت [illegible] کو [illegible] کرتے ہیں جو نسبت [illegible] ہو اور قصد [illegible] کہ [illegible] مراد ہے اور نوع [illegible] مقصود ہے اور جب [illegible] کرتے ہیں [illegible] صورت [illegible] جوش کرتی ہے جس سے [illegible] افراد [illegible] نہیں کہ اس کے مقابل ٹھہرے [illegible] کہ نفس [illegible] اپنی خودی سے جاتا رہتا ہے۔

تیسرا ہامعہ [illegible] اور چوتھا [illegible] جیسے کہ مقام تدبیر میں [illegible] اسم ہیں قادر [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہوئی تو اس کا [illegible] سب انواع اور افراد [illegible] کو [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] نفس [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] نفس [illegible] کو [illegible] کا [illegible] کی حیثیت۔

چوتھا ہامعہ [illegible] کی [illegible] صورت [illegible] کی [illegible] اور [illegible]

متعدد نوع کے شخص [illegible] کہ [illegible] اور [illegible] اور نقطہ جیسے منتقل ہو انسان کے ایک فرد [illegible] کو [illegible] کے [illegible] کہ جو کچھ ہیں تو وہ سب ایک قسم ہے کی معین [illegible] کا م [illegible] غیر مخلوق ہے **سوال** تو اس اعتبار سے زید [illegible] وجہ غیر مخلوق [illegible] میں ثابت [illegible] قضا کہ فلان وقت میں [illegible] ہوں گے **جواب** [illegible] فرق ہے [illegible] تعلق [illegible] ہے جو متعلق [illegible] میں [illegible] اور [illegible] جو متعلق [illegible] کی [illegible] متعلق اور تشخص ہے لیکن [illegible] اور [illegible] تشخص ہوا [illegible]

پانچواں ہامعہ [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] تعین [illegible] یعنی جب قدرت نفس [illegible] متعلق ہوئی [illegible] ہر شے میں ایک [illegible] پیدا کیا اس [illegible] واقع تو [illegible] ہر قسم کی تاثیر کے جو عالم میں ہے [illegible] مجسم ہوا اور یہ نام [illegible] تین اصول پر [illegible] اور [illegible] اور [illegible] وفق اور رزق [illegible] سب [illegible] ہیں اور ان اصول کے تعین کی حقیقت یہ ہے کہ جب [illegible] اور اس کے نفس [illegible] اس [illegible] کی [illegible] میں [illegible] اور اس میں کیفیت [illegible] پیدا ہوتی جیسے آدمی کو بہت گرم غذا اور [illegible] جاتی ہے اور [illegible] ان میں [illegible] نہیں کہ [illegible] کیفیت پیدا ہوتی [illegible] کیفیت کی [illegible] کیفیت کو زائل کر دیا تو [illegible] کی طرف اور [illegible] کو [illegible] اور ان کا دور کرنا [illegible] تو [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] جیسے شربت [illegible] وقت [illegible] نفس [illegible] کے سبب [illegible]

اگر دشمن ہے اور واس کی ست... اس کو اس کے پڑھنے سے بہت ... دکھل جاتی ہے۔
کہ رسول کی طرف ہو اس آیت ایک طرح کی مشابہت سے دشمن کا دل ... مشغول بہت سکت
... ورجب ... اعلیٰ اور ... اسفل ہے عظمت اس آیت کی مرتبہ جنت اور جہار رکھتی ہے یہ
آیت ناسخ ہے تیاطین کی ... کو ... دکھیوں سے جیسے ... دور ہو جانے
اور سبب ہے واسطے حاجت مانگنے خود ... کہ ... مشکلوں کی کفایت کا اور رزق کی فراخی کا اور
شہرت اور بڑے مرتبہ کا جن پہنچ ... الکرسی بھی ... سے حق سے جہاں سے زمین آدمی
بھی ... ان حدیث کا ... اعظم فی ... الکرسی ہے بسم اللہ بانا ساہ لہ
حقانا ... ترجمہ ... دروازہ ہے ... سورہ ... دیواریں ... اور سورہ ... جگہ کی چھت ہے اور
کلمہ ... کو کافی ہے ... عشق ... بیت ہے۔

پہلا لامعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں میں عجیب عجیب خواص رکھے ہیں
اور اسی واسطے عالموں نے ہر آیت اور سورۃ کو واسطے حاجات کے مقرر کیا ہے اور خواص قرآن
کا علم یہاں سے نکلا ہے اور نکتہ ان کے صادر ہونے کا یہ ہے کہ عظمت قرآن مجید کی ...
... میں سرایت کرتی ہے ... کے سبب تو ... تجسیم سے پیش آتی ہیں۔
اور ... طبیعت سے پڑھنے والے کی ... کوشش کرتے ہیں اور باطل وشیاطین
اس کی عظمت کے سبب بھاگتے ہیں اور ... ہوتے ہیں ... صحیح حدیث میں آیا ہے
کہ لا یستطیعہ البطلۃ و ... برو لا فاجر ... کی ... سورۃ و ہر آیۃ کا حکم
افسوں اور منتر کا ہے جس کا ... ہر زمانہ میں عمل کرتے رہے ہیں ... اور ...
دیکھتے رہے ہیں۔

دوسرا لامعہ نکتہ بعض آیات جو بعضی مضمون کے واسطے مقرر ہیں ... ہے صورت
... کثرت ... سے عارف کی نظر ... ہوتی ہے اور ... اس کے ...
... کی طبیعت پر ... تو نظر کرتے ہیں اس کی صورت ... میں ... مشتری کی سعادت
سے اور اس کے ... کے واسطے عمل میں لاتے ہیں اس نقش کو معلوم ... کہ آیت اللّٰہ
لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز مشتری کی ... سعادت ... سے مناسبت
اور جو شمس کی سعادت سے نزدیک ہو اس کو ... شمس ہیں کام میں لاتے ہیں اور اس

و فوت ... کچھ ... آگاہ ہو تو وہ ... سخت پیدا ہوں اور وہ ایسا ہے کہ ... زمین ...
اور ... میں ... دل کو ... تقریباً ... بیمار حرارت کی شدت سے توغ ...
المذنب اشارہ ہے فیض ... کے نزول سے جو حظیرہ قدس سے نازل ہوتا ہے توبہ
اشارہ ہے کیفیت مناسب کے پیدا کرنیکا توبہ کے بعد اور ... عملوں کا اور شدید العقاب
مقابلہ میں ہے ... کرنے کے ... کی ... کا ہے۔

چھٹا لامعہ ... اسم ذی ... ہے اور یہ اشارہ ہے اور اسموں کی جنس کی طرف اور
اس کی حقیقت یہ ہے ... نگاہ کی جاتی ہے بنی آدم میں صفات ... تو جو موجود ... ہوتی ہے۔
... تعالیٰ کے واسطے ثابت کرتے ہیں باعتبار ... کے ... آثار
صفات ... کے ساتھ اور ... تشبیہ کے ... کے واسطے ... گردانیں غنی
و ملک و قریب ... عظیم و حکیم وغیرہ اسی جنس سے ہیں تو ذی ... ان جنسوں میں سے
ان سب جنسوں کو شامل ہے۔

ساتواں لامعہ ... اور یہ اسم اشارہ ... جنس کے اسماء کا ... کو
سلبیات کہتے ہیں ... بنی آدم میں صفت ذم میں ہم نگاہ کریں ... ان صفتوں کو
جو سبب تجسیم ... اور ... ضعف کے پیدا ہوتی ہیں ... تعالیٰ ... ہم نفی
کریں، لا شریک لہ ولا ولد لہ ولا والد لہ ولیس بجسم ولا جوھر ولا عرض ولا یشابہ
شیئا ولا یماثل شیئا۔ اسی ... ہے تو ذکر ... صفت کا اس سب جنس کے ... اشارہ ہے۔

آٹھواں لامعہ ... اسم ... اور یہ اشارہ ہے ... جنس کے اسماء کی طرف
وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ... دنیا میں ... اور آخرت میں ... ہم ... کی جادر سے
برہنہ ہوں اور برزخ میں پہونچیں ... آئیگا اور جب قبر سے اٹھیں اور ... روح
... میں ... مثلاً ... قوت و ... کے ان جسموں میں حلول کریں ...
... کے ... وصف کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ اور وصف ...
کے ... رکھے جاتے ہیں ... المصیر اشارہ اجمالی ہے اسم جنس کے اسماء کا اور ملک یوم الدین
بھی اشارہ ہے اجمالی انہیں اسماء کا۔

نواں لامعہ یہ آیۃ ذکر ہے کامل ... جنکی معرفت تمام ... پوچھے ...
سب ... ہوئے ہیں ... تحقیق ان کے سوا اسکی ... کوئی نہیں

فقیر کو منکشف ہوا ہے کہ آیۃ رَفِیۡعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الۡعَرۡشِ یُلۡقِی الرُّوۡحَ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ
مِنۡ عِبَادِہٖ لِیُنۡذِرَ یَوۡمَ التَّلَاقِ یَوۡمَ هُمۡ بٰرِزُوۡنَ لَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنۡهُمۡ شَیۡءٌ لِمَنِ الۡمُلۡكُ
الۡیَوۡمَ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ سعادت شمس سے بہت نزدیک ہے اور وہ جو مریخ کی سعادت
سے بہت قریب ہے اُس کو مریخ کے منسوبات میں کام میں لاتے ہیں اور فقیر کو یہ بھی معلوم ہوا
ہے کہ ذی البطش الشدید فعّال لما یرید مریخ کی سعادت سے بہت مناسب ہے۔

تیسرا لمعہ عدد اور وضع متعین مقرر کرنے میں وہ ہیئت خاص متعین کرنے میں بعضے مناسبات
ہیں کہ صفات ملکیہ کے مدد کرنے والے ہیں یا اس صورت شابہ کے تسخیر کی تاکید کے واسطے
ہیں یا تقییر کرنا اس عدد کا جو قوت بیت سے نزدیک ہیں یا استحضار کرنا قوۃ شابہ کا کہ اُس تاثیر کا
ہے خصوصیت کے ساتھ اور اس کو فراست سے معلوم کرتے ہیں یا بروید وباب ور بڑی
بحث ہے طول طویل۔

چوتھا لمعہ عارف کامل کبھی متوجہ ہوتا ہے قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کی طرف
اور یکبارگی ہی اُن کے سب خواص جان لیتا ہے۔ اس کے بعد کہ قرآن مجید کی حقیقت و
عظمت جو ملکوت میں ہے اس سے واقف ہوتا ہے اور اُس کے نور کو حاصل کرتا ہے اور اس
سے تمسک کرتا ہے تو اس وقت اس عارف کو معلوم ہوتے ہیں بعضے اثر قرآن مجید کے
مجملا اور اُس صورت اجمالیہ کو آفات سے بچنے کو اور جس میں چاہے صرف کرتا ہے شیخ اس
قسم سے بعض سورتیں اور آیتیں ذکر کرتا ہے پس غور کر۔

پانچواں لمعہ یہ فقرہ بہت بڑا حصار ہے چوروں اور شیاطین اور ظالموں سے حفاظت
کے واسطے پڑھنے والے کو چاہیے کہ جس وقت وہ پڑھے قرآن مجید کے احاطہ کرنے کی صورت اپنے
خیال میں رکھے اور ہاتھ گرد گرد پھیرے یا عصا سے خط کھینچ لے اپنے اسباب کے گرد اور
جو ظالم کے سامنے جائے اور خوف دیدیہ اُس کا غالب آئے تو پڑھے کہیعص اور ہر حرف کے
ساتھ اپنے ہاتھ کی انگلی بند کرے اور کہے کفٰی اور پڑھے۔ حٰم عسق اور ہر حرف کے ساتھ
بائیں ہاتھ کی انگلی بند کرے اور کہے حمایتنا بعد اُس کے جب اُس ظالم کے مقابل جائے
دونوں ہاتھ کھول دے اور اُسکی طرف پھینکے۔ فَسَیَكۡفِیۡکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
پس کفایت کرے گا خدا تعالیٰ اُس کو ظالموں کے شر سے اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

پہلا لمعہ اس آیۃ کا نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے واسطے ہے جو اللہ تعالیٰ

آپ سے مدد کرے گا دشمنوں کی شر سے بچانے کا اور تمام خلقت میں دین پھیلانے کا لیکن
شیخ ایک طرح سے استنباط دوستے ظالموں اور باغیوں سے حفاظت کی صفت استحضار کرتا ہے
اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفایت کی بشارت بسبب ایسے ماخذ کے ہے کہ
حقیقت میں حکم کا مدار اسی پر ہے اور وہ آدمی کا نصیب ہے خلقت کو دوسے شفقت ارشاد کرنے
کا ہے اور اُس کی کارسازی کرے گا اور اپنی مراد اُس کے ہاتھ پر ظاہر کریگی کہ ان اللہ بالغ امرہ تو
اپنا حال اور اللہ کا معاملہ اپنے ساتھ اس کلام سے سمجھتا ہے جیسے کلمہ لا نقل ہو اُف سے
مارنا حرام سمجھا جاتا ہے اور بطریق فال کے کہ اعمال تصریفیہ میں بہت معتبر ہے اس آیۃ سے تمسک
کرتا ہے اللہ کی عنایت سے کفایت کے واسطے۔

دوسرا لمعہ اس آیۃ کا مشہد یہ ہے کہ مصلحت کلیہ کے موافق نور عرش کے چنگارے نازل
ہوتے ہیں ملاء اعلیٰ میں اور ملاء اعلیٰ سے ملاء اسفل میں اور وہاں سے عالم شہادت میں اور وہ نور
عرش تصرف کرتا ہے الہاموں کا اور تغیرات کا شریروں کی کوششوں میں تاکہ اُن کی مراد
انجام کو نہ پہنچے اور اس پڑھنے والے کو اول الہاموں اور تغیرات سے تصور ہوتا ہے کہ یہ
اُن پر غالب ہو اور اُن کے مکروں کو دفع کرے اور ملاء سافل کو الہام کرنا اپنی مدد سے اور
اپنے آدم کے خطروں کو آراستہ کرنا اُس کے واسطے اور جب یہ مشہد تمام ہو عارف پر اللہ تعالیٰ
بسبب ظہور کے تجلی کی ہے اپنی ذات سے اُن کا شر دفع کرتا ہے مالک کے الہام سے اور وہ
جو حدیث میں آیا ہے اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم اسی مقام سے ہے اور یہ مشہد کفایت
ہے کہ نور عرش سے پیدا ہوتی ہے لیکن وہ جو کفایت مقام تدبیر سے نازل ہوتی ہے عالم کی
تقریب سے تو خیر مطلق کے واسطے اس کے بندہ رضا پر ہے اور استعداد والے کی استعداد کے
موجود کرنے کے واسطے اور جو اُس کی فطرت میں پوشیدہ ہے۔

تیسرا لمعہ یہ آیۃ سب چیزوں سے بہت نفع کی ہے دشمنوں کے شر سے کفایت طلب کرنے کو
اگر پڑھنے والا نماز کا شوقین ہے تو اس آیۃ کو ہر رکعت میں تین سو مرتبہ پڑھے یا دو رکعت میں
ہر رکعت میں پچاس مرتبہ پڑھے اور جو پڑھنے والا ذکر کا شوقین ہے ہزار بار ہر روز پڑھا کرے سات
دن تک اور جو نہ ہو سکے تو سم کافی سے مدد لیگا یہ بار پڑھے سترہ امر مستول عنا وعن
من یلیق اشاحوالیں لہ لا یخفی علیکم اللہ من وراءھم محیط بل ھو قرآن مجید
فی لوح محفوظ۔ یعنے عرش کا پردہ پڑا ہوا ہے میرا اور خدا کی چشم عنایت ہم کو دیکھ رہی ہے۔

خرق عادت سے کوئی امر قدرت نہ پایگا اس کے بعد شیخ تلاوت کرتا ہے بَیّنہ واللہ من ورائھم محیط یعنی
مدد تعالیٰ ان کے پیچھے کی طرف سے ان کو احاطہ کرنے والا ہے بلکہ یہ قرآن باعظمت ہے لوح محفوظ
میں ثبت ہوا۔

پہلا لامعہ نور عرش جس کا بیان ہو چکا ہے کی تدوین علما عالی کے الہاموں سے اہل زمین
پر جاری ہیں اور اسی نور کے حصول سے ان کے دین و دنیا کی اصلاح ہے شیخ نے اس نور کو
پردہ کا تخیل کیا ہے اور اس پردہ میں چھپتا ہے دوسروں اور غیبوں کی آنکھوں سے اور تخیل
میں یہ نکتہ ہے کہ قوت تخیلیہ اور جمیع سب عقل کے تابع ہوں اور طلب عزیمت قویہ کے
ماخوذ ہوں یہاں مقصد پناہ میں ہوتا ہے اور پناہ میں ہونا پردہ کے تخیل سے تمام اور
بناتا ہے اسی واسطے کہتا ہے۔ سمنزا ہوں صدہوں خدمنا

دوسرا لامعہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت عرش سے گذر کر عالم سے عبور کر کے اس بندہ کی طرف
متوجہ ہوتی ہے اور الہاموں اور حالوں سے اس بندہ کے ملابست میں تصرف کر کے اپنی مراد
پوری کرتی ہے شیخ اس حفاظت کو نگہبان کے طور سے تخیل کرتا ہے کہ بالکل اس طرف
متوجہ ہوا نہیں دو وجہوں سے جو کہ مذکور ہیں بیان ہو چکے ہیں اس واسطے کہتا ہے عین
اللہ ناظرۃ الیہ۔

تیسرا لامعہ شیخ تیسری بار اسے آشکار کرتا ہے جو لفظ ثقة و عین میں متضمن ہے اور معنی
کو خوب روشن کرتا ہے کہ قول اللہ ثقۃ و عینہ اس واسطے کہ دعا تیری مستجاب ہے اور یہ دعا
طلب کرنا عزیمت کی قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور قوت عزیمت ہی دعا کی روح و سر ہے۔

چوتھا لامعہ یہ کلمے دو احتمال رکھتے ہیں ایک نوید کہ شیخ پر منکشف کردیا ہوگا کہ تو عظیم
اس مقام سے اس کی متوجہ ہوتی ہے اور وہ تو عظیم متوجہ شریعت عالم کے اس کے دور
کی تدبیر سماگئی ہے یہ متوجہ ہوتی ہے اس ستر مکنون کی طرف اور اپنے نفس کو ان تین
نکتوں سے حرکت دیتا ہے اور ہشیار کرتا ہے اور اس کو تمام ہمت سے بتاتا ہے اس سے
معلوم کرتا ہے دوسرے یہ کہ طلب کرتا ہے بطریق عزیمت و تاکید کی جمعیت کے اور اس کے
واقع ہونے کا یقین کرتا ہے اور حسن قبول کی بھی امید کرتا ہے سیواسطے خبر کا صیغہ اختیار
کرتا ہے اور سب کو بطریق خبر کے بیان کرتا ہے اور وہ جو شیخ کے تمام مقامات معلوم ہوا ہے
وہ کلی وجہ اس کی بیان کرتا ہے

پانچواں لامعہ واللہ من ورائھم محیط اس کا شان نزول کفار مکذبین کے باب میں
ہے اور ان کے واسطے سخت وعید ہے طرح طرح کے عذاب کا لیکن شیخ ایک طرح کے استنباط
سے اللہ کا احاطہ یعنی تمام مخلوقات پر علم و کفایت و حفاظت کی جہت سے سمجھتا ہے اور اس
کلمہ پر سلسلہ عنوان اس تجلی معنوی کا کرتا ہے۔

چھٹا لامعہ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ اس کلمہ کے اصل معنے قرآن عظیم کی
حقیقت کا بیان اور کفار مکذبین کا رد ہے لیکن شیخ ایک وجہ کا استنباط سے اس کلمہ میں نظر کرتا ہے
اپنی راسخ نسبت پر کہ سبب ہے قرآن کے نزول کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وحی کا نمونہ ہے
افضل الانبیا پر اور اس کو اپنے ذہن میں مستحضر کرتا ہے اور اس کے ساتھ اپنے کی طلب میں کام
کرتا ہے اس واسطے کہ نسبت اہل اللہ کی سعادت ہے اور قوی کیمیا ہے اور اسم اعظم ہے
جس امر میں اس سے تمسک کریں نافع اور مفید ہے۔

ساتواں لامعہ یہ فقرہ بہت پڑھنا چاہیے جادو اور نظر لگنے کو اور حسد کو اور آسیب جن
اور چوری آوری کو جیسے بسم اللہ پڑھنا ہے تمام شر اور آفت چوروں اور حملوں سے اور
یہاں یہ نکتہ ہے کہ وہاں قرآن عظیم کو بمنزلہ حصن کے ہے اور ایک صورت کا تخیل کیا کہ
نگہبانی میں آفت مخصوصہ کے کام میں آنے اور یہاں نور عرش اور عین اللہ مانا ہے اور یہ
امر شامل ہے اور ذکر سے اور عین نظر لگنے سے پناہ دیتا ہے یہاں یوں جاننا چاہیے کہ صورت شاید
آسیب اور عدو کے سبب خلاف کاموں کے اور تخیلات کے کہ برے کاموں کے ضمن میں
آتے ہیں منکشف ہوتے ہیں۔ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین یعنی فی الفعل ہر حال
بہتر ہے نگاہبانی کرنے کو اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

پہلا لامعہ یہ وہ کلمہ ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا ہے جس وقت بنیامین کو بھائیوں
نے ساتھ لے جانا چاہا اور ان سے بنیامین کی حفاظت کے قول و قرار مضبوط کر لئے ہیں پھر توکل کے
نسبت سے حضرت یعقوب کے باطن سے جوش مارا اور اس کے سبب کو چشم حقارت سے دیکھا
اور اسے کچھ نہ سمجھا اور اپنا کام حضرت ربوبیت کو سونپا اور اس کی نگہبانی اور توکل
سے تمسک کیا۔

دوسرا لامعہ شیخ یک طرح کے استنباط سے صوفیہ کے قواعد میں سے اس آیہ کی تلاوت
کے ضمن میں ایک امر سمجھتا ہے اور وہ اسباب ظاہری کو نہ دیکھنا اور ان سے چشم حقارت سے

دیکھتا ہو اس اپنے متعہ کی حفاظت کی طرف بھاگے اور سب کو چھوڑ کر اللہ کی حفاظت کیطرف بھاگے اور سب کو چھوڑ کر اللہ کی حفاظت میں پناہ ڈھونڈنی اور اس آیت کی تلاوت اس کو اس حالت کی تحقیق کی طرف دلالت کرتی ہے اور توکل جو شیخ کے قلب میں پوشیدہ ہے اسے حرکت دیتی ہے اور ظاہر کرتی ہے اور یہ حال اس آیۃ کا مشبہ ہے اور اس کا مدلول ہے اہل حوال کاملوں کے نزدیک۔

تیسرا لامعہ یہ کلمہ بہت مبلغ سبب ہے حفظ نفس کے باب میں اور اولاد کے باب میں اور جو حال شہہ سے متوقع ہو تو اگر کوئی شخص چاہے کہ اُس کے متاع کیڑے سے محفوظ رہے یا چوروں سے محفوظ رہے تو ایک مربع میں تکیہ کرے اور ایک کاغذ پر یا ٹھیکری پر لکھکر اپنے متاع میں رکھدے اور اگر کوئی راہ میں رہزنوں کا خوف یا چوروں کا ڈر رکھتا ہو یا کوئی ظالم چاہے اُس پر زیادتی کرے تو اگر نماز کا شوقین ہے تو نماز میں پڑھے صلوۃ تسبیح کی طرح چار رکعت میں تین سو بار و رجو اُسے ذکر میں حلاوت آتی ہو تو یکہزار اور ایک دفعہ اُس کا ختم کرے اگر ہو سکے ایک ہفتہ اس کا ختم کرے اچھی ساعتوں میں جیسے آدھی رات یا وقت زوال یا بعد عصر یا آفتاب طلوع ہونے سے پہلے وَاللهُ غَفُورٌ وَلِيِّيَ اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ تحقیق میرا کارساز خدا ہے جس نے قرآن مجید نازل کیا ہے اور وہ کارسازی کرتا ہے اچھے کام کرنے والوں کی۔

پہلا لامعہ یہ کلمہ ہے کہ خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر کیا ہے کہ اس سے تکلم کرے جس وقت کافروں نے بتوں کی عبادت کا اصرار کیا اور ڈرایا کہ یہ بت تم کو نقصان پہنچائیں گے تو اللہ تعالی نے فرمایا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ إِنَّ وَلِيِّيَ اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ یعنی میں تمہارے بڑے اندیشوں سے نہیں ڈرتا اور تم سے اور تمہارے بتوں سے مجکو کچھ ضرر نہیں پہنچے گا تحقیق میرا کارساز خدا ہے۔

دوسرا لامعہ شیخ ایک طرح کے استنباط سے ایک حالت کو یاد کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دشمن غالب ہوں اور ضرر پہنچانے کا سامان جمع کریں اور کسی طرح ضرر پہنچانے سے باز نہ رہیں اور وہ اپنے دل سے اللہ کی ولایت کی طرف بھاگے اور سب حاجتوں میں اُس پر بھروسا کرے اور کسی کو سوائے قدرت وجوبیہ کے مؤثر نہ جانے اور اپنے سب کام خواہ نفع حاصل کرنا خواہ ضرر دفع کرنا اُس کو سونپے اور اپنے تئیں اللہ کی ولایت کے ہاتھ میں جیسے بچہ دال

کی گود میں یا میت غسال کے ہاتھ میں تصور کرے شیخ اس کلمہ سے اس حال کو حاصل کرتا ہے اور اپنے دل کو اُس کیو سے حرکت دیتا ہے اور ہوشیار کرتا ہے تو سعادت کے قریب ہو۔

تیسرا لامعہ اور اعظم تولی کی قسم کتاب نازل کرنی اور شریع مقرر کرنی ہے اس لئے کہ اس تولی سے مقصود انسان کی صورت نوعیہ ہے اور اس کا فائدہ عام ہے دنیا و آخرت میں تو کتاب کے نزول کا ذکر عارف کی نظر کے سامنے تولی کی صورت بنا دیتا ہے اور عارف کے دل کو مصروف کر دیتا ہے اُس مقام کے تعین کی طرف۔

چوتھا لامعہ مقام تدبیر سے جو تولی پیدا ہوتی ہے اور اسکی بنا پورا کرنے پر ہے اس امر کے جو آدمی کے نفس میں روح ڈالنے کے وقت مضمر کیا ہے اور جو اُس سے علاقہ رکھیں اور وہ عام ہے نیک و بد دونوں کے حق میں اور جو تولی کہ تدلی کے مقام سے ظاہر ہوتی ہے اُسکی بنا قبول پر ہے اس شخص کو بعد لے سے خطیرۃ القدس میں داخل ہونے کے قابل جانتے ہیں اور اسکی طرف نقطہ لحبیہ توجہ ہوتا ہے اور اُس کی جبلت اور کسب ظاہر و باطن کے فیضوں کی استعداد رکھتی ہے بعد اس کے ملائکہ میں نداکرتے ہیں کہ الا ان اللہ احب فلانا فاحبوه اور وہاں سے اُس کے سب کاموں کی کارسازی اور ہر مکروہات سے حفاظت ظہور میں آتی ہے یہاں جو مراد تھی تولی تھی فرمایا وھو یتولی الصالحین

پانچواں لامعہ نفقۃ الغیب کے واسطے یہ آیت بہت اثر رکھتی ہے اور انتقام شہر اور شریر کے واسطے اگر پڑھنے والے کو نماز میں حلاوت ملتی ہے تو صلوۃ تسبیح کی طرح پڑھے اور جو اُسے ذکر میں بہت حلاوت حاصل ہوتی ہو موافق عدد اسم ولی کے بعد ہر نماز کے پڑھا کرے حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ترجمہ کفایت کرنے والا ہے میرا خدا تعالی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُس پر میں نے توکل کیا وہ پروردگار عرش عظیم کا ہے۔

پہلا لامعہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کا یہ ذکر فرمایا ہے جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کو اسلام کی دعوت فرماتے تھے اور طرح طرح کی نیکیاں رشاد کرتے تھے اُن میں بہت کچھ لوگوں نے نفاق اختیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے ہوئے جب نہ ہوئے تو اللہ تعالی نے فرمایا۔ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

دوسرا لامعہ اس ذکر مشہد اسکی قدرت وجوبیہ کا دیکھنا ہے کہ تمام عالم میں تصرف

کرتی ہے مقام تجلی سے جو اللہ تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے انسان کے سب حالات میں صور کرتے
ہیں نفس میں، وطن میں اور اولاد میں، اور عزت و آبرو میں ان سب موں کی طرف سے کچھ تنگی
نہیں ہے۔ گر ہے تو اس شخص کی جہالت اور کسب کی جہت سے ہے کہ ایک جہت سے اس
کی کفایت کی منفعت ہے دوسری جہت سے نہیں ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جیسی ...
ہیں ذات حق دوسرے یہ معنے کہ کوئی متوں ہو اور غالب تمام مخلوقات پر نہیں مگر ذات
حق اور یہ معنی جیسے معنی کا باطن ہے اس واسطے کہ عبادت متحد نہیں مگر تولی کے متحد ہونے
سے تدبیر ... ہیں کہ ... میں کوئی مؤثر نہیں مگر فہم قدرت وجوبیہ تنہا اور یہ معنی ہیں کہ زمین و
آسمان اور تمام موجودات کا کوئی خالق نہیں مگر حق تعالیٰ اور یہ معنے دوسرے معنی کے باطن
ہیں اور یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ کی تحقیق حقیقت میں نہیں مگر ظہور ایک حقیقت واحدہ کا
... کے ... ہیں اور معنے باطن میں نہیں ہے معنے کے حاصل کلام یہاں مراد معنے تولی کے
متحد ہونے کے ہیں ... حقیقت ... جو تدبیر کرنے والا عرش پر مستوی ہے اسی واسطے جیسی
اللہ وعلیہ توکلت کے درمیان کلمہ ... ہوا ہے تاکہ اس کے معنے پر دلالت کرے۔

تیسرا معنی ... قرآن عظیم میں ... واسطے آیا ہے جیسے کہ
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ یہاں معنے توحید تولی کی معرفت کے لئے ... اور جیسے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ یہ اشارہ ہے فوق ...
ملک سموات و ارض کا اور کبھی یہ معنے ترتیب ... کے مددگاری کے اور کبھی عذاب سے ڈرانے
کے لئے ہے اور یہ قرآن مجید کے غرائب سے ہے پس غور کر۔

چوتھا معنی علیہ توکلت خبر کی صورت میں ہے یعنی ... خبر ہے اور یہ معنے میں انشاء ہے یعنی
... صفت اعتماد کے واسطے گویا یہ کلمہ عین اس حالت کا ہے اور اس کا لگاؤ بھی
ہے جیسے آواز آخ ... کے درد کا بھائی ہے کہ دونوں ایک چشمے سے جوش کرتے ہیں اور
باہم متلازم ہیں تو یہ کلمہ عارف کو اس مقام کی حقیقت سے واقف کرتا ہے جیسے آخ آخ سے
سینے کا درد معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں معنی وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اس کلمہ کا لانا عارف کو تولی کی حقیقت کی
صورت کی تصویر دکھا دیتا ہے جو تولی کے تجلی اعظم سے ظاہر ہوتی ہے جیسے اصولیوں نے کہا
ہے کہ حکم کا معلق کرنا مشتق پر دلالت کرتا ہے مبدأ اشتقاق کی علت پر اسی طور وصف

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ عارف کے روبرو مستحضر کر دیتا ہے نور الٰہی کی صورت کہ عرش پر استوا کے سبب
عالم میں پھیلا ہوا ہے اور لانا لفظ عظیم کا تاکید کے واسطے ہے اس کے استحضار کے لئے

چھٹا معنی شیخ ابوالحسن نے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کے خواص میں ایک رسالہ
لکھا ہے اس کا نام ... الجلیل فی خواص حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس کلمہ
کے خواص ہیں اور اس سے تمسک کرنے کے طریقے لکھنے میں اور تلاوت کرنے میں لکھا ہے۔
اور جو کچھ حسبنا اللہ ونعم الوکیل میں لکھا ہے سب حسبی اللہ لا الہ الا ھو میں جاری ہے
بلکہ بہتر ہے ... کہ اس سے ... مشکل حفاظت کے واسطے طریقے ... اور ... لئے اور
دشمنوں پر نصرت کے واسطے یہ کلمہ کیمیا ہے اور عجیب تاثیر ہے اس کا ...
کے عدد اور کافی کے عدد اور کفیل کے عدد اور ناصر کے عدد کے موافق ہے جس اسم کی حاجت
ہو اس کے عدد کے موافق پڑھے بہت اثر رکھتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

پہلا معنی برکت ڈھونڈتا ہوں میں اللہ کے نام سے کہ اس کے نام سے ضرر نہیں
کرتی کوئی چیز ضرر کرنے والیوں میں سے نہ زمین اور نہ آسمانوں میں اور وہی ہے سننے والا
اور جاننے والا۔

دوسرا معنی اس دعا کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اسے صبح
و شام تین تین مرتبہ پڑھ لے اسے کوئی چیز ضرر نہیں کرتی شیخ اس دعا سے تمسک
کرتے تھے ضرر دفع کرنے کو۔

تیسرا معنی جب اسماء الٰہی شریعت میں نازل ہوئے اس لئے کہ ان سے اللہ سے تقرب
کریں ان کی بلندی اور ان اسماء کی عظمت ملاء اعلیٰ میں ظاہر ہوئی اور ملاء اعلیٰ سے ملاء اسفل
نے ... سیکھے اور یہ شروع تعویذ اسماء الٰہی کا ہے پھر جب اہل اللہ نے ان اسماء سے تقرب
ڈھونڈھا اور ان کو کثرت سے پڑھا تو ان کے ذہن میں ہر اسم کی صورت مثالیہ متمثل
ہوئی اور اعمال کے لکھنے والوں نے جب ان کی تلاوت کو اعمال ناموں میں لکھا اور
اس صورت مثالیہ کو صحیفوں میں منقوش کیا اور وہاں سے خطیرۃ القدس میں عود کیا
جیسے ایک آئینہ میں صورت دوسرے آئینہ سے منقوش ہوتی ہے اور یہ آخر سلطنت اسماء
الٰہی ہے عالم کی طبیعت میں اسماء الٰہی کا اثر ہوا اور بجائے افسوں و منتر کے اسکی تاثیرات

عالم میں آشکار ہوئے، انکو دفع کرنے کو زمین کے ضرر کی چیزوں سے جیسے درندہ اور ہوام کے اور آسمانی ضرر دینے والے جیسے ستاروں کی نحوست اور آسیب و جن وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے اور ہر ضرر دینے والے کے واسطے ایک اسم خاص ہے کہ اُس کا ضرر دفع کرتا ہے لیکن عارف ان سب اسماء کو اجمالاً ملاحظہ کرتا ہے اور سب سے ایک بارگی تمسک کرتا ہے مضرت کے دفع کرنے کو یہ اشارہ اسی معرفت عجیبہ کی طرف ہے اس دعا میں

چوتھا معمہ نکتہ یہ جو کہا لا یضر مع اسمہ شیئ اور یوں نہ کہا لا یضر مع شیئ اُس میں یہ نکتہ ہے کہ پہلے عبارت وصف ذات الٰہی کا ہے اور دوسری عبارت وصف اسم کا ہے۔ سو غرض تو یہ ہے کہ اس قہر کی علت مضرات پر اور مضرات کا بیکار کرنا اُس کی نسبت ذاتی الٰہی سے ہے تو واجب ہوا اختیار اولیٰ کا۔

پانچواں معمہ یہ دعا بہت اثر رکھتی ہے دفع کرنے میں ہر ضرر دینے والی چیز کے مثلاً درندے اور ہوام اور سرد مزاجوں کو ٹھنڈا پانی اور گرم مزاجوں کو گرم پانی اور دوا اور غذا جس میں احتمال ضرر کا ہو اور نظر لگجانے اور جادو اور درد اور ورم وغیرہ اور بد آدمی سے جو خوف بدی کا ہو چاہیے کہ اس دعا کو تین بار یا سات بار پڑھے اور جس سے خوف ہو اُس پر دم کردے یا اسکی طرف پھونک مار دے اور جو وہ حاضر نہ ہو تو اُس کی صورت خیال میں حاضر کرے اور اسکی نسبت سے دم پڑھے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ پھرنے کی طاقت نہیں اور کام کرنے کی توانائی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ بلند قدر بزرگ مرتبہ والا ہے۔

پہلا معمہ یہ کلمہ بڑی معرفت کا ہے اور وہ معرفت یہ ہے کہ سب موجودات کی طبیعتیں مع اپنے لوازم اور مقتضیات کے موجود ہوئیں تو مبداء نے پھر ان کو پکڑا اس لیے کہ ان کو خیر مطلق مشہ بہت دی تو تیض وسط سے ہر طبیعت میں تصرف فرمایا تو عالم میں خرق عادت مقررہ پیدا ہوئی اور حقیقت میں وہ خرق عادت بھی ہمیشہ سے ہر زمانے میں اور ہر ملت میں جاری ہے۔

دوسرا معمہ جب عارف یہ حال اپنے نفس میں منقوش کرتا ہے یعنی عقل بھی اُس کی اس کو سمجھتی ہے اور خیال و وہم بھی اسکی متابعت کرتے ہیں اور یہ حال ایک تاثیر پیدا کرتا ہے عالم میں اور وہ برزرہتا ہے ملابسات کا تاثیر سے جیسے تمہیں معلوم ہے کہ اعتقاد کا اثر بہت ملابسات میں ہوتا ہے اور یہ حال اور اعتقاد بمنزلہ دعا کے ہے اور یہ ایک طلسم ہے کہ مبداء فیض سے فیض حاصل کرتا ہے اور یہ امر آخرت میں بہت واضح ہوگا اسی واسطے لاحول ولا قوۃ الا باللہ گناہ جھاڑ دیتا ہے کہنے والے کے اور ان گناہوں کو عذاب سے باز رکھتا ہے اور اسی امر کا اشارہ ہے حدیث شریف میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے اور اسی طرح اُمید مغفرت کی اور یہ تمنا کہ خدا غفار ہے بعض گناہ اس شخص کے نفس سے جھاڑ دیتا ہے۔

تیسرا معمہ یہ کلمہ بہت تاثیر رکھتا ہے نظر بد اور جادو کے رد کرنے میں اور رجعت اور بددعا کے رد کرنے میں اور ہمت اور اہل ہمت اور جو ان کے مانند ہو بہت تاثیر ہے بسم اللہ الذی لا یضر آہ کے ان مضرات کے دفع کرنے میں جو محسوس ہوں اور اکثر تاثیر لاحول آہ کے غیر محسوس چیزوں میں ہے جیسے ہمنے بیان کیا ہے بسم اللہ اور ستر العرش میں۔

اختتام مقصد

مقصد تمام ہوا۔ تمام ہونے پر ایک سو گیارہ معموں کے اُنتیس فقروں کے ضمن میں اور جب ہم یہاں پہونچے شرح حزب البحر سے جیسا ارادہ تھا فارغ ہوئے بحمد اللہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اور یہ سب حکایت ایک مرد وجدانی تھا کہ یکبارگی بجلی کیطرح چمکا اور شاید جو یاد رہا لکھا گیا مگر کچھ تھوڑا سا کہ حفظ حدیث اور علم و دانشمندی سے متعلق تھا اب کچھ مضائقہ نہیں کہ حزب البحر کی دعوت کا طریقہ جو مشائخ نے دعوت کی کتابوں میں لکھا ہے ہمیں تاکہ حزب البحر کی سب باتیں بیان ہوجائیں کوئی بات رہ نجائے۔

خاتمہ

بعضے عاملوں نے کہا ہے کہ جو شخص چاہے کہ حزب البحر کا عامل ہوجائے تو اول زکوٰۃ ادا کرے۔ ترک حیوانات جلالی و جمالی کرے اور بدھ کے روز اعتکاف کرے اور بدھ و جمعرات و جمعہ کو روزہ رکھے اور ہر روز بعد غسل اور ایک دوگانہ کے اکتیس مرتبہ پڑھے یا بارہ دن چڑھتے چاند ہر روز تینتیس دفعہ پڑھے یہ فقیر عفی عنہ کہتا ہے کہ یہ عدد اس لیے اختیار کیا ہے کہ آفتاب کے تین سو ساٹھ درجے ہیں تین ستوں میں یہ بارہ برجوں کے ضمن

اور اگر کوئی بادشاہ چاہے کہ اسے ظفر پہنچے یا کسی ایسی جگہ پر پڑے کہ وہاں درندے بہت ہوں سات دفعہ اس حزب کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر سارے بدن پر پھیرے اور جو کسی کام میں عاجز ہو تو ایک دن صاف مقام میں جا کر بعد غسل کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد سلام کے پانچ مرتبہ یہ سات مرتبہ پڑھے محبت کے واسطے بارہ دفعہ یا سات دفعہ پڑھ کر گلاب پر دم کرے اور جب جب نام پر پہونچے ستر دفعہ کہے یُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور اس کے بعد کہے یا الٰہی فلاں بن فلاں کی محبت فلاں بن فلاں کے دل میں دے تین دن اسی طرح سے پڑھے جس وقت وہ شخص سامنے آئے تو مقصود حاصل ہو تھوڑا سا اس کے ہاتھ منہ پر پھیرے اور دشمن کے واسطے بارہ دن تک ہر روز پڑھے جب پہونچے و اِمْسِ بمعنی جو عداوت ہو پہونچے [illegible] الی سوال پر ستر دفعہ کہے یَا اَللّٰهُ الْقَوِيُّ [illegible] بلاقی [illegible] کے بعد کہے خداوند فلاں بن فلاں کو اپنے قہر میں مبتلا کر اور آنکھ کان اور زبان اسکی بند کر یہ فقیر کہتا ہے جو شخص دشمنی دل میں رکھتا ہو اس کے واسطے شامت ہو [illegible] سب ہے وجود دشمنی دشمن کے حق میں رکھتا ہو اس کے واسطے [illegible] شفا کے واسطے بارہ دن تک ہر روز بارہ دفعہ پڑھے جب پہونچے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ آخر ستر دفعہ پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور فلاں کو واسطے دفع دوا بیماری کے بارہ دن تک بارہ دفعہ پڑھے جب پہونچے یَا مَنْ یَعِیْدُ [illegible] ستر دفعہ کہے یا عزیز کے بعد عزیز کر فلاں بن فلاں کی آنکھ میں پھر تین دفعہ نماز پڑھنے کے بعد پورا کرے دعوت کے جب سے گھر سے حزب ایک دفعہ پڑھے اور واسطے بے خوف ہونے راہ کے اور سلامتی سفر کے چاہیے کہ سفر سے پہلے تین دن روزہ رکھے اور مدت منزلوں کے روز بارہ دفعہ پڑھے۔ جب یہاں پہونچے بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا بِحَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ پر ستر دفعہ کہے یَا حَفِيْظُ احْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِيَّاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بعد اس کے جب روانہ ہو اور جب کہیں اترے اور وہاں خوف کی بات ہو دیکھے پڑھے اور کشتی کی حفاظت کیواسطے سوار ہونے سے پہلے تین دن ہر روز ستر دفعہ پڑھے جب پہونچے سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ پر ستر دفعہ پڑھے یَا حَفِيْظُ احْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِيَّاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اپنے خداوند میں اپنے تئیں اور اپنے مال و اسباب

اور رفیقوں کو امانت سونپتا ہوں خیریت سے کنارہ پر پہونچ اس کے بعد کشتی میں پانچوں وقت یہ حزب ایک بار پڑھے اور جب طوفان آئے تو پڑھے جب تک طوفان موقوف نہ ہو۔ اور واسطے اگری کے واسطے تیر زنا تک ہر روز بیس دفعہ پڑھے۔ جب اَسْتَغْفِرُ هَا عَلَيْنَا پر پہونچے تو ستر دفعہ پڑھے۔ یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ یَا رَزَّاقُ ارْزُقْنِیْ [illegible] اور جب بیوی کو دقت ہو اور سات درویشوں کو روٹی اور شیرینی بقدر مقدور کے موافق دے کہ اس پر فتوح کے دروازے کھل جائیں۔ اور واسطے قرض کے چاہیے تین دن تک ہر روز بارہ مرتبہ پڑھے جب پہونچے اَدْعُوْنِیْ پر تو ستر دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاَدِّ عَنِّیْ دَيْنِیْ [illegible] اور واسطے کنوئیں کے جس کا پانی کڑوا ہو کنوئیں کے پانی پر جو رات کو کھینچا ہو تین رات تک ہر روز تین دفعہ پڑھے جب پہونچے [illegible] تو اس پانی کو موافق عدد کے پڑھے پھر اس پانی سے ہاتھ پاؤں دھو کر اس پانی کو [illegible] چھینٹ دے جہاں اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے اور لڑائی میں دشمن کے مقابلہ کے وقت لا یعلمون پڑھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں یہ بھی پڑھتے تھے اور یہی آپ کو حکم فرماتے تھے اور حبیب ابن مسلمہ جب دشمن کو دیکھتے تو انہیں یہ بھی معلوم ہوتا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے جو کوئی ہر روز سو دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا کرے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو خزانہ بتاؤں جنت کے خزانوں میں سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سر کے درد کے واسطے یہ بہت نافع ہے کہ جس کے سر میں درد ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ [illegible] بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ [illegible] بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ [illegible] بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [illegible] اور جب سفر درپیش ہو اور راہ زن [illegible] ہو اور زمین پر ہاتھ رکھے وہ تاکہ ان راہزنوں کی طرف پھینکے اور پیٹ ہاتھ [illegible] سے [illegible] پڑھے

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۔ راوی نے سخت قسمیں کھا کر کہا
ہے کہ ایک روز مجھے راہزن ملے میں نے یہ پڑھا اور ایک درخت کے تلے بیٹھ گیا تو وہ
راہزن آئے اور مجھے نہ دیکھا اور آپس میں کہتے تھے کہ ابھی تو وہ آدمی یہاں تھا ۔ اور بعضوں
نے روایت کیا ہے کہ جو سفر کا ارادہ کرے اور یہ چاہے کہ ہر آفت سے محفوظ رہے سفر میں
تو اسے چاہیئے کہ دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں
الحمد اور قل ہو اللہ احد اور بعد سلام کے سورۂ لایلف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اَصْحِبْنِي فِي سَفَرِي هٰذَا السَّلَامَةَ وَ
الْعَافِيَةَ وَاخْلُفْنِي فِي أَهْلِي وَمَالِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي بِخَيْرٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور میں کہتا ہوں
کہ اگر یوں کہے [illegible] تو بھی فائدہ ہے اور جو قیدی یا پکڑا ہوا ہو
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ہزار بار اور حسبنا اللہ ونعم
الوکیل ہزار ایک دفعہ یک نشست میں تو بہت جلد اللہ اسکو رہائی بخشے گا اور میں کہتا ہوں
اگر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے بدلے کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۔ اس آیۂ کریمہ کی خاصیت ہے کہ نامہربانوں کے دلوں کو مہربان کرتی ہے
جو اس سے بیزار ہوں وہ مہربان ہو جاتے ہیں اور مکاروں کے مکر سے بچاتی ہے جو شب
جمعہ کو آدھی رات کے وقت پڑھے تین مرتبہ اور پھر کہے ۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ يَا رَبِّ حَسْبِي عَلَىٰ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَاعْطِفْ قَلْبَهُ يَا مُقَلِّبَهَا عَلَيَّ وَدِّ لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ
تو بیشک اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو پھیر مہربان کر دیتا ہے اور مطیع کر دیتا ہے اور بعضوں سے
روایت ہے کہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
سات دفعہ شام کو پڑھے تو اللہ کفایت کرتا ہے جو ارادہ کرے سچا ہو یا جھوٹا ۔

تمام شد

کتاب جواہر مصنفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ تو تمام ہوئی اب دعائے حزب البحر مع اعتصام
و ختم و دیگر فوائد یہاں لکھی جاتی ہے بڑی تعریف ہے حدیث کہ اسکے پڑھنے و یکو ختم تمام ہو
طالب کو چاہیئے کہ اول سورۂ فاتحہ یکبار سورۂ اخلاص یکبار درود شریف ۱ بار پڑھکر بخشاوے
روح مبارک حضرت شاہ ابوالحسن شاذلی کو پہونچاوے پھر آگے اعتصام پڑھنا شروع کرے

اعتصام دعائے حزب البحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ
مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ
وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ○ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا
يَغْشَىٰ طَآئِفَةً مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ

لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ
اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۝ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ
شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ [لہ] ا بَا تَا ثَا جَ حَا
خَا دَ ذَ رَ زَا سَ شَ صَ ضَ طَا ظَا عَ غَ فَا قَ كَ لَ مَ نَ وَ
هَا لَا ءَ يَا رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ ۝

یہاں شاہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کرے۔

لہ یہ حروف اول سے آخر تک ایک سانس میں پڑھیں۔

دعائے حزب البحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ
رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِيْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ نَسْاَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ
وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ
لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا
زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
بانگشت شہادت تف کردہ سوئے دریا اندازد ۲
مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا
هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ
لِاِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمٰنَ

لہ یہاں اپنے مطلب کا تصور کرے ۱۲

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ
وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ سَخِّرْ لَنَا
كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ كٓهٰيٰعٓصٓ ○ كٓهٰيٰعٓصٓ ○
كٓهٰيٰعٓصٓ ○ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ○ وَافْتَحْ لَنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ○ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ○
وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ○ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ [1]
وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ○ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ○ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ
فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

[1] ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ کی چھنگلیا بند کرے (ک) پر، اس کے پاس کی (ہ) پر [illegible] کی بند کرے
انگلی (ع) پر [illegible]۔ انگوٹھے کو بند کرے اور دل میں مٹھی بند رکھے۔ دوسرے کہیعص پر
چھنگلیا سے ایک ایک حرف پر انگلیاں کھولے۔ اور تیسرے کہیعص پر پھر پہلے کی طرح بند کرے جب
ختم ہو اپنی چھنگلیا کھولے و فتح لنا پر دوسری و غفر لنا پر تیسری کھولے و ارحمنا پر کلمہ کی
اور و ارزقنا پر انگوٹھا کھولے۔

وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ
وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا
اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ
فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا
مٹھی راست بند [illegible]
وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا
عَلٰى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ
لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ [1]
يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

[1] [illegible] تا لا یرجعون دشمنان وحشیوں [illegible] راست بند کرے [illegible]

فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ

سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ

الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ○ وَقَدْ

خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ ○ طٰسٓمّٓ ○ حٰمٓ عٓسٓقٓ ○ مَرَجَ

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ

حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حُمَّتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ بَلْدَةٍ وَّقَضَاءُ حَاجَتِيْ مِنْ هٰذِهٖ

الْمُهِمَّاتِ الْمُهِمَّاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ فِي الْعَافِيَةِ

[illegible] وَعَافِيَتِيْ

قُلْ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا وَلَا تُسَلِّطْ

عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا وَكُفَّ اَيْدِي الظّٰلِمِيْنَ عَنَّا يَا

حَفِيْظُ احْفَظْنِيْ وَيَسِّرْ اُمُوْرِيْ وَحَصِّلْ مُرَادِيْ حٰمٓ حُمَّ

ـه حم اول بر خنصر خوانده دوم [illegible] سوم دست راست چهارم دست چپ پنجم بر خود دم کند
ششم بر زمین دم کند [illegible] دست برداشته دعا مطلب کند ۱۲ ـه حم خوانده
دست خود دم کرده بر تمام جسم خود دست بمالد ۱۲

الْاَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ

مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ

بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ ○ كِفَايَتُنَا

حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ

لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ

مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

ـه بر حرف از خنصر انگشت بند نماید از دست راست و مجنس بر حمعسق دست چپ فسیکفیکهم الله
خوانده انگشتان واکند و این آیت را سه بار تکرار کند ۱۲

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

سہ بار بخوانند

الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ○

اِخْتِتَامِ دُعَائے حِزْبُ الْبَحْر

يَا اللّٰهُ يَا نُورُ يَا حَقُّ يَا مُبِينُ اكْسُنِي مِنْ نُورِكَ وَعَلِّمْنِي مِنْ
عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِي عَنْكَ وَاسْمِعْنِي مِنْكَ وَابْصِرْنِي بِكَ
وَاقِمْنِي بِشُهُودِكَ وَعَرِّفْنِي الطَّرِيقَ إِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ
بِفَضْلِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ
يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ اسْمَعْ دُعَائِي بِخَصَائِصِ لُطْفِكَ آمِينَ آمِينَ
آمِينَ ○ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ہر دو دست بر زمین زدہ بر سر اگر مین

عَظِيمَ السُّلْطَانِ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ يَا بَاسِطَ
الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا دَافِعَ الْبَلَايَا يَا حَاضِرًا لَيْسَ بِغَائِبٍ
يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيفَ الصُّنْعِ

يَا حَلِيمًا لَا يَعْجَلُ اقْضِ حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ السَّلَامِ
الْمُنَزَّلِ الْمُقَدَّسِ الْقُدُّوسِ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ يَا دَهْرُ يَا دَيْهُورُ
يَا دَيْهَارُ يَا أَزَلُ يَا أَبَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ○ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
يَا كَانُ يَا كَيْنَانُ يَا رُوحُ يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ وَيَا
كَائِنُ بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ إِهْيَا شَرَاهِيَا[1] أَدُونِي أَصْبَاؤُتْ يَا
مُجْمِلَ عَظَائِمِ الْأُمُورِ سُبْحَانَكَ عَلَى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَكَ
عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَيْسَ
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ تمام شد اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ

[1] یہ چار نام سریانی ہیں یا عبرانی ۔

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

تذکرہ حضرت مؤلف رح

جاننا چاہیے کہ یہ حزب حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے یہ کنیت اُن کی ہے اور نام پاک اُن کا علی بن عبد اللہ ہے۔ وفات اُنکی ۶۵۶ ہجری میں ہوئی مزار شریف اُن کا ملک عرب میں ہے ایک جگہ کہ نام اُس کا ورمخب ہے نقل ہے کہ شیخ موصوف جبل قاہرہ میں کہ نام ایک شہر عید کا ہے مسکن گزین تھے کہ حج کا زمانہ قریب آپہنچا اُسوقت الہام طریقت وارث حقیقت سے فرمایا کہ غیب سے اس سال حج کرنے کا الہام ہوا ہے تم جاؤ کوئی جہاز تلاش کرو بموجب ارشاد وہ لوگ جہاز کی تلاش کو گئے لیکن کوئی جہاز اہل اسلام کا نہ ملا۔ ایک پیر نصرانی کا جہاز تیار تھا جہاز اُسی پر معہ یاران سوار ہوے۔ بعد لنگر جہاز کا اٹھا اور آبادی قاہرہ سے گذر گئے یکایک ہوا جہاز کے مخالف چلی تو خدا نے جہاز کو روکا اسمیں ایک ہفتہ اُسی جگہ جہاں قاہرہ میں توقف ہوا۔ اُسوقت منکروں اور کافروں نے زبان طعن کی کھولی اور کہنے لگے کہ شیخ نے ارادہ حج کا کیا ہے اور وقت حج کا عنقریب آپہنچا اور جہاز کی یہ کیفیت ہے کہ باد مخالف کے چلنے سے جنبش نہیں کر سکتا ہے دیکھیں شیخ کس طرح حج کرتے ہیں شیخ کو اس بات کے سننے سے سخت رنج ہوا اتفاقاً تھوڑی سی ساعت میں نیند آگئی پس خواب میں غیب سے آپ کو اس دعا کے پڑھنے کا الہام ہوا جب آپ بیدار ہوے تو فوراً وضو کرکے اسکو پڑھنا شروع کیا اور ناخدا سے فرمایا کہ لنگر اٹھا اُس نے کہا اگر لنگر اٹھا دونگا تو اسی وقت جہاز چکر کھا کر ڈوب جائے گا۔ حضرت شیخ موصوف نے فرمایا کہ جہاز چھوڑ اور صانع مطلق کی صنعت کو دیکھ آخرکار جب ناخدا نے لنگر اٹھا دیا تو اُس وقت سے ہوا موافق چلی کہ بزودی تمام منزل مقصود پر پہنچے بمجرد دیکھنے اس کرامت کے نصرانی کے لڑکے مشرف باسلام ہوے لیکن وہ پیر نصرانی مسلمان نہوا رات کو خواب میں دیکھا کہ شیخ معہ جماعت عظیم اُن لڑکوں کو ہمراہ لئے ہوے بہشت میں جاتے ہیں اُسنے چاہا کہ پیچھے پیچھے میں بھی چلا جاؤں پس حضرت کرام نے اسکو روکا اور جھڑک کر کہا کہ تو ابھی کافر ہے۔ بس میں جانے کے قابل نہیں یہ دیکھکر بیدار ہوا اور صبح کو یہ بھی مسلمان ہوا اور رفتہ رفتہ مدارج عالیہ کو پہنچے۔

طریقہ دعاء حزب البحر کے پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا

(منقول از رسالہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ نقشبندی مجددی رامپوری رح)

واضح ہو جو شخص چاہے کہ وہ حزب البحر کا عامل ہووے تو اول چند شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ دے ورنہ خوف رجعت یعنی ہلاکت اور ضرر کا ہے **پہلی شرط** یہ کہ صاحب حزب سے اجازت لے **دوسری** ترک حیوانات جلالی و جمالی کرے **تیسری** کپڑا سلا ہوا نہ پہنے خواہ وہ جس ہو جیسے کہ حرام کو پہنتے ہیں۔ **چوتھے** روزہ رکھے اور مسجد میں اعتکاف کرے رو بقبلہ بیٹھے اگر وضو ٹوٹ جائے تو فی الفور وضو کرکے دوگانہ ادا کرکے حزب مذکور کو پڑھے **پانچویں** کھانے اور پینے اور وضو اور غسل میں دریا کا پانی استعمال کرے **چھٹے** یہ کہ کھانے کے واسطے صرف جو کی روٹی نمک دیہوری ملا کر ان شرطوں کے ساتھ پکائی جاوے ورنہ یہ کہ جو دریا کے پانی سے دھو کر [illegible] بموجب لکڑی کی آگ سے روٹی پکائی جاوے اور یہ خیال رہے کہ اس لکڑی میں کثیف وغیرہ نہ ہوں۔ بعد بجا لانے شرائط مذکورہ بالا کے تین روز تک یکسو تیس مرتبہ پڑھے اور زکوٰۃ کے تمام ہونے تک چاہیے کہ شرائط کا لحاظ رکھے بعد دینے زکوٰۃ کے ہر نماز کے بعد گر ممکن ہو ایک بار پڑھا کرے ورنہ بعد نماز صبح اور عصر اور مغرب کے ضرور پڑھا کرے اور جب کوئی حاجت پیش آوے اُسوقت ایک فقرہ حزب مذکور سے جو مطلب کے مطابق ہو یا کوئی اسم کہ مناسب ہو یا کوئی آیت یا آیت شریفہ جو مناسب مقصد ہو اُس فقرہ کے آخر میں ملا کر ستر بار پڑھے اور صورت مطلب کو خاطر میں رکھکر مکرر کرے اور اسطور پر کہ پہلے حزب کو شروع کرے جب اُس فقرہ پر پہنچے بموجب طریقہ مذکورہ بالا کے پڑھے اور پڑھنے کے وقت حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کیطرف متوجہ ہو تاکہ موثر زیادہ ہووے اور ایک جماعت نے اہل دعوت سے کہا ہے کہ چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھے اور ہر روز بعد غسل ایک دوگانہ ادا کرکے یکسو بیس مرتبہ پڑھے یہ بارہ روز عروج ماہ میں ہر روز بیس دفعہ پڑھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَحْكَمُ

دعاء حزب البحر کے اشارات کا بیان

حروف ہجائیہ ا ب ت ث کو اول سے آخر تک ایکدم میں پڑھے اور صاحب حزب البحر حضرت

دشمنوں کی ہلاکی کے واسطے وَالطَّمِسْ سے یُرْجِعُوْنَ تک فقرہ ہے اسم شَدِیْدُ الْاِنْتِقَامِ اور یا اسم یَا مُعِیْدُ کو ستر بار پڑھے زیادتی علم کے واسطے یٰسٓ سے رَّحِیْمٍ تک فقرہ ہے اسم یَا عَلِیْمُ کو ستر مرتبہ پڑھے نرمی دلوں معترضین کے حَسْبِیَ اللّٰہُ سے عَظِیْمٍ تک فقرہ ہے جو آدمی کہ فقرہ مذکور کو وقت صبح اور شام سات سات مرتبہ پڑھے جس مطلب کے واسطے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو بر لاوے گا واسطے شفاء امراض کے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ سے عَظِیْمٍ تک فقرہ ہے اسم یَا شَافِیْ کو ملا کر ستر بار پڑھے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

طریق پڑھنے دعا حزب البحر کا واسطے حصول مقاصد مخصوصہ کے

اگر کوئی شخص کسی کام میں عاجز ہو گیا ہو اور کوئی صورت اُسکی سر انجام کی نہو تو اُسکو چاہیئے کہ ایک مقام خالی اور صاف پاکیزہ میں دو رکعت نماز ادا کرے اور بعد سلام کے اس دُعا کو پانچ یا سات بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی مشکل آسان ہوگی واسطے محبت کے بارہ بار یا سات یا عرق گلاب پر پڑھ کر دم کرے جب هَبْ لَنَا پر پہنچے تو ستر بار پڑھے یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ بعد اس کے کہے یا خدا محبت اور دوستی فلاں بن فلاں کی بیچ دل فلاں بن فلاں کے اور اُس کے تمام اعضا اور استخوان میں ظاہر کر کہ ایک لحظہ بغیر اُس کے اُس کو قرار نہ پڑے۔ اُٹھے اور داہنی ہتھیلی زمین پر مارے اسی طریق پر تین روز پڑھ کر اُس گلاب کو شیشے میں رکھے جس وقت محبوب کے سامنے جاوے اس گلاب میں سے تھوڑا سا اپنے منہ پر مل لیا کرے واسطے زبان بندی دشمنوں کے بارہ روز تک۔۔ ہر روز تیس بار پڑھے جب وَالطَّمِسْ عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا یَا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ پر پہنچے ستر بار کہے یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاهِرُ خداوندا فلاں کو ساتھ شر اور قہر اور غضب اپنے کے مبتلا کر اور اُسکی آنکھ اور کان اور زبان کو باندھ دے اور اپنی طرف اُسکو مشغول کر واسطے شفاء مریض کے بارہ روز تک ہر روز بارہ مرتبہ پڑھے اور جب بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط پر پہنچے تو ستر بار پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَا شَافِیْ شفا بخش فلاں بن فلاں کو تمام بیماری اور محنت سے

واسطے تسخیر بادشاہوں اور امیروں کے بارہ روز تک ہر روز بارہ بار پڑھے اور جب یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ پر پہونچے تو ستر مرتبہ کہے یَا عَزِیْزُ عزیز کر مجکو بیچ آنکھ فلاں بن فلاں کے بعد اس کے اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار پڑھے اور بعد پوری ہونے دعوت کے جب اُس گھر کو جاوے تو ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے واسطے امن راہ اور سلامتی سفر کے پہلے اس کے کہ سفر میں جاوے تین روز روزہ رکھے اور تینوں دن مع ختم اللہ دعوت بارہ مرتبہ روز اس دعا کو پڑھے جب یَقُوْلُ اللّٰهُ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلَیْنَا پر پہونچے تو ستر بار کہے۔ یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور جب روانہ ہووے یا جس مقام میں اُترے اور جس جگہ پر کسیطرح کا خوف آثنا و راہ میں ہو تو ایکبار اس دعا کو پڑھ لیا کرے واسطے محافظت کشتی اور جہاز کے پہلے اس کے کہ کشتی یا جہاز پر سوار ہو تین روز تک ہر روز ستر بار پڑھے اور جب سَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ پر پہونچے تو ستر مرتبہ یَا حَفِیْظُ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پڑھے اور کہے خداوندا میں اپنے تئیں اور اپنے مال و اسباب اور رفیقوں کو تیری امانت میں سونپتا ہوں خیریت سے کنارے پر پہنچا بعد اس کے پانچوں وقت کشتی میں اس دعا کو اپنا ورد رکھے اور جب طوفان ہووے تو جب تک طوفان دفع ہو یہ دعا پڑھتا رہے واسطے حصول غنا اور تونگری کے تین روز تک ہر روز تیرہ بار پڑھے جب اَنْزِلْ عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ سِرِّ حَضْرَتِكَ پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے۔ یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ یَا رَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ رِزْقًا طَیِّبًا وَّاسِعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ط اور ہر روز سات فقیروں کو روٹی شیرنی کے ساتھ بقدر وسعت اپنی کے دے تاکہ دروازے فتوح کے اُس پر کھل جاویں واسطے ادائے قرض کے تین روز تک ہر روز پندرہ بار پڑھے اور جب وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ ۔ واسطے انشراح صدر اور زیادتی ذہن اور فہم کے تین روز تک ہر روز قند یا گلاب یا شیرنی پر پڑھے اور جب بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ط پر پہنچے تو سات مرتبہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ پڑھے لیکن چاہیئے کہ ہر روز نہار پڑھا کرے تاکہ دل کشادہ اور فہم زیادہ ہو جاوے واسطے کمال معرفت اور غلبہ حال کے تین روز تک ہر روز تیس بار پڑھے اور جب بَیْنَهُمَا

بِهٖ نُوْحٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ پر پہنچے تو ستر بار کہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَالَ مَعْرِفَتِكَ وَحَقِيْقَةَ الْيَقِيْنِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ واسطے سلامتی ایمان کے تین روز تک ہر روز پڑھے۔
جب حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ پر
پہنچے تو ستر بار کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا كَامِلًا وَقُلْ
رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝
يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ
سات مرتبہ پڑھے۔

دُعَائے حِزْبُ النَّصْر

حزب النصر کو بعض لوگ حزب القہر بھی کہتے ہیں حضرت مولنا سید ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے ہے بعض نسخوں میں یہ ہے کہ ابی المواہب شاذلی کی تالیف سے ہے آیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل شمشیر برہنہ ہے اور اس موقع پر دعا مانگنی چاہیے بعض عارفین کہتے ہیں کہ ہلاکت اعدا کے لئے نہایت سخت اور قبولیت کے لئے قریب تر اس سے بہتر میرے نزدیک کوئی نہیں۔

اس کے عمل کی یہ ترکیب ہے کہ عشاء کے بعد جب لوگ سو جائیں تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور تشہد پڑھنے کی ہیئت پر بیٹھے اور حضور دل سے آیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۴۵۰ مرتبہ پڑھے اور اپنے مطلوب کا تصور کرے جب اس تعداد میں پڑھ چکے تو سات مرتبہ یہ حزب پڑھے پھر آیۃ مذکورہ کو ۴۵۰ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد پھر اس دعا کو سات مرتبہ اس کے بعد جتنا ہو سکے خواہ ۴۵۰ مرتبہ آیۃ مذکورہ اور سات مرتبہ یہ حزب ہمیشہ پڑھتا رہے کئی رات تک پے درپے یہ عمل کرے یہاں تک کہ مدعا حاصل ہو جائے بعض عارفین کا بیان ہے کہ میں نے اس کا خوب تجربہ کیا ہے اور بہت سے سرکش اور ظالم اس کے پڑھنے سے ہلاک اور تباہ ہو گئے ہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ شرعاً جو ہلاکت کا مستحق نہ ہو اس کی تباہی کے لئے صرف اپنے نفس کو خوش کرنے کی خاطر سے نہ پڑھے اور نہ اس کا وبال اسی کی طرف عود کرے گا بعض لوگ باطنی اعدا کی ہلاکت کے لئے بھی اس کو

پڑھتے ہیں لہذا دعا پڑھتے وقت اعدا کے موقع پر باطنی اعدا کا تصور کرنا چاہیے جو شخص اس آیت مذکورہ کو ہر نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت اور وقار پیدا ہو اور لوگ اس سے ڈرنے لگیں اور اگر کسی سرکش کے غصہ کے وقت اس حزب کو پڑھے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے جو شخص کسی ظالم کی قید میں ہوگا اسے چاہیے کہ سوتے وقت گیارہ مرتبہ اس حزب کو پڑھے خدا چاہے وہ اپنے دشمن پر غالب ہو جائیگا اور وہ مقہور و مغلوب ہوگا یہ تجربات میں سے ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ آیہ شریف کے نقش کو جو شخص لکھکر اپنے پاس رکھے۔ نیز آیۃ شریف کو ۴۵۰ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھے تو امراء اور وزراء کے دلوں میں اس کی بہت بڑی ہیبت پیدا ہو اور جو شخص آیہ شریف کے نقش کو طالع سعید میں سفید حریر کے ٹکڑے پر لکھے اور آیت کو ۴۵۰ مرتبہ اور دعا کو تین مرتبہ پڑھکر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ تمام اسباب ضروریہ اس کے مہیا کر دیگا اور خدا کے حکم سے وہ مقبول الدعا ہوگا۔

وَهُوَ هٰذَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ بِسَطْوَةِ جَبَرُوْتِ قَهْرِكَ وَبِسُرْعَةِ اِغَاثَةِ نَصْرِكَ وَبِغَيْرَتِكَ
لِانْتِهَاكِ حُرُمَاتِكَ وَبِحِمَايَتِكَ لِمَنِ احْتَمٰى بِاٰيَاتِكَ نَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا
قَرِيْبُ يَا سَمِيْعُ يَا مُجِيْبُ يَا سَرِيْعُ يَا جَبَّارُ يَا مُنْتَقِمُ يَا قَهَّارُ يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ
يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهٗ قَهْرُ الْجَبَابِرَةِ وَلَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ هَلَاكُ الْمُتَمَرِّدَةِ مِنَ الْمُلُوْكِ
وَالْاَكَاسِرَةِ اَنْ تَجْعَلَ كَيْدَ مَنْ كَادَنِيْ فِيْ نَحْرِهٖ وَمَكْرَ مَنْ مَكَرَ بِيْ عَائِدًا عَلَيْهِ
وَحُفْرَةَ مَنْ حَفَرَ لِيْ وَاقِعًا فِيْهَا وَمَنْ نَصَبَ لِيْ شَبَكَةَ الْخِدَاعِ اجْعَلْهُ يَا سَيِّدِيْ
مُسَاقًا اِلَيْهَا وَمُصَادًا فِيْهَا وَاَسِيْرًا لَدَيْهَا اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ اِكْفِنَا الْعَدُوَّ
وَلَقِّهِمُ الرَّدٰى وَاجْعَلْهُمْ لِكُلِّ حَبِيْبٍ فِدًا وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَاجِلَ النِّقْمَةِ فِي الْيَوْمِ
وَالْغَدِ اَللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ قَلِّلْ عَدَدَهُمْ اَللّٰهُمَّ
فُلَّ حَدَّهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَرْسِلِ الْعَذَابَ اِلَيْهِمْ
اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِمْهَالِ وَغُلَّ اَيْدِيَهُمْ

وَارْبِطْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَا تُبَلِّغْهُمُ الْاٰمَالَ اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَهٗ
اَعْدَاءَكَ انْتِصَارًا لِاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا انْتِصَارَكَ
لِاَحْبَابِكَ عَلٰى اَعْدَائِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُمَكِّنِ الْاَعْدَاءَ فِيْنَا وَلَا تُسَلِّطْهُمْ عَلَيْنَا
بِذُنُوْبِنَا حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا
لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰهُمَّ قِنَا شَرَّ الْاَسْوَاءِ وَلَا تَجْعَلْنَا
مَحَلًّا لِلْبَلْوَاءِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا اَمَلَ الرَّجَاءِ وَفَوْقَ الْاَمَلِ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ
يَا مَنْ بِفَضْلِهٖ لِفَضْلِهٖ نَسْاَلُكَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ اِلٰهِيْ الْاِجَابَةَ ثَلٰثًا يَا مَنْ
اَجَابَ نُوْحًا فِيْ قَوْمِهٖ يَا مَنْ نَصَرَ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى اَعْدَائِهٖ يَا مَنْ رَدَّ يُوْسُفَ
عَلٰى يَعْقُوْبَ يَا مَنْ كَشَفَ الضُّرَّ عَنْ اَيُّوْبَ يَا مَنْ اَجَابَ دَعْوَةَ زَكَرِيَّا يَا مَنْ
قَبِلَ تَسْبِيْحَ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى نَسْاَلُكَ بِاَسْرَارِ اَصْحَابِ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ
اَنْ تَتَقَبَّلَ مَا بِهٖ دَعَوْنَاكَ وَاَنْ تُعْطِيَنَا مَا سَاَلْنَاكَ اَنْجِزْ لَنَا وَعْدَكَ الَّذِيْ
وَعَدْتَّهٗ لِعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
اِنْقَطَعَتْ اٰمَالُنَا وَعِزَّتِكَ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَ رَجَاؤُنَا وَحَقِّكَ اِلَّا فِيْكَ
اِنْ اَبْطَاَتْ غَارَةُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ فَاَقْرَبُ الشَّيْءِ مِنَّا غَارَةُ اللّٰهِ
يَا غَارَةَ اللّٰهِ عَدَتِ الْعَادُوْنَ وَجَارُوْا وَرَجَوْنَا اللّٰهَ مُجِيْرًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا
وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ اسْتَجِبْ لَنَا اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَهٰذَا جَدْوَلُ الْاٰيَةِ الشَّرِيْفَةِ ۔

١٤٩	١٥٤	١٤٧
١٤٨	١٥٠	١٥٢
١٥٣	١٤٦	١٥١

الوكيل	ونعم	الله	حسبنا
حسبنا	الوكيل	ونعم	الله
الله	حسبنا	الوكيل	ونعم
ونعم	الله	حسبنا	الوكيل

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب ہوا مع شرح حزب البحر مع دعائے حزب البحر و فوائد و دعائے حزب النصر
باہتمام تام و سعی مالا کلام در مطبع مجتبائی واقع کراچی مطبوع شد

- صحیح بخاری — عربی
- ہدایہ اولین محشی — مولانا عبدالحی صاحب — علیمی
- کنز الدقائق — کلاں اعلیٰ — محشی
- صحیح مسلم عربی — علیمی

- قرآن مجید — علمی
- قرآن مجید — چوب قلم ۲۲×۲۹ — صفحات
- قرآن مجید
- قرآن مجید

- بہشتی زیور محشی — مکمل مدلل
- تفسیر بیان القرآن — مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب
- تعلیم الدین مکمل — علیمی — خورد سائز
- مختصر المعانی

- صدرا — شرح ہدایۃ الحکمۃ — علیمی
- تفسیر بیضاوی درسیہ — علیمی
- تسہیل الدرر — علیمی
- شرح تہذیب — علیمی

- احسن المواعظ — ہر حصہ
- گلستان مترجم — علیمی
- ہدیہ سعیدیہ — علیمی
- شرح مائۃ عامل — کلاں مع حل ترکیب — علیمی

- ترمذی شریف
- مؤطا امام مالک — علیمی
- مناجات مقبول — علیمی

ملنے کا پتہ: **مطبع مجتبائی پاکستان** ۱۵۔ ہسپتال روڈ، لاہور